ستنام ساکشی

جیون درشن

(بھاگ 2 یعني دوسرا حصہ)

ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج

(اصل ہندی کتاب)

لیکھک

شریمتی لکشمی کیسوانی

شری جمناداس کیسوانی

پرکاشک

پریم پرکاش آشرم ٹرسٹ،

پریم پرکاش آشرم، آدرش نگر،

اجمیر، پشکرراج و ہری دوار

ستنام ساکشی

جیون درشن ستگرو سوامی مادھوداس مہاراج

''بھومیکا''

ستگرو سوامی مادھوداس مہاراج جی کے جیون درشن کے اس دوتیہ بھاگ کو انہیں کے پوتر چرن کملوں میں پرستت کرتے ہوئے اتی پرسنتا ہو رہی ہے۔ انہیں کی مہتی کرپا سے یہ درلبھ سیوا پراپت ہو سکی ہے۔ ستگرو مہاراج جی کا جیون درشن ساگر کے سمان گہرا ایوں بیئنت ہے۔ جیسے جیسے گہری ڈبکی لگاکر انکا انت پراپت کرنے کی کوشش کی ہے ویسے ویسے انکے اچ آدرش روپی امولیہ موتی پراپت ہوئے ہے۔ جیسی مہان مہمہ والا انکا نام ہے ویسا ہی گوڑھ انکا جیون درشن ہے۔ 'مادھو' شبد کا یدی ارتھ کرینگے تو پائینگے ما مایا، دھو 5 پتی ارتھات مایا کے پتی سویں پرماتما۔ جیسے پرماتما کی مایا بے انت ہے اسی پرکار ستگرو مہاراج کا جیون درشن بھی بیئنت ہے۔ ہماری تچھ بدھی ایوں اس کمزور قلم کو یہ شکتی نہیں ہے کہ جو انکا گنگان کر سکے۔ سات سمندر مسی کروں، قلم کرو بنارء، ساری بسندھا کاغذ کروں، گرو گن لکھیا نہ جائ ستگرو مہاراج جی کے چرنوں میں یہ ونیت پرارتھنا ہے کہ یہ ونیت سیوا انکی ہجوری میں صادر سویکار ہو۔ یہ تو سدامیں والے ستو ہے جو انکی ہی رحمت سے سویکار ہو نگے۔ بھگوان شری کرشن نے شریمد گیتا میں سویں کہا ہے کہ جب جب دھرم کی ہانی ہوتی ہے اور بھکتجنوں پر وپدا آتی ہے تب تب بھگوان سویں دیہہ دھارن کر دھرم کی رکشا ہیتو ایوں جان کا پرکاش پھیلانے کے لئے اس دھرتی پر جنم لیتے ہے۔ اس پرکار سنت بھی دوسرو کا کلیان کرنے ہی تو مانو دیہہ دھارن کر اگیان کے اندھکار کو ہٹا کر گیان کا پرکاش پھیلاکر، تپتی دلوں پر ٹھنڈا چھینٹا لگا کر آتمگیان روپی امرت پلاتے ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ سنت ایوں پرماتما میں کوئی بھید ہی نہیں ہے کہ سنت پرماتما کے چلتے پھرتے روپ ہے۔ سنت گووند ہن، بھید نہ بھائی سننت رام ہن ایکو بھائی۔ سنتشرومنی، براہمگیانی، کرمیوگی، مہاودوان پرم پوجیہ ستگرو سوامی مادھوداس مہاراج جی نے بھی جگیاسؤ کے کلیان کرنے ہیتو ہی دیو لوک سے پدھار کر مانش دیہہ دھارن کر پریم کا امر پرکاش پھیلایا۔ ستگرو مہاراج جی سکشات پریم کے سوروپ تھے۔ انکے ویکتتو میں الوکک روحانی آکرشن تھا۔ جو بھی پربی ایک بار انکے شرن میں آتا تھا وہ پربی روپی پیالہ پیکر میرا کے سمان مست ہوکر دنیا کی سدھ بدھ بھلاکر انکی بھکتی کے رنگ میں رنگ کر لعل ہو جاتا تھا۔ ہر ایک پربی گوپیوں کے سمان ایسا محسوس کرتا تھا کہ سوامی جی کیول میرے ہی ہے۔ پریمیوں کو ایسا پرتیت ہوتا تھا کہ جنم جنم کی پیاسی آتما کو سیپ کے سمان پیار کی وہ سواتی بوند سوامی جی نے پلا کر سدا سدا کے لئے ترپت کر دیا ہے۔ اس لئے ہی پربی دیش ودیشوں سے کھنچکر انکے دویہ درشن کے لئے آتے تھے اور بچھڑتے سمے دو:کھی ہوکر اشرو بہاتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی دانی داتا تھے۔ وے شاہوں کے شاہ تھے۔ جو بھی انکے شرن میں آتا تھا وے اسے ترپت کر دیتے تھے۔ بھوجن پرساد ایوں اپہاروں سے سمان دیکر سب آنے والے کو تر کر دیتے تھے۔ لینے والے تھک جاتے تھے پرنتو وے تو دیتے ہی جاتے۔ انکے دوارہ سے کوئی بھی سوالی خالی نہیں جاتا تھا، سب کی جھولیاں بھر دیتے تھے۔ ایک بار پونا لینگویج کالج کے ادھیاپکوں کی ایک ٹولی اتر بھارت کی سیر کرتی ہوئی

آکر اجمیر پہنچی۔ انکے پرادھیاپک مہودیہ شری وریانی انکو پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن ہیتو آشرم پر لے آئے۔ راتری کا سمے تھا سبھی پربھی کھا پی کر بیٹھے تھے۔ پرنتو آپ کو ایک دم بھنڈارے تیار کرنے کا آدیش دیا۔ تب تک مہمانوں کو آشرم میں سقت رامائن پردرشنی گیتا پردرشنی ایوں ستگرو مہاراج جی کے درشن کرنے کے لئے کہا۔ لوٹ کر آنے پر سبھی کو سنیہہ سے بھوجن کروایا ایوں وداعی کے سمے پرساد دیکر پکھر پہرہ کر خرچی دی۔ یہ کوتک دیکھ کر سب دنگ رہ گئے کہنے لگے کہ سمپورن بھارت کا بھرمن میں انکے سنت مہاتماؤں کے درشن کیے کنتو ایسا شاہوں کا شاہ کہیں نہیں دیکھا۔ اس در پر ہمیں کچھ دینا چاہیئے پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی لینے کے بجائے دیتے ہی جا رہے ہے اور دیکر خوب پرسنہ ہو رہے ہے۔ خوشی میں نین سجل ہو گئے اور پرم پوجیہ سوامی جی کی شان میں یہ پنکتیاں کہی۔ داتار ت تونبیا سب مگنا میئھ مندا تا وسنا، سدا وسی توں ۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا جنم سنوت ۱۱۷۱ عیسوی سن ۱۹۹٤ بیساکھ مہینے کی ۱۳تاریخ بندھ گرام تحصیل ہالہ جلا حیدرآباد سندھ میں پوجنیہ دادہ صاحب گیھیمل داسوانی کے قل میں پتا صاحب مولچند جی کے گھر ماتا صاحب دیوی بائی کے گربھ سے امرت ببیلے ٤ بجے ہوا تھا۔ بالک کی پہلی پاٹھشالا گھر ہوتا ہے جہاں وہ ماتا پتا روپی گرو سے گیان کا پرتھم پاٹھ پڑھتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے پریم کا وہ پہلا پیالہ گھر سے ہی پیا۔ انکے پتا صاحب پربھو کے پیارے تھے۔ وے پرات: کال اٹھ کر بھجن گاتے تھے اور سایں کال پرتی دن ستسنگ میں جایا کرتے تھے۔ وہ ستسنگ میں سوامی جی کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پر ستسنگ کا بڑا گہرا پربھاؤ پڑا جس کارن انکا سوبھاؤ بہت میٹھا اور شیتل ہو گیا۔ ان دنوں بھاگیہ سے ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی کا بندھ گاؤں میں پدھارپن ہوا۔ اسکے پتا صاحب بالک مادھو کو لیکر ستگرو مہاراج کے درشن کرنے آئے اور بڑے پریم سے انکا ستسنگ سنا۔ بالک مادھو نے ایسے پورن گرو کا درشن کرنے کے پشچات من میں یہ سنکلپ کیا کہ اس مہان یوگی کو میں اپنا گرو بناؤنگا۔ ان دن سے سنسار کی مایا موہ سے انکا من ہٹتا چلا گیا اور پربھو چرنوں میں کھنچتا چلا گیا۔ جس نے نام روپی امرت کا آنند پا لیا اسکا من اس سنسار روپی کھارے ساگر میں کیسے لگے گا۔ سو گھر پریوار کو تیاگ کر آکر ستگرو مہاراج کی شرن لی۔ جیسے ہیرے کی پرکھ جوہری کرتا ہے اسی طرح ستگرو مہاراج جی نے پرم پوجیہ سوامی جی کی آتم جیوتی کو پرکھ کر انہیں سدا کے لئے اپنے چرنوں میں شرن دے دی اور انہیں پرم ششیے بناکر نام کا دان بخشا۔ امرا پر دربار پر رہ کر پرم پوجیہ سوامی جی نے اپنی گرو بھکتی، سادھنا و سیوا سے ستگرو مہاراج کا من جیت لیا۔ ستگرو مہاراج نے پرم پوجیہ سوامی جی کو ستسنگ کرنے و پروچن دینے میں ماہر کر دیا۔ انکے گلے میں مٹھاس و وانی میں تاثیر تھا جس نے پریمیوں کو مگدھ کر دیا۔ ستگرو مہاراج نے پرم پوجیہ سوامی جی اچ کوٹی کی رہنی و کہنی دیکھ کر بچار کیا کہ اب مادھو پورن سادھو بن گیا ہے اسلیے اسے اپنی مجل پانے کے لئے اچت ستھان پر بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ سنسار کے لوک آتمگیان ایوں پرکاش کا پورا پورا لابھ اٹھا سکیں۔ سو انہیں آگیا کی کہ حیدرآباد میں جاکر پریمیوں کو نام کی کمائی کرواؤ۔ ستگرو مہاراج کی آزنجانسار حیدرآباد میں آکر پرم پوجیہ سوامی جی نے پھلیلی پر ایک سندر آشرم کی ستھاپنا کی، جہاں صبح شام ستسنگ کیرتن ہوتا تھا۔ سمے پر ستگرو مہاراج سویں یہاں آکر ستسنگ کرتے تھے۔ انت میں ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤنرام جی پروشوتم کا پورا ماہ یہاں آکر پرم پوجیہ سوامی جی کے پاس رہے تھے۔ اس سمے ستگرو مہاراج جی کا سواستھیہ خراب رہنے لگا تھا۔ اس سمے پرم پوجیہ سوامی جی نے اپنے ستگرو مہاراج کی تن، من اور دھن سے پورن شردھا و ترگن سے سیوا کی۔ آخر ٹیؤنرام جی سونت ۱۹۹۹ جیشٹھ ماہ کی تاریخ چار تتھی چھٹھ شنیوار کے دن پرم پوجیہ سوامی مادھوداس جی مہاراج کے آشرم پر جیوتی جوت سمالیے۔ اسلیے سمست

پریم پرکاش منڈل نے ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی کے ورسی اتسو منانے کا ادھیکار پرتی ورش پرم پوجیہ سوامی جی کو دیا۔ اس دن سے یہ ورسی اتسو پریم پرکاش آشرم آدرش نگر، اجمیر میں بڑی دھامدھوم سے بڑے اتساہ سے منایا جاتا ہے۔ اس اوسر پر دیش ودیش سے ہجارو پریمی آکر ستسنگ کا لابھ اٹھاتے ہے۔ دیش کے بٹوارے کے پشچات ستگرو مہاراج سوامی مادھوداس جی نے آردش نگر،اجمیر میں وشال آشرم بنواکر اس میں ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤیرام جی کی ایک وشال سنگ مرمر کی اتی سندر مورتی ستھاپت کروائی۔ بھارت میں ستگرو مہاراج کی یہ پہلی مورتی تھی۔ یہ مورتی جیوتی والی ہے جن کے درشن ماتر سے من کی مرادیں پورن ہوتی ہے۔ اپنے ستگرو مہاراج کا یش پھیلانے ہیتو پرم پوجیہ سوامی جی نے پشکر راج میں جو سبھی تیرتھوں کا گرو ہے جہاں دیش ودیش سے لاکھوں یاتری آتے ہیں وہاں ایک شاندار سنگ مرمر کا مندر بنوایا جس میں چوبیس اوتاروں کی سنگ مرمر کی سندر سوستار مورتیاں، رامائن پردرشنی، گیتا پرردیشنی ایوں نوگرہوں کا وورن سہت مورتیاں ستھاپت کروائی۔ سندرتا ایوں وشالتا کے کارن پشکر راج میں آنے والا پرتیک یاتری یہ مندر سنیہہ ایوں شردھا سے دیکھ کر آتمک آنند پاتا ہے۔ اس آشرم کو بنوا کر پرم پوجیہ سوامی جی نے اپنے ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤیرام جی کو ایوں سمست سندھی جاتی کو امر کر دیا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے آردشنگر اجمیر و پشکرراج میں اپنے ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤنرامجی کو امر بنانے کے لئے ہی یہ وشال آشرم بنوائے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سوامی وویکانند کے سمان ہی اپنے پرماتما سوروپ ستگرو مہاراج کے آدرشوں و شکشاؤں کا پرچار کر انہی کے دوارہ پرارمبھ کیے گئے پریم پرکاش کو پھیلا کر پرمارتھ کے سادھکوں کو اس روحانی راہ پر مارگدرشن پردان کر پرم آنند پردان کرنا چاہتے تھے۔ اسی ادیشیہ سے پرم پوجیہ سوامی جی نے تیرتھوں کے سرمور ہری دوار میں بھی اپنے ستگرو مہاراج کا آشرم ستھاپت کیا، یہ آشرم ہرکی پوڑی کے پاس جیسارام مارگ پر گجراتی لراج کے پاس ستھت ہے۔ اس آشرم کے ساتھ ایک سوچھ ایوں سندر دھرمشاترا بھی بنوائی گئی ہے جہاں یاتری سکھ پاکر پرم پوجیہ سوامی جی کا گن گان کرتے ہیں انکے ششیوں نے اپنے ستگرو پرم پوجیہ سوامی جی کا نام امر کرنے کے لئے اس دھرمشالرا کا نام 'سوامی مادھوداس دھرمشالہ' رکھا ہے۔ نام کا پرچار کرنے ایوں آدھیاتمک مارگدرشن دینے کے ساتھ ساتھ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج نے سماج سدھار ایوں سماج سیوا کے انیک کاریہ کیے۔ انکے دل میں دکھی پرانیوں کے لئے دیا ایوں سہانبھوتی تھی۔ اجمیر میں میانی اسپتال انہیں کی پریرنا ایوں سہیوگ سے بنی۔ شکشا کے شیتر میں انکی گہری روچی تھی، آدرشن گرلز ڈگری کالج بھی انہی کی پریرنا سے ستھاپت ہوا۔ غریب ودیارتھیوں کی سہایتا ہیتو انکی فیس بھرتے تھے۔ کالج میں جاکر انہیں پستکیں ایوں وستر دیتے تھے۔ اس پرکار انیہ کئی دان کے گپت کاریہ کرتے تھے۔ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج اپنے ستگرو مہاراج کا یش پھیلاتے ہوئے ایوں پریمیوں کو آتمروپی امرت پلاتے ہوئے ۱۱ جون ۱۹۹٤ کو یہ سنساری چولا تیاگ کر اننت سمادھی میں لین ہو گئے۔ انکی شوبھا یاترا سارے شہر میں نکالی گئی۔ پریمیوں نے اپنے ستگرو مہاراج کے سواگت کے لئے انیک سواگت دوارہ بنائے۔ انکے انتم درشن کرنے ہیتو ایوں انکے چرن میں شردھا سمن چڑھانے کے لئے اجمیر کی جنتا راستے کے دونوں اورپنکتیاں بناکر کھڑی رہی۔ پریمیوں نے انکے اوپر ایسی تو پھولوں کی ورکھا کی جو ایسا لگنے لگا کہ راستے میں انکے سواگت کے لئے گلیچے بچھایے گئے ہے۔ اس سمے اجمیر کے پریمیوں کا من مایوس لگ رہا تھا۔ پرنتو ایسے ستپروشوں کے جیوتی جوت سمانے پر دو:کھ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ-: سنت مرے کیا روئیے جو اپنے گھر جائے، روئییے ساکت باپڑا جو ہاٹوں ہاٹ بکائے۔ پرم پوجیہ سوامی جی مہان یوگی ویراگی ایوں گیانی تھے۔ ایسے مہان پروش کی برابری کون کر سکتا ہے۔

سو انکے گدی پر کوئی بھی نہیں بیٹھ سکا۔ اسلیے آشرم کا کاروبار چلانے کے لئے ایک ٹرسٹ بنائی گئی ہے جس نے پرم پوجیہ سوامی جی کی پوتر یاد میں ایک سنگ مرمر کی سندر سمادھی بنوائی ہے۔ پریمیوں کے لئے یہ سمادھی تیرتھ ستھلی بن گئی ہے۔ سب شردھالو یہاں آکر بڑی آستھا سے انکے چرنوں میں سر جھکا کر من کی مرادیں پورن کرتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی شری کرشن بھگوان کی طرح ایسی تو لیلا رچا گئے ہے کہ ہر پریمی یہی کہتا رہتا ہے کہ سوامی جی کی اس پر وشیش کرپا تھی۔ ہم سب پوجنیہ سوامی گنیشانند مہاراج جی کے اتی ابھاری ہے جنہوں نے وردھ اوستھا ایوں نربلتا کے ہوتے ہوئے بھی اتنی لمبی یاترا کر اجمیر میں پدھار کر ستگرو مہاراج سوامی مادھوداس جی کے جیون سمبندھی بہمولیہ ایوں درلبھ جانکاری دیکر ہمارا مارگ درشن کیا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی گنیشانند نے پرم پوجیہ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج کے ساتھ پرارمبھک سات ورش ساتھ رہ کر بھارت میں رٹن کیا تھا۔ پھر ان سے ادھک پرم پوجیہ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج جی کے بارے میں سہی جانکاری اور کون دے سکتا تھا۔ انہیں کی اشیم کرپا سے یہ پوتر کاریہ پورن ہو سکا ہے۔ ہم شری کشن موٹوانی ایم۔ صاحب راجستھان ودھان سبھا ایوں انکی پوجنیہ ماتا صاحب جی کے اتی آبھاری ہے جنہوں نے اپنا امولیہ سمے دیکر پرم پوجیہ سوامی جی کے بارے میں بہمولیہ جانکاری دیکر اس پنیت کاریہ کو سپھل بنانے میں سہیوگ دیا ہے۔ ہم جے پور کی سنت شرومنی پوجنیہ دادی صاحب وصی بائی کے اتی آبھاری ہے جنہوں نے پرم پوجیہ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج کے بارے میں ہردے سپرشی پرسنگ بتاکر ہمارا مارگ درشن کیا ہے۔ شریمتی لکشمی کیسوانی ایوں شری جمناداس کیسوانی نسندیہ لیش کے ادھیکاری ہے جنہوں نے اپنا امولیہ سمے دیکر بڑی جھاکشی سے یہ امولیہ پستک سندھی ایوں ہندی بھاشا میں لکھ کر اپنے ستگرو مہاراج جی کی یہ ونیت و دلربھ سیوا کی ہے۔ شری پرہلاد کرموانی کو ہم دھنیواد دیتے ہے جنہوں نے سندر چتر بناکر پستک کو آکرشک بنایا ہے۔ اوں شری ستنام ساکشی ۳ شری گنیشائے نم: اوں شری گرو پرماتما نے نم: ۳ شری سرسوتی ماتا دیوی نے نم: ؤ شری سرو انتریامی بھگوان نے نم: پرارتھنا اے پربھو پرمیشور دیاتر پال توں، ارسی نیاز ساں تو آگیاں تھا نموں، رکھی وڈھو اسانکھے توں سدا بھلنی خاں، سونہوں تھی اسانجو سنئیء واٹ دانہں۔ کری مہر اسانتے اے سائی سچا۔ گھروں رحم تکھاں توں منجو التجا۔ بھکتی گیان بدھی دے تونسائیں سدا، شیوہ سندیء راہ میں جیئں پیر پکھتا۔ منگلا چرن ستگرو شو سوروپ کو، ونڈؤں واروں وار، جاس کرپا بھئے گیان کی، پرکٹے جوت اپار۔ کرنؤ وند گنیش کو، وکرتنڈ ہے جوڑ، تاس چرن کے وند سے، ودھن نہ لاگے کوڈ۔ شاردا مات ودیا پرد، روپ گنن کی کھان۔ وندرؤ تاس چرن کو، کرؤں رین دن گان۔ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج برہم گیانی، برہمنیشٹھی، پورن کامل پروش منشیہ دیہہ دھارن کر آئے کلیان کرنے کروڑوں کا، سندھ دیش کی اس پوتر بھومی پر جہاں رشی منیوں نے بیٹھ کر مہان ویدوں کی رچنا کی اور آتمگیان کی کھوج کی۔ انکے ستگرو مہاراج ۱۰۰۸ ستگرو سوامی ٹیؤیرام مہاراج جی، مہا منڈلیشور پریم پرکاش منڈل ٹنڈے آدم والوں نے گیان ایوں ویراگیہ دوارہ اگیان روپی ندرا میں سوئے ہوئے لوگوں کو جگایا اور انکے پرم ایوں پورن شیشے ۱۰۸ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج نے اچ کوٹی کی کرنی دوارہ نراکار کو سا کر روپ میں پرکٹ کیا۔ انکی گرو بھکتی نے سدھ کیا کہ نراکار ہی کبھی بھکتوں کے کشٹ نوارن ہیتو تو کبھی بھکتوں کی اتی پریم کی پیاس مٹاتے ہی تو آکر پرکٹ ہوتے ہے۔ سندھ دیش میں ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج نے رٹن کر پریمیوں کو نام دان دیکر و ستگرو مہاراج جی کے شکشاؤں کا خوب پرسار کر جگیاسوؤں کو پرمارتھ کی راہ پر چلکر اس مانش جنم کو سپھل بناکر چوراسی کے چکر سے چھوٹ کر پرمانند پراپت کرنے کی راہ دکھائی۔ پرنتو قدرت کے کھیل

نرالے ہے۔ ۱۹۴۷ میں دیش آزاد ہوا۔ پرنتو اس کے ساتھ سندھ کے ہندوؤں پر اچانک قہر برپا ہو گیا۔ دیش کے نیتاؤں نے دیش کا بٹوارا کیا۔ جس کا یہ پرنام نکلا کہ سندھ کے ہندوؤں کو اپنا دھرم بچانے کے لئے اپنے جمے جمایے گھر اپنی پیاری ماتر بھومی، روزی روٹی و مندر گرودوارے چھوڑ کر بھارت بھومی پر ووش ہوکر آنا پڑا۔ پریمیوں کے پلائن کرنے کے بعد سبھی پریم پرکاشی سنت مندر و گرودوارے تتھا پوتر ستھان چھوڑ کر دھرم کی دھوجا پھہرانے کے لئے بھارت ورش کی پوتر بھومی پر پہنچ گئے۔ پرم پوجیہ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج پرم جانی ایوں ویراگی تھے۔ انہیں ستگرو مہاراج نے سدا تیاگ ایوں ویراگیہ کا پاٹھ پڑھایا تھا وے کہتے تھے کہ سادھو و سنت دیش کال کے بندھنوں سے مکت ہے۔ سارا برہمانڈ انکا گھر ہے۔ سو اس گھٹنا کو ہری اچھا مان کر آشرم سے کیول ستگرو مہاراج جی کی مورتی لیکر ہردے میں انہیں کا سمرن کرتے ہوئے اس لمبے اگیات سفر پر نکل پڑے۔ بھارت کی پوتر بھومی پر پدھارنے کے پشچات پرم پوجیہ ستگرو سوامی مادھوداس جی مہاراج سوچنے لگے کہ کس دش میں جانا چاہیئے۔ آخر نشچیہ کیا کہ اس اگیات یاترا کا شبھ آرمبھ شری کرشن بھگوان کی راس لیلا ستھلی برجھومی سے کیا جائے۔ سو سیدھے آکر ورنداون کی رمنیک و منموہک بھومی پر پہنچے۔ اس پوتر بھومی کے کن کن میں شری کرشن سمایے ہوئے تھے۔ چارو طرف بھکتوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ ہر ایک پریمی اپنے آپ کو رادھا کا روپ مان کر شری کرشن کو پانے کے لئے مستی میں جھوم رہا تھا۔ یہاں آٹھوں پہر بھجن کیرتن کی موج مستی چھائی ہوئی تھی۔ اس انجان ستھان پر بھی پرم پوجیہ سوامی جی کو انکے پرم بھکت شری جھمنداس ایوں انکی دھرم پتنی شریمتی طوطی بائی آکر ملے۔ انکے شبھ درشن کر گدگد ہوکر کہنے لگے کہ ہمارے بڑے بھاگیہ ہیں جو اس انجام ستھان پر بھی ہمارے پرماتما سوروپ ستگرو مہاراج کے ہمیں درشن ہو گئے۔ آپ کا درشن کر ہمارا جنم سپھل ہو گیا۔ آپ ہمارے بھگوان ہے۔ سنت تو بھگوان کا ہی روپ ہے۔ وے نراکار پرماتما کے ساکار سوروپ ہے۔ کہتے ہے-: 'سنت گوبند ہن بھید نہ بھائی سنت رام ہن ایکو بھائی۔' یہ پریمی پرم پوجیہ سوامی جی کے بڑے سنیہہ ایوں شردھا سے اپنے نواس ستھان پر لے آئے۔ اور انکا خوب آدر ستکار کیا۔ کچھ دنوں کے پشچتا انکے ممنیلی سنت سوامی گنیشانند مہاراج ہری دوار سے چلکر آکر ان سے ملے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سبھی سنتوں کا بڑا آدر کرتے تھے۔ سو سوامی گنیشانند جی مہاراج کو بڑے سنیہہ سے اپنے پاس رکھا۔ یہاں پرات: کال اٹھ کر بھجن کیرتن کرنے کے پشچات ان پوتر ستھانوں کا درشن کرنے جاتے تھے جہاں شری کرشن بھگوان نے راس رچائی تھی۔ انہیں ان رمنیک جھرنوں کی قلقل کی دھونی میں سے شری کرشن بھگوان کی مرلی کی مدھر تان سنائی دیتی تھی تتھا ہوا کے ہر جھونکے سے کرشن کی پریہ رادھا کے گھنگھروں کی مدھر جھنکار سنائی دیتی تھی، انہیں سمپورن واتاورن کرشنمیہ پرتیت ہوتا تھا۔ اس پرکار گھنٹوں شری کرشن بھگوان کے دھیان میں مگن ہوکر کھو جاتے تھے۔ سایںکال پرتیدن نعم سے ستسنگ کرتے تھے۔ ستسنگ میں پریمیوں کو کہتے تھے کہ ہمارے بڑے بھاگیہ ہے جو ہمیں شری کرشن بھگوان کی پوتر بھومی کے درشن ہوئے ہے۔ ایک دن ستسنگ میں پریمیوں کو شری کرشن بھگوان کی مہمہ بتاتے ہوئے کہا کشری کرشن بھگوان پورن اوتار تھے۔ انکی جتنی مہمہ گایی جائے اتنی کم ہے۔ شری کرشن بھگوان سولہ کلا سمپن تھے۔ پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کو نویدن کی کہ کرپیا ہمیں ان سولہ کلاؤں کے سمبندھ میں گیان دینے کی کرپا کریں تتھا انہیں پراپت کرنے کی ودھی بھی سمجھانے کی کرپا کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں کے آگرہ کرنے پر انہیں بتایا کہ اس منشیہ میں چار کلائیں تو پرکرتی سے پردت ہے اور پانچوی کلا پرماتما سے پراپت ہے۔ اس کے اپرانت شیش کلاؤں کو پراپت کرنے کے لئے

پرماتما نے اسے بدوی بلن دیا ہے جو وہ اپنے پروشارتھ دوارہ ان کلاؤں کو پراپت کر سچت آنند سوروپ کو پراپت کر سکتا ہے۔ اب ہم ان سولہ کلاؤں کا وستار سے ورنن بتاتے ہے۔ ۱۔ پہلی کلا (ان) ہے ان ان میں سے ہی جیو اتپن ہوتے ہے۔ ان سے ہی ترپتی ہوتی ہے۔ ان کو ہی برہم کہتے ہے۔ ان کو برہم سمجھ کر ہی اسے گرہن کرنا چاہیئے تتھا ان کی نندا نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ان کی نداں کرنے والا برہم کی نداں کرنے والا کے سمان ہے۔ ان کو جھوٹھا بھی نہیں بچانا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے ان کا اپمان ہوتا ہے۔ ادبھوج کھان کیول ان سے ہی اتپن ہوتا ہے۔ یہ ایک کلا کا وکاس ہے۔ اس میں پرانمیہ کوش نہیں ہوتا ہے۔ اسلیے چلنپھر نہیں سکتا ہے۔ کیول ان ہی اسکا کارن ہے تتھا یہ جڑ ہے۔ اسکو انمیہ کوش کہتے ہے۔ ۲۔ دوسری کلا پران ہے۔ ان اور پران ملنے سے سویج کھان پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کیول چلنے پھرنے کی شکتی ہوتی ہے، اس کو پرانمیہ کوش کہتے ہے۔ 3۳ .تیسری کلا من ہے، اسکو منومیہ کوش کہتے ہے انمیہ، پرانمیہ و منومیہ کوش کے ملنے سے انڈج کھان پیدا ہوتی ہے ارتھات جو جیو انڈے میں پیدا ہوتا ہے وے اس شرینی میں آتے ہے۔ جیسے کہ پکشی آدی جو من سے ایک دوسرے کو پیار کرتے ہے۔ ٤۔ چوتھی کلا وگیان ہے۔ جسے وگیانمیہ کوش کہتے ہے۔ انمنیہ، پرانمیہ، منومیہ تتھا وگیانمیہ ان چاروں کے ملنے سے جیرج کھان اتپن ہوتی ہے جیسے کہ چار پاؤں پر چلنے والے جیو ہاتھی، گھوڑا و پشو آدی ان سے پریم کے ساتھ ساتھ بدھی و سمجھ بھی ہوتی ہے۔ ٥۔ پانچوی کلا آنند ہے جسے آنندمے کوش کہتے ہے۔ یہ پانچ کوش منشیہ ماتر میں سادھارن روپ سے ہوتے ہے۔ ٦۔ چھٹی کلا وبھوتی ہے ارتھات ایشوری کلا یہ کلا ودیا ایوں کوشل سے بڑھتی ہے۔ تتھا منشیہ کے کرم کے انوسار کم یا زیادہ ہوتی ہے۔ پرنتو بھگوان شری کرشن چندر میں یہ کلہ ایک رس ایوں پورن ہے۔ ۷۔۔۔ ساتویں کلا دھرم ہے۔ دھرم کے دس انگ ہے۔: (۱) شما (۲) اہنسا (3۳) دیا (٤)مردو بھاشا (٥) ستیوچن (٦) تپ (۷) دان (۸) شیل (۹) سوچ (۱۰) ترشنہ کا تیاگ بھگوان کی رچت سمپورن سرشٹی دھرم کے انوسار ہے۔ جس پرکار جہاں بھی دھرم کچھ کم ہوتا ہے اتھوا دھرم کے نعش کرنے والے پیدا ہوتے ہے تب اس سمے بھگوان کسی نہ کسی روپ اتھوا سویں اوتار دھارن کر دھرم کی رکشا کرتے ہے۔ بھگوان شری کرشن نے شریمد بھگود گیتا کے چوتھے ادھیائے کے شلوک ۸۷ میں سویں کہا ہے کہ ہے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی وردھی ہوتی ہے، تب تب ہی میں انیک روپ کو رچتا ہوں، ارتھات پرکٹ کرتا ہوں،۔ کیونکہ سادھو پرشوں کا ادھار کرنے کے لئے اور دوشت کرم کرنے والوں کا نعش کرنے کے لئے تتھا دھرم ستھاپن کرنے کے لئے یگ یگ میں پرکٹ ہوتا ہوں،۔ ۸ آٹھویں کلائرتھ ہے۔ جو دھن اپارجن کے سادھن ہیں وے سب دھرم کے انوسار ہوں۔ سمست ارتھ بھگوان کی کرپا سے پراپت ہوتا ہے۔ شری کرشن چند بھگوان سویں پرم ارتھ روپ ہیں۔ ۹ نویں کلا جان ہے۔ گیان کا ارتھ ہے اپنے آپ کو جاننا۔ یہ گیان بھی بھگوان کی کرپا سے پراپت ہوتا ہے۔ یہ سمپورن گیان شری کرشن چند میں ویاپت ہے۔ بھگوان سویں گیان کے پرکاش ہیں۔ ۱۰۔ دسویں کلا تیز اتھوا پرکاش ہے۔ سارا سنسار پرکاشمیہ ہے تتھا بھگوان ہی پرکاشک ہیں۔ سنسار میں جو بھی پرکاش و جیوتی ہے وہ سب بھگوان کی ستا سے ہی ہے بھگوان شری کرشن چند ہی سمست وشو کے پرکاشک ہیں۔ ۱۱ گیارویں کلا یش ہے۔ ان سب کلاؤں کو پراپت کرنے پر یش پراپت ہوتا ہے۔ بھگوان شری کرشن چند یش کے بیئنت ساگر ہیں۔ سنسار کا کوئی بھی پرانی انکے یش کا انت نہیں پا سکتا۔ وید بھی نیتی نیتی کہہ کر چپ ہو جاتے ہیں۔ شیش ناگ ہزار مکھ و دو ہزار زبان سے بھگوان کا پرتیدن نیا یش گاتے ہوئے بھی انت نہیں پا سکتا۔ ۱۹۲ بارویں کلا یوگ ہے۔ یوگ چار پرکار کا ہے۔ ہٹھ

یوگ، منتر یوگ، لے یوگ، راج یوگ ۱۔ ہٹھ یوگ کسے کہتے ہیں:- چھ: کرم اور پانچ مدراؤں کو ملاکر ہٹھ یوگ کہتے ہیں۔ چھ: کرم یہ ہیں< : نیتی، دھوتی، وستی، تراٹک، گج، نولی۔ پانچ مدرائیں ہیں۔ کھیچری، بھوچری، چاچری، اگوچری، انمنی۔ منتر یوگ کسے کہتے ہیں-: نو گھنٹے ایک ستھان پر بیٹھ کر ''گرو منتر'' کا جاپ کرنا تتھا سدھ آسننہ پر بیٹھ کر صورت گرو کے شبد میں، نرت گرو کی مورتی میں، ورتی گرو کے مہاواکیہ کے ارتھ میں لگاکر اپنی درشٹی ناک کے اگر بھاگ میں '۳*' اتھوا کسی دیوتا کی مورتی اتھوا گرو کی مورتی میں لگانا۔ راج یوگ کسے کہتے ہیں-: راج یوگ کے آٹھ انگ ہوتے ہیں-: ۱۔ یم، نعم، آسن، پرانایام، پرتہار، دھارنا، دھیان، سمادھی یہ چارو یوگ یوگیہ گرو دوارہ ہی سیکھنے چاہیئے۔ بھگوان شری کرشن چند سمست یوگوں کے ایشور ہے۔ ۱۳ تیرویں کلا سروگیتا ہے۔ بھگوان شری کرشن ہی پورن سروگی ہے۔ برہما کے بچھڑو کو اتھوا گوالوں کو چھپانا اندر کا کوپ کرنا آدی سروگیتا ہے۔ ۱۴۔ چوندوی کلا اچھا شکتی ہے۔ بھگوان کی اچھاشکتی کو ہی سرشٹی کا کارن مانا گیا ہے۔ اس اچھاشکتی کے چار روپ مانع گئے ہے۔ اچھا، شکتی، یوگ و مایا۔ بھگوان شری کرشن کو یہ چارو پراپت ہے۔ ۱۵۔ پندروی کلا سروتر سوتنترتا ہے۔ بھگوان شری کرشن چند سرو ویاپی، سرو شکتوان پرم سوتنتر ہے۔ ۱۶۔ سولوی کلا سروسدھی ہے۔ بھگوان شری کرشن کو سرو سدھی پراپت ہے۔ سنسار کے سمست کاریہ بھگوان کی کرپا سے ہی سدھ ہوتے ہے۔ ان سولہ کلاؤں کو پراپت کر یہ منشیہ پرمانند سوروپ کو پراپت کر پرم گتی کو پراپت کرتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی شری کرشن بھگوان کی مہمہ بتانے کے پشچات پریمیوں کو کہنے لگے کہ چوراسی لاکھ یونیوں کو بھوگنے کے پشچات ہمیں یہ درلبھ مانش دیہہ ملی ہے۔ یہ ہمارا جنم تب سپھل ہوگا جب یہ پیاسی آتما پرماتما میں لین ہوکر جنم مرن کے چکر سے مکت ہوگی۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے پرم ششیے شری جھامنداس نے پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ ہم گرہستھی اس جنم میں پرماتما کو کیسے پراپت کر سکتے ہے؟ پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے سادھو سنیاسی، ویراگی جنگلو و گپھاؤں میں جاکر گھور تپسیا کرتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکو سمجھا کر کہنے لگے کہ ہمارے ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج جی نے گرہستھیوں کو پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے بہت سرل راستا بتایا ہے۔ وہ طریقہ ہے پرماتما کو دل و جان سے پیار کرنے کا۔ پرماتما کو کیول بھکت کا سچا پریم چاہیئے۔ اسلیے پرماتما کو پانے کے لئے دن میں پیار کی جیوتی جگانی ہے۔ اسی پیار کے پرکاش دوارہ ہمیں اپنی ہی اس پرکاش سے پرماتما کے درشن ہونگے۔ ستگرو مہاراج جی نے اسی کارن اپنے منڈل کا نام ہی رکھا پریم پرکاش منڈل کیونکہ انہیں یہ اٹوٹ وشواس تھا کہ دل میں پریم کا پرکاش جگانے سے ہی پرماتما کو پراپت کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہ کر پریمیوں کو یہ بھجن سنایا۔ شبد ۱ (سر بھیروی) پربھوء کھے تھئی پریم پیارو، پریم ساں پربھو پاڑ--۔ موہ مایا جو مانو تیاگے، دل ماں دمبھ وجائی، لوک کٹمب کھا مکھڑو موڑے، لنو سچی توں لائی--۔ پان پربھو تھو پریم کھے چاہے، پریم جی راس رچائی، پریم دھاگے ساں دل کھے پوئے پریم پدارتھ پربھو مانگے، پریم تے پریتی وسائی پریم جی مالہا کھنی ہتھنی میں، پریم جی سرت پٹھائی پریم ساں رام ریجھائی--۔ مادھو موہن ساں ملی دھنی میں دھیان لگائی، پریم ہندورے ہر دم ویہی، گن گووند جا گائی۔)ارتھ:- اس بھجن میں سوامی جی کہتے ہے کہ پرماتما کو پریم ہی بھاتا ہے اسیلییتم پرماتما کو پریم سے پراپت کرو۔ سب سے پہلے تم اپنے سے مایا کا موہ تیاگوں تتھا تمہارے دل میں جو اہنکار ہے اسے نکال دو۔ کٹمب پریوار و دنیاں سے مکھ موڑ کر سچے پرماتما سے پریتی لگاؤ۔ پربھو سویں کیول پریم چاہتے ہے اسی لیے تم کیول پریم کی راس رچاؤ۔ پرماتما کیول تم سے پریم پدارتھ ہی چاہتے ہے اسی لیے تم اسے پریم ہی دو۔ تم اپنے ہاتھو میں پریم کی مالا لیکر اپنے اندر پریم کا ہی دھیان لگاؤ، تم اپنے ہردے

کو پریم کے دھاگے سے پروت دو اور پریم سے پربھو رجھلاؤ۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے ہے کہ اپنا من موہن سے ملاکر اپنا دھیان اسی کے دھن میں لگاؤں۔ تم سدا پریم کے جھولے میں بیٹھ کر گوبند کے گن ہی گاتے رہو تو تمہیں پرماتما مل جائے۔(یہ بھجن سن کر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ پرماتما نے ہمارے ہردے میں پریم کا بیج تو پرارمبھ سے ہی ڈال دیا ہے۔ پیار کرنا مانو کا سوبھاؤ ہے۔ اسی کارن ہم اپنے گھر پریوار سے پیار کرتے ہیں۔ پرنتو جب یہ منشیہ اپنی دیہہ سے اتی پیار کرتا ہے تو اس میں ابھیمان اتپن ہوتا ہے اور جب وہ دوسرے کی دیہہ سے اتی پریم کرتا ہے تو اس میں کام واسنا اتپن ہوتی ہے اور جب وہ پیسے سے اتی پریم کرتا ہے دتو اس میں لوبھ پیدا ہوتا ہے اور جب وہ پد سے اتی پریم کرتا ہے تو اس میں اہنکار اتپن ہوتا ہے۔ اس پرکار ہم دیکھتے ہیں کہ اس منشیہ کا کسی نہ کسی کے ساتھ پیار کا لگاو ہے اور اس سنسارک پیار سے کوئی نہ کوئی وقار اوشیہ اتپن ہوتا ہے جو ہمارے دو:کھ اور اشانتی کا کارن بنتا ہے۔ پرنتو یدی ہم پرماتما سے سچی پریتی لگائینگے تو ہمیں سچے سکھ اور آنند کر پراپتی ہوگی۔ ہمیں کیول اپنی ورتی کو بدلنے کی آوشیکتا ہے۔ جب کسان بہتے ہوئے پانی کا روکھ اپنے کھیت کی اور کرتا ہے تب اناج کے انبار لگ جاتے ہیں۔ اور وہ مالا ماتر ہو جاتا ہے۔ اسی پرکار جب ہم اپنے من کی ورتی کو سنسار کی مایا جال سے ہٹا کر پرماتما سے جوڑینگے تبھی ہمے پرماتما کی پراپتی ہوگی اور تبھی ہم جنم مرن کے چکر سے چھوٹ کر مکتی کو پراپت کرینگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ پرماتما کے لئے وہ پیار اور پانے کی چاہ سچی ہونی چاہیئے اور پربل ہونی چاہیئے۔ اس میں تڑپ ہونی چاہیئے پھر کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ پرماتما کے ایک پیارے نے یہ سچ کہا ہے کہ "مانگو تمہیں وہ دیا جائیگا، ڈھونڈھو تم اوشیہ پاؤ گے، کھٹ کھٹاؤ تمہارے لئے دروازہ کھول دیا جائیگا | پرماتما کے جن پیاروں نے پرماتما کی سچے دلر سے بھکتی کی ہے، کھوج کی ہے، انہوں نے پرماتما اوشیہ پایا ہے۔ گرو نانک صاحب، سنت ریداس، سنت شرومنی کبیر صاحب گرہستھ میں رہتے ہوئے بھی گرہستھ دھرم کا پالن کرتے ہوئے پرماتما کی سچی بھکتی میں اتنے تو رنگ گئے کہ اسی جنم میں پرماتما پاکر سبھی گرہستھیوں کے لئے مثال قائم کر گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے پرماتما سے کیول سچی پریتی لگانے کی آوشیکتا ہے۔ اسکے لئے گرہستھ تیاگ کر جنگل میں جانے کی آوشیکتا نہیں ہے۔ سنت شرومنی کبیر صاحب اسکے لئے بہت بڑے مثال ہیں۔ وے صاحب دن بھر کپڑے بن کر گھر گرہستھ کا کاروبار چلاتے تھے اور ساتھ ساتھ پرماتما کا سمرن بھی کرتے رہتے تھے۔ اس پرکار سمرن کرتے کرتے کتنی اونچی منزل پر پہنچ گئے۔ انکے سپھلتا کا کارن تھی انکی پرماتما کے لئے سچی اور گہری تڑپ۔ ایک جگیاسو نے پرم پوجیہ سوامی جی سے پوچھا کہ وہ تڑپ کیسی ہونی چاہیئے۔ اس پر سوامی جی پریمیوں کو ایک دشٹانت دوارا سمجھانے لگے۔ درشٹانت:- ایک ششیہ نے گرو کی بڑی بھکتی کی۔ ایک دن اس ششیہ نے اپنے گرو سے پوچھا کہ مہاراج مجھے بھگوان کے درشن کب ہو نگے۔ گرو نے ہنس کر اسکی بات ٹال دی۔ ایک دن گرو نے ششیہ سے کہا کہ آج بہت گرمی ہے سو چل تو ندی میں ڈبکی لگاکر آئے ،وے ندی میں چلے گئے۔ ششیہ ندی میں کود پڑے اور اسکے پیچھے گرو بھی ندی میں کود پڑے۔ گرو نے اپنے ششیہ کا ماتھا کچھ سمے کے لئے پانی میں ہی دبائے رکھا۔ ششیہ پانی سے بہار آنے کے لئے چھٹپٹانے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد گرو نے ششیہ کو چھوڑ دیا اور وہ باہر آکر شانتی کی سانس لینے لگا۔ اب گرو نے ششیہ سے پوچھا کہ جب تم پانی کے اندر تھے تب تمہیں سب سے زیادہ کسی چیز کی آوشیکتا محسوس ہوئی ۔ ششیہ نے اتر دیا کہ تب مجھے سب سے زیادہ سانس لینے کی آوشیکتا محسوس ہوئی ۔ میں سانس لینے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ تب گرو نے ششیہ سے کہا کہ جب تمہے

پرماتما کے درشن کی ویسی ہی آوشیکتا اور تڑپ محسوس ہوگی تب ایشور اوشیہ ہی درشن دینگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پرمیوں سے کہنے لگے کہ پرماتما سے ہمارا پیار نسوارتھ ایوں نشکام ہونا چاہیئے۔ پرماتما کو سروشریشٹھ، سروشکتمان ایوں جیون کا اچ آدرش مان کر ان سے کیول یہی مانگے کہ ہے میرے پرماتما میرے ہردے میں آپ کے لئے سدا پیار بنا رہے اور میرے دل میں تمہارے لئے اگادھ بھکتی ہو۔ سنسارک پریم میں پتی پتنی کا پیار ہی سب سے گہرا، سب سے پربل ایوں پرم آکرشک مانا گیا ہے۔ اسی کارن ہی بھگوان کے پیاروں نے پرماتما کو شیام اور سویں کو رادھا کا روپ مان کر انکی ستتی کی ہے۔ کیونکہ پرماتما کو پانے کے لئے ایسے ہی پربل پریم کی آوشیکتا ہے۔ ایک پرسنگ ہے کہ جب بھکت شرومنی میرا پریم دیوانی ورنداون میں بانکے بہاری کے مندر میں گردھر گوپال کے درشن کرنے گئی تب دوارپال نے اسے روکر کہا کہ گوسوامی جی کی اعضا ہے کہ نج مندر میں کوئی بھی استری نہیں جا سکتی۔ تب میراجی نے دوارپال سے کہا کہ تم جاکر اپنے گوسوامی جی سے پوچھوں کہ ورنداون میں میرے شیام کے علاوہ اور کون سا پروش پیدا ہوا ہے۔ وہاں کیول ایک پروش ہے وہ ہے میرے گردھر گوپال باقی سب اپاسک تو گوپیاں ہے۔ دربان نے جب گوسوامی جی کو میرا کا یہ سندیش دیا بی اس کی آنکھیں کھلی اور سویں آکر شما مانگ کر میرا جی کو مندر میں لے گئے۔ میرا جی کی اسی اننیہ بھکتی کے کارن وہ اپنے شیام میں سدا سدا کے لئے سما گئی۔ جس پرکار بھکت شرومنی میرا اپنی بھکتی کے دوارہ اپنے گردھر سے مترکر ایک ہو گئی یگ یگانتر کے لئے امر ہو گئی اسی پرکار پوجا کی سبھی ودھائیں ایک ہی منزل، پورن ایکتا میں پہنچتی ہے۔ ہم پرارمبھ مے دویتوادی ہے۔ اس سمے یہ بھاونا رہتی ہے کہ ایشور ایوں میں الگ الگ دو وبھوتیاں ہے۔ دونو کے بیچ میں پریم کا آگمن ہوتا ہے۔ منشیہ ایشور کے طرف بڑھنا شروع کرتا ہے تتھا ایسا لگتا ہے جیسے ایشور منشیہ کی اور بڑھنا آرمبھ کرتا ہے۔ منشیہ اپنے جیون میں سبھی سمبندھوں جیسے ماتا، پتا، متر و پریمی کو اپناتا جاتا ہے تتھا وہ سویں وہ سب کچھ بنتا جاتا ہے اور انتم ستھتی میں وہ اپنے آرادھیہ سے ملکر ایک ہو جاتا ہے۔ 'میں' 'تم' ہو اور 'تم' ''میں! ہوں، تیری پوجا کرتے کرتے میں سویں کی پوجا کرتا ہوں، اور میں اپنی پوجا کرتے کرتے تیری پوجا کرتا ہوں،۔ جہاں سے ہم نے آرمبھ کیا تھا وحی انت بھی ہوتا ہے۔ وہ پرماتما جو کسی وشیش ستھان پر رہتا تھا، اسنے جیسے اننت پریم کا روپ دھارن کر لیا۔ سویں منشیہ میں پرورتن آ گیا۔ وہ ایشور کی اور بڑھ جاتا ہے۔ جن بیکار کی واسناؤں سے وہ بھرپور تھا اس سب واسناؤں کو دور کرتا گیا۔ واسناؤں کے ساتھ سوارتھ بھی سماپت ہو گیا انت میں اسے پرتیت ہوا کہ پریم، پریمی تتھا پریتم ارتھات بھکتی، بھکت تتھا بھگوان تینوں ایک ہی ہے۔ شاہ عبدل لطیف نے اس ایکتا کو اس پرکار ویکت کیا ہے۔ 'جاں پی ہی دڑھم پان میں، کرے روح رہان، نکو دونگر دیہہ میں نقاع کی چینی کان پنہوں تھیں پان، سسئی تا صور تھیا۔' ارتھ:- جب سسئی پیار کے رنگ میں رنگ جاتی ہے تب پریتم اور سویں میں کوئی بادھا پرتیت نہیں ہوتی نہ ہی کسی پرکار کی محتاجی محسوس ہوتی ہے۔ وہ تو سویں کو بھول جاتی ہے اور اپنے آپ کو ہی پریتم کے روپ میں پاتی ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ جب سب کچھ بھلاکر بھکت بھگوان کی بھکتی میں لین ہو جاتا ہے اور بھگوان سے ایک ہو جاتا ہے تب وہ آٹھوں پہر پریم کی مستی میں مست ہو جاتا ہے اور دنیاں کی کسی پرکار کی سدھ نہیں رہتی ہے۔ یہاں پر سوامی جی نے پریمیوں کو پریم کی مستی کا ایک درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک سمے کی بات ہے، شری کرشن بھگوان اپنے پرم ششئے ودر کے گھر گئے۔ سنیوگ وش اس سمے گھر پر ودر بھکت نہیں تھے۔ شری کرشن بھگوان نے دروازے پر آواز دی۔ اس سمے ودر کی پتنی سنان کر رہی تھی۔ بھگوان شری کرشن کی آواز پہچان کر جس حال میں تھی دوڑتی ہوئی

شری کرشن بھگوان کے پاس چلی آئی۔ شری کرشن بھگوان نے اسے اس حال میں دیکھ کر کہا کہ تم ایسے کیسے چلی آئی؟ پہلے تم کپڑے پہنو پھر آؤ اس پر اسنے بھگوان سے کہا کہ تمہاری آواز سن کر میں سدھ بدھ بھلا بیٹھی اور بے بس ہوکر آپکے پاس دوڑی آئی۔ پھر کپڑے پہن کر اسنے شری کرشن بھگوان کا آدر ستکار کر انہیں آسننہ پر بٹھایا۔ گھر پر اس سمے کیلوں کے اترکت اور کچھ بھی نہیں تھا۔ سو تھالی میں کیلے ڈال کر بڑے پیار اور شردھا سے بھگوان کو کھلانے لگی۔ اسکا سمپورن دھیان بھگوان کے درشن میں لگا ہوا تھا۔ آنکھ تک نہیں جھپک رہی تھی۔ سو اس مستی کے عالم میں وہ کیلے چھیل کر چھلکے بھگوان کو کھلاتی گئی تھا کیلے پھیکتی گئی۔ اتنے میں ودر آکر پہنچا ۔ یہ وچتر کو تک دیکھ کر آشچریچکت ہو گیا۔ اپنی پتنی سے کہنے لگا کہ تم یہ کیا کر رہی ہو۔ بھگوان کو چھلکے کھلاکر کیلے پھینکتی جا رہی ہو۔ اب اسکو ہوش آیا تھا اب وہ بھگوان کو چھلکوں کے ستھان پر کیلے کھلانے لگی۔ اس پر شری کرشن بھگوان کے کہا کہ جو آنند اور مٹھاس چھلکوں کے کھانے میں تھا وہ کیلوں میں نہیں آیا۔ بھگوان تو بھاؤ کا بھوکھا ہے۔ یہ دشٹانت سن کر پریمیوں کو بڑا آنند آیا۔ شری جھامنداس نے پرم پوجیہ سوامی جی سے ہاتھ جوڑکر ونتی کی کہ مہاراج ہم تو سنسار کی مایا جال میں پھنسے ہوئے ہے سو ہمارے ہردے میں بھکت شرومنی میرا جیسی بھکتی تھا ودر جیسی بھکتی ایوں لگن کیسے پیدا ہوگی؟ پرم پوجیہ سوامی جی اپنے پربھی کا یہ پرشن سن کر کہنے لگے کہ ہم ان وستوؤں اور ویکتیوں کو یاد کرتے ہے جن سے ہمارا لگاو ہوتا تھا پیار ہوتا ہے۔ پرنتو پرماتما جو نام، روپ اور گن سے رہت، نرگن نراکار اویناشی ہے اور جسکے ہونے کا ہردے میں سوکشم ماتر آبھاس ماتر ہوتا ہے وہ پرارمبھ میں اجنبی و انجان سا لگتا ہے۔ اس کارن اسے پیار کرنے کا کوئی راستا نہیں ملتا ہے۔ کنتو اسکے نرنتر سمرن کے ابھیاس دوارہ من میں اسکے لئے پیار پیدا کر سکتے ہے۔ اس نرنتر ابھیاس دوارہ 'وہ' ہمارے نکٹ آتا رہیگا۔ اور سمے آنے پر ہمارے اندر وہ مستی اور تڑپ اوشیہ پیدا ہوگی۔ اور اس آکرشن کے پشچات ہمارا اسکے ساتھ اوشیہ میلاپ ہوگا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ ہمیں پرماتما کا سمرن آٹھو پہر اوشیہ کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے نجی کاریہ، کاریالیہ، بیوپار سماج اور پریوار کے کاریہ کرتے ہوئے یہ سمرن کرنا چاہیئے کہ یہ سبھی کاریہ وہ پرماتما ہی کر رہا ہے۔ وہی ہمارے ہردے میں براج مان ہوکر بھوجن کر رہے ہے۔ وہی سارا کاروبار کر رہے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ اس ابھیاس دوارہ جو سمرن چیتن من سے آرمبھ کیا جاتا ہے وہ دھیرے دھیرے اوچیتت من تک پھر اچیتن من تک پہنچ جاتا ہے اور اس اوستھا کے پراپت ہونے پر ہمارا من ایشومیہ ہو جاتا ہے اور ستھائی روپ سے ایشور کے انوروپ بن جاتا ہے۔ اس دشا میں پہنچنے کے پشچات چیتن روپ سے سمرن کرنا اتنا مہتوپورن نہیں رہتا کیونکہ اب ہم ہر سمے اسی میں لین رہتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ انکے نام کا سمرن بھی ان ہی کی کرپا سے پراپت ہوتا ہے۔ سو انہیں دن رات یہی پرارتھنا کریں کہ ہے: پرماتما ہم تمہارے بالک تم سے 'نام دان' مانگتے ہے۔ یہ کہ کر پریمیو سیں کہنے لگے کہ آؤ ہم ملکر پرماتما کو یہ پرارتھنا کریں کہ-: شبد (سر مانجھ) ہری شتر ہمیشہ سچو دھیان دے توں، سدا شانت وارو سچو جان دے توں----١۔ رہے تا تنہنجی دی نہ راتی دل میں، سچے نام پہنجے جو نیشان دے توں---- .3 سدا شیام تنہنجی رہے پیاس پربھو اسانکھے ت ایشور اہو دان دے توں---- ٤--- رہے 'مادھو' ہری نام تنہنجو، سچو پریم پنہنجوں ت بھگوان دے توں---- ارتھ: (پرمپوجیہ سوامی جی اس بھجن میں پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہے کہ ہے! پرماتما آپ مجھے سدا آپ کا ہی سچا دھیان دو اور شنتی کا سچا گیان دو۔ دن رات کیول آپ کا ہی سمرن رہے۔ اور آپ اپنے نام کا سنکیت دو۔ ہے پرماتما تم اپنے پیار کا ایسا سہارا دو تاکہ سدا تمہاری صورت دیکھتا رہوں | ہے پرماتما تم مجھے

یہ دان دو کہ سدا آپ کی ہی پیاس بنی رہے۔ ہے پربھو تم اپنا سچا پیار دو تاکہ ہر دم تمہارا ہی نام جپتا رہوں۔(پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں سے کہنے لگے کہ پیار کرنا سچے شورویروں کا کام ہے کیونکہ سچے پیار کا راستا کبھی بھی سیدھا اور سرل نہیں ہوتا ہے۔ پیار جتنا سچا اور گہرا ہوگا راستا اتنا ہی کٹھن ہوگا۔ جتنا ادھک پیار آپ پرماتما سے کرینگے اتنی ہی کٹھنائیوں اور پریکشائیں وہ آپکی راہ میں بھیجینگے۔ سونے کو شدھ کرنے کے لئے اسے آگ میں تپایا جاتا ہے۔ پرمارتھ کی راہ پر چلنے کے لئے تن، من اور دھن کی قربانی دینے کے لئے تیار رہو۔ کسی بھی وستو کو پراپت کرنے کے لئے اس کا مولیہ دینا پڑتا ہے۔ وستو جتنی مولیہ وان ہوگی مولیہ اسکا اتنا ہی ادھک دینا پڑے گا۔ پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے اپنی اچھاؤں کو روکنا پڑتا ہے۔ موہ ممتا کو تیاگنا پڑے گا۔ نندا و تانوں کو سہنا پڑے گا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ پرماتما کا ساکشاتکار کرنے کے لئے اسے اپنے من مندر میں براج مان کرنے کے لئے سب سے آوشیک ہے کہ ہم اپنے سنگھاسن کی صفائی کریں۔ اپنے ہردے سے ایرشا و نفرت نکال کر نرمل کرنا ہوگا۔ ہر ایک پرانی میں اسکی جیوتی مان کر اس سے پیار کریں۔ جب تک ہردے میں نفرت کا بیج ہے تب تک اس میں پیار کا انکر پھوٹ نہیں سکتا۔ جیسے ایک میان میں دو تلباریں آ نہیں سکتی اسی پرکار پرماتما کے لئے پیار اور کسی بھی پرانی کے لئے نفرت ایک ساتھ رہ نہیں سکتے۔ جب تک ہمارے دل میں کسی کے لئے بھی نفرت ہے تب تک ہمارا من بھجن میں و پرماتما کے سمرن میں کداچت نہیں لگ سکتا۔ اسلیے سدبھاونا اور پیار سے دل کو صاف کر نرمل بناؤں تاکہ ہمارا پریتم آکر اس صاف سدھگھانسن پر براجمان ہو سکے۔ یہ بات سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے ایک دشٹانت دیا۔ درشٹانت بہت دنوں کی بات ہے حیدرآباد میں مرلی دھر نام کا ایک سیٹھ رہتا تھا۔ اسکا دھرم کی اور بہت جھکاؤ تھا۔ اسنے بہت مندر بنوائے۔ اسنے ایک آشرم بنوایا جس میں ودھان سنیا سی رہتے تھے۔ سیٹھ مرلی دھر کا ایک دوسرے سیٹھ لکھمیچند کے ساتھ جھگڑا تھا۔ وہ جھگڑا زمین کا تھا۔ جھگڑا بڑھتے بڑھتے عدالت میں پہنچ گیا۔ کیس چلنے لگا۔ کئی ورشو تک کیس چلتا رہا۔ سیٹھ مرلی دھر کیس بھی لڑتا رہا اور کاروبار بھی چلتا رہا۔ اسکے بنائے ہوئے آشرم میں پرتیدن ستسنگ ہوتا تھا۔ سیٹھ مرلی دھر نعم سے پرتیدن وہاں کتھا سننے جاتا تھا۔ کتھا سنتے سنتے اسے سنسار سے ویراگیہ ہو گیا۔ گرو جی سے پوچھ کر وہ آشرم میں رہنے لگا۔ ایک کمرے میں رہنے لگے۔ بھوجن گھر سے آتا تھا جسے کھاکر وہ دن بھر جاپ کرتا رہتا تھا۔ بہت سمے ایسا کرتے کرتے ہو گیا۔ ایک دن اس نے گروجی سے کہا کہ یدی آپ کی کرپا ہو جائے تو میں سنیاس لے لوں ۔ گروجی نے کہا کہ مرلی دھر تم ابھی سن یاس لینے کے لائق نہیں ہوئے ہو۔ سیٹھ مرلی دھر سوچنے لگا کہ میں گھر تو نہیں جاتا ہوں، پرنتو بھوجن گھر سے منگواتا ہوں،۔ اب بھوجن گھر سے نہیں منگواؤنگا۔ یہی ایک نوکر رکھ لونگا۔ وحی بھوجن بنائیگا۔ اسی طرح کچھ دن ایسا چلتا رہا۔ اب وہ سوچنے لگا کہ اب میرا سمبندھ گھر سے نہیں رہا۔ سو گرو جی سے کہنے لگے کہ اب میں سننیاس لے لوں؟ گروج نے کہا کہ ابھی وہ سمے نہیں آیا ہے۔ سیٹھ مرلی دھر نے سوچا شاید میں نوکر سے کھانا بنواتا ہوں، اسلیے گروجی سنیاس لینے کی آگیا نہیں دے رہے۔ یہ بھی چھوڑ دونگا۔ بھکشا لیکر کھاؤنگا اور دوسری آرام کی وستوئیں بھی تیاگ دوگاں۔ اب اسنے یہی کیا۔ پرات: کال بستی جاکر بھکشا لے آتا تھا اور دن بھر آتچنتن میں مست رہتا تھا۔ ایسا کرتے ہوئے کافی سمے بیت گیا۔ پھر گرو مہاراج کو نویدن کیا کہ مجھے سننیاس گرہن کرنے کی آگیا دو۔ ستگرو مہاراج نے سوچ کر کہا کہ سیٹھ صاحب ابھی نہیں | سیٹھ مرلی دھر تاجب میں پڑ گیا کونسی کمی رہ گئی ہے۔ سوچ کر دیکھا اور پھر اپنے آپ کو کہا میں گھر گھر جا کر بھکشا لاتا ہوں، پرنتو میں سیٹھ لکھمیچند کے گھر پر بھکشا لینے نہیں گیا ہوں،۔ اس کارن

دشمنی کی پرانی بھاونا میرے دل میں ابھی شیش ہے۔ اس بھاونا کو تیاگنا ہوگا۔ اور دوسرے دن پرات: لکھمیچند کے گھر پہنچ گیا۔ جاکر الخ جگایا۔ بھگوان کے نام پر بھکشا دو۔ سیٹھ لکھمیچند کے نوکر سیٹھ مرلی دھر کو اپنے دوار پر دیکھ کر دوڑتے ہوئے سیٹھ لکھمیچند کے پاس گئے۔ ہانپھتے ہانپھتے کہنے لگے کہ سیٹھ جی سیٹھ مرلی آپ کے دوار پر بھکشا لینے آیا ہے۔ سیٹھ لکھمیچند تاجب میں پڑ کر بولا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ کو بھرم ہوا ہے۔ کوئی دوسرا ہوگا۔ نوکروں نے کہا کہ وہ سیٹھ مرلی دھر ہی ہے۔ آپ کہیں تو اسے کھانے میں زہر ملاکر دے دیں۔ سدا کے لئے جھگڑا سماپت ہو جائیگا۔ سیٹھ لکھمیچند نے نوکروں کو گھمکاکر کہا کہ نہیں، مجھے سویں دیکھنے دو اسنے دیکھا کہ مکان کے دروازے پر سیٹھ مرلی دھر جھولی پھیلاکر کھڑا ہے۔ مرلی دھر نے اسے دیکھا اور کہا کہ سیٹھ جی! بھکشا دو۔ لکھمیچند دوڑکر آگے بڑھا، اور چلاکر بولا مرلی دھر! لکھمیچند نے اسے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ مرلی دھر نے جھک کر اسکے پاؤں چھوئے۔ لکھمیچند بھی اسکے پیروں پر گر پڑا اور اسے کہا مرلی دھر میرے ساتھ بیٹھ کر بھوجن کرو۔ مرلی دھر نے کہا۔ نہیں سیٹھ صاحب! میں تو بھکاری بن کر آیا ہوں،، بھکشا لینے آیا ہوں،۔ میری جھولی میں بس بھکشا ڈالو۔ اس سمے نوکر دوڑتا ہوا آیا اور بولا کہ آپ کے نام ایک تار آیا ہے۔ دیکھو اس تار میں کیا لکھا ہے۔ سیٹھ لکھمیچند نے تار کھول کر پڑھا۔ تار مرلی دھر کے بیٹوں کی تھی جو کلکتہ سے آئی تھی، جٹ میں لکھا تھا کہ ہمارے پتاجی ہمیں چھوڑکر چلے گئے ہیں۔ زمین کا جھگڑا ابھی سماپت نہیں ہوا ہے پرنتو اب ہم اس زمین کو لیکر کیا کرینگے؟ اس تار دوارہ ہم اس زمین کا ادھیکار چھوڑتے ہے۔ ہمارے پتاجی ہمارے پاس نہیں ہے۔ آپ ہمارے پتا سمان ہیں مہربانی کر آپ ہمیں اپنی ہی سنتان سمجھیں ہمیں اپنے سر پر آپ کا ہاتھ چاہیئے اور آپ ہمیں سنبھالے۔ سیٹھ لکھمیچند روکر بولا کہ نہیں، نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ انکو لکھو کہ زمین آپ کی ہے مجھے کچھ نہیں چاہیئے۔ میں انکا پتا بن کر انکی رکشا کرونگا۔ آج وے نہ کیول سیٹھ مرلی دھر کے پتر ہیں پرنتو وے میرے بھی پتر ہیں۔ اس کے بعد جب مرلی دھر بھکشا لیکر مڑا تو دیکھا سامنے گرو مہاراج کھڑے ہیں۔ انکے ہاتھ میں گیروِوستر تھے۔ مرلی دھر کو سینہ سے لگاکر بولا کہ اب تم سنیاس کے یوگیہ ہو۔ اب یہ گیرو وستر پہنو۔ یہ ارشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں سے کہا کہ جب تک من میں نفرت ہے تب تک بھجن ایوں سمرن سے کیا لابھ ہوگا؟ اس سے کچھ بھی پراپت نہیں ہوگا۔ یدی پرماتما کا سمرن کرنا ہے تو من سے نفرت نکالنی ہوگی۔ ایرشیا بیر بھاؤ کو دور ہٹاؤ پھر دیکھو کتنا آنند آتا ہے سمرن اور بھجن میں۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں سے کہنے لگے کہ بھجن اور سمرن کرتے ہوئے جب جگیاسو پرمارتھ کی راہ پر چلتا ہے تب اسے مارگدرشن کی آوشیکتا پرتیت ہوتی ہے۔ کیوں کہ آتما اور پرماتما کا سمبندھ بہت ہی سوکشم ایوں نازک ہے۔ اسکو سمجھنے کے لئے منشیہ کی سادھارن بدھی کو سامرتھیہ نہیں ہے۔ اسکی ستھتی مرگ کے سمان ہو جاتی ہے، جیسے کستوری مرگ کے نابھی میں ہوتی ہے جب اسے کستوری کی خوشبو آتی ہے تب وہ اس پر مست ہوکر اسکی تلاش میں ادھر ادھر بھٹکنے لگتا ہے۔ تڑپنے لگتا ہے۔ پرنتو اپنی نابھی میں کستوری ہوتے ہوئے بھی اسے پا نہیں سکتا ہے کیوں کہ اس کو اسکا گیان نہیں آتا ہے۔ اسی پرکار پرم پتا پرمیشور جو سرووِیاپی ہر جگہ ودیمان ہیں سو ہمارے ہردے میں ہی براج مان ہے۔ آوشیکتا ہے باہر مکھتا تیاگ کر انتر مکھ ہونے کی۔ پھر گیان روپی پرکاش سے سوکشم نیتروں دوارہ ہم اس دویہ جیوتی کے درشن کر سکتے ہیں۔ اندر جاکر اس خزانے کے دوار کے کھولنے کی چابی ستگرو کے پاس ہے۔ ستگرو کی ہی مہر میا سے وہ ''نام' روپی چابی لیکر جگیاسو انتر کے پٹ کھول کر اپنے پریتم کے درشن کر سکتا ہے۔ ستگرو مہاراج پرماتما کے سوروپ ہیں۔ انہوں نے تیاگ ایوں تپسیا دوارہ پرماتما کا ساکشاتکار کر

اسے پراپت کیا ہے۔ وے سویں سچ کھنڈ کے واسی ہیں تتھا اپنے جگیاسو پریمیوں کا مارگ درشن کر انہیں منزل پراپت کرنے میں سہایتا کرتے ہیں۔ ستگرو دوارا دیا گیا 'نام اس ناؤ کے سمان ہے جسکے دوارہ جگیاسو یہ سنسار روپی ساگر پار کر اس پار برہم پرماتما میں لین ہو جائیگا۔ وے پربھی بڑ بھاگی ہیں جنہیں یہ پرمارتھ کی راہ ملی ہے۔ اور اس راہ پر سمبھل کر چلنے کے لئے ستگرو کے روپ میں رہبر ملا ہے۔ بڑے بھاگیہ سے 'نام روپی سہارا ملا ہے۔ پرنتو راہ بھی ملی، بھاگیہ سے رہبر بھی ملرا اور بڑے بھاگیہ سے 'نام" روپی سہارا بھی ملا، پرنتو یدی جگیاسو ستگرو مہاراج دوارہ بتائی گئی راہ پر چلکر پرتیدن کمائی نہیں کریگا اور ایکا گر چت سے 'نام' کا سمرن نہیں کریگا تو منزل پر کیسے پہنچیگا؟ سامنے کتنے ہی سوادشٹ پکوان پڑے ہوں پرنتو بھوک تو انہیں کھانے سے مٹیگی۔ کتنے ہی شاستر پڑھو، ستسنگ سنو، پوجا پاٹھ کرو پرنتو جب تک سویں آسننہ پر بیٹھ سہی طریقے سے سمرن بھرجن اور 'نام' کا سمرن نہیں کیا ہے تب تک پرماتما کا ساکشاتکار نہیں ہو سکتا ہے۔ سنت شرومنی کبیر صاحب نے اس پد میں یہی بات کہی ہے۔ وستو کہیں ڈھونڈے کہی، کی ہی بدھ آوے ہاتھ، کہہ کبیر تب پائیے، جب بھیدی لیجے ساتھ۔ یہ پد بتاکر پریمیوں کو یہ بات اچھی طرح سے سمجھانے کے لئے یہ درشٹانت بتایا:- درشٹانت:- ایک محلے میں ایک وردھ مہلا رہتی تھی۔ وہ اکیلی ہی رہتی تھی۔ سب محلے والے اسکی اجت کرتے تھے اور دکھ سکھ میں اسکی سیوا سہایتا بھی کرتے تھے۔ ایک دن سندھیا کے سمے وہ وردھا سرکاری بتی کے نیچے گلی میں کچھ تلاش کر رہی تھہ۔ وہاں سے گجر نے والے ایک پڑوسی نے اس سے پوچھا اماں۔ کیا ڈھونڈ رہی ہے؟ اتر دیا میری سوئی گم ہو گئی ہے، اسے ڈھونڈ رہی ہوں، ۔ سو سہانبھوتی وش اس پڑوسی نے کہا عما! میں آپکی سوئی ڈھونڈنے میں سہایتا کرتا ہوں،۔ ایسا کہ کر وہ بھی بتی کے نیچے سوئی ڈھونڈنے لگا۔ اس پرکار جو بھی پڑوسی وہاں سے گذرا وہ سہانبھوتی وش انکے ساتھ سوئی ڈھونڈنے لگا۔ سبھی نے بڑا پریشرم کیا پرنتو سوئی کا ناموں نشان نہیں تھا۔ اتنے میں ایک سمجھدار ویکتی وہاں سے گذرا۔ اس نے روک کر سبھی سے پوچھا کہ آپ سب لوگ کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟ اس پر سبھی نے اتر دیا کہ بوڑھی اماں کی سوئی گم ہو گئی ہے ہم سب اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس پر اس ویکتی نے کہا روکو، پہلے بوڑھی اما سے پوچھو تو سہی کہ اسنے سوئی کہاں پر کھوئی ہے؟ایسے بیکار ہاتھ مارنے سے سوئی نہیں ملے گی۔ اب اس سمجھدار زانی پروش نے بوڑھی اما سے پوچھا کہ اما آپ نے سوئی کہاں پر گرائی ہے؟ اس پر بوڑھی اما نے اسے اتر دیا کہ بھیا! سوئی تو میرے گھر کے اندر گری ہے۔ اس پر اس سیانے نے کہا کہ اما جب آپ کی سوئی گھر کے اندر گری ہے تو آپ اسے گھر کے باہر کیسے ڈھونڈ رہی ہیں؟ یدی ورشوں تک باہر سوئی ڈھونڈھیگے تو وہ کداچت نہیں ملے گی۔ جو وستو جہاں ہے ہی نہیں تو وہ وہاں کیسے ملے گی؟ اس پر بوڑھی اما نے اتر دیا کہ بھیا میں نے سنا ہے کہ کھوئی ہوئی وستو روشنی میں ملتی ہے۔ میرے گھر میں تو روشنی ہے ہی نہیں | باہر روشنی دیکھ کر میں سوئی ڈھونڈ نے لگی۔ اس پر اس سیانے نے کہا کہ اما سوئی ڈھونڈ نے کے لئے ہمیں روشنی گھر میں کرنی ہوگی۔ اور جہاں سوئی گری ہے وہیں ڈھونڈنی ہوگی۔ سہی جگہ پر ڈھونڈ نے سے ہی وہ وستو پراپت ہوگی۔ درشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ ہمیں پرماتما اپنے اندر میں ستگرو مہاراج سے نام روپی پرکاش لیکر سمرن روپی کمائی کر محنت سے ڈھونڈنا ہوگا۔ یدی بوڑھی اما کی طرح اسے باہر ڈھونڈ گے تو منزل پر پہنچ نہیں پائیں گے۔ ستسنگ میں جانا بہت آوشیک ہے کیونکہ ستسنگ سے ہمیں امرت روپی جل ملتا ہے جس سے نام روپی انکر ہرا ہوگا۔ اور اس انکر کو بڑھانے اور ہرا بھرا رکھنے کے لئے ستسنگ روپی امرت بھی آوشیک ہے۔ پرنتو وہ امرت تب اپیوگی ہوگا جب ہم نام روپی بیج بو کر کھیت تیار کرینگے۔ اس پرکار 'نام' اور سمرن کا مہتو

بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں کو یہ راز اس بھجن دوارہ کھیل کر سمجھایا۔ بھجن سو اس سمرن سورے داترو جل توں دورے داترو لہو دورے ا۔۔ سو اس امولک مانک موتی، جگت داما تہ تھس میں جوتی دسو وجود میں ووڈے داترو لہو دورے ۲۔ سواسنی مالا سک ساں سورجی لو کے لکائے چرکھوں پورجی جانی ائج کھے اورے داترو لہو توں دورے ...3 مادھو ہی تو سو اس سجانجی وٹھی گروء خاں شبد اچارجی کندھو کلھنی کھا کورے - داترو لہو دورے ورنداون کی تیر تھستھلی میں پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں کو ہر روز سایں کال ستسنگ روپی امرت پتاکر مست کر دیا۔ پریمیو کی بھیڑ دنوں دن بڑھتی جا رہی تھی۔ بھیڑ بڑھتی بھی کیوں نہیں | پرم پوجیہ سوامی جی شری کرشن بھگوان کی بھکتی میں رنگ کر سویں کرشمنیہ بن گئے تھے۔ انکے ہردے میں ہر دم پریم کا ساگر ہلورے مار رہا تھا۔ جو بھی پربھی ستسنگ میں آتا تھا اسکو اتنا تو سنیہہ دیتے تھے کہ یہ سمجھنے لگ جاتا تھا کہ ستگرو مہاراج کی کیول میرے اوپر ہی وشیش کرپا ہے۔ یہاں وحی شری کرشن بھگوان والی لیلا لگی ہوئی تھی۔ جیسے رام لیلا کرتے ہوئے ہرایک گوپی یہ سمجھنے لگتی تھی کہ شری کرشن کیول میرا ہی ہے اور میرے ساتھ ہی راس رچا رہا ہے۔ ویسی ہی لیلا سوامی جی کے پریمیوں کے ساتھ بھی تھی۔ پرم پوجیہ سوامی جی کو اس کرشمنیہ واتاورن میں خوب آنند آ رہا تھا۔ پرتیدن پرات:کال ورنداون کے مندروں میں جاکر بھگوان شری کرشن نے نانا روپوں کے درشن کر پرم پوجیہ سوامی جی گدگد ہوتے تھے۔ گھنٹوں دھیان میں مگن ہوکر بیسدھ ہو جاتے تھے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پرم پوجیہ سوامی جی کے ہردے میں پرانے پریمیوں کے لئے کھنچاؤ لگا ہوا تھا۔ ایک دن اپنے منمیلی ساتھی سوامی گنیشانند جی کو کہا کہ بھائی۔ اتنا آنند ہوتے ہوئے بھی اب ہمارا دل یہا سے اٹھ گیا ہے۔ ہمیں ہمارے پربھی پکار رہے ہے۔ اسلیے ہم یہاں سے چلینگے۔ سوامی گنیشانند جی نے پرم پوجیہ سوامی جی سے پوچھا کہ یہاں سے پرستھان کرنے کے بعد کون سی منزل کی اور چلینگے؟ پرم پوجیہ سوامی جی نے کہا کہ سنا ہے کہ ہمارے بہت سارے پربھی اجمیر میں ہے اسلیے ہم اجمیر چلنا چاہتے ہے۔ اجمیر کے پاس پشکر راج تیرتھراج بھی ہے جہاں چلکر وشو میں ایک ماتر برہما جی کا مندر کے درشن کر پوتر سروور میں ڈبکی لگائینگے۔ دوسرے دن ستسنگ کے پشچات پریمیوں کو بتایا کہ اب ہم آپ سے وداع ہوتے ہے یہ سن کر سبھی پربھی بہت نراش ہوئے۔ ہاتھ جوڑکر نم نیتروں سے دین من ہوکر پرم پوجیہ سوامی جی سے اننیہ ونتی کی کہ سوامی جی ہم سے کون سا خطا ہوئی جو ہم سے مہں موڑکر آپ جا رہے ہے۔ یدی اس پرکار ورہ کا بچھوڑ دینا تھا تو ہمیں اس پرکار اپنے پریم کی ڈوری میں کیوں باندھا۔ سوامی جی آپ نے تو شری کرشن کے بھانتی ہی برتاؤ کیا ہے جس نے سبھی گوپیوں کو اپنے پریم کی ڈوری میں باندھ کر مست بناکر ویوگ کا دکھ دے دیا۔ سبھی پریمیوں نے انکے چرن پکڑکر رو روکر شما مانگی۔ انہیں وہیں پر رہنے کے لئے آگرہ کرنے لگے۔ کہنے لگے ہم سے آپ کا ویوگ برداشت نہیں ہوگا۔ اس پردیش میں ہمیں کیول آپ کا سہارا ہے۔ ہمیں اناتھ بناکر مت جائیے۔ پرم پوجیہ سوامی جی انہیں سانتو نا دے کر سمجھانے لگے کہ ہم آتما سے سدیو آپ کے ساتھ ہے۔ ہمیں اندر سے آواز آئی ہے اسلیے آپ ہمیں سہرش جانے دے۔ سادھو رمتے ہی اچھے لگتے ہے۔ ہمارا آشیرواد سدا آپ کے ساتھ ہے۔ آپ پرتیدن نعم سے بتائی گئی ودھی کے انوسار دھیان ایوں سمرن کرتے رہے۔ آپ دیکھینگے کہ ہم سدا آپکے ساتھ ہے۔ سبھی پریمیوں نے بھاری من سے پرم پوجیہ سوامی جی کو مالایں پہناکر بڑے آدر سے بھاؤ بھینی وداعی دی، وہاں سے وداع ہوکر وے سیدھے اجمیر پدھارے۔ اجمیر پہنچتے ہی انکی بھینٹ انکے پرم شِشے دیوان شوکترائے سے ہوئی۔ دیوان شوکترائے حیدرآباد میں پرم پوجیہ سوامی جی دوارہ دیئے گئے کمروں میں رہتے تھے اور انکی خوب سیوا کرتے تھے۔ دیوان

صاحب پرم پوجیہ سوامی جی کے یہاں درشن کر خوب گدگد ہوئے اور ہاتھ جوڑکر ونتی کی کہ ہم تو آپ کی پرتیکشا میں آنکھیں بچھائیے بیٹھے تھے۔ آپ کے پربھی پل پل آپ کو یاد کر رہے ہے۔ کرپیا ہماری ک ٤ٹیا میں چلکر اسے پوتر کیجیے۔ سنت اور بھگوان تو پریم کے بھوکھے ہوتے ہے سو دیوان صاحب کی پریمپورن پکار سن کر انکے گھر چلے آئے۔ سبھی گھر والے انکا سواگت کر بہت پرسنہ ہوئے۔ دوسرے دن پراتکال پشکر کے ترلیے پرستھان کیا۔ وہاں پہنچ کر برہماگھاٹ پر شردھا سے سروور میں ڈبکی لگاکر دہی اور جلیبی منگوا کر ودھی ودھان سے پوجا ارچنا کر براہمنوں کو خوب دکشنا دی۔ اسکے پشچات برہما کے مندر جاکر درشن کر سیدھے اس ستھان پر آئے جہاں کچھ سمے پورو تیرتھ یاترا کر کے ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج کے ساتھ آکر ڈیرا جمایا تھا۔ یہ بالو کا ڈھیر بالکل ٹنڈیادم والی دربار جیسا اونچا اور وشال تھا۔ یہاں پہنچ کر اپنے منمیلی سنت سوامی گنیشانند جی سے کہنے لگے یہ ستھان کتنا سندر اور وشال ہے۔ دل میں یہ آس ہے کہ یہاں ٹنڈیادم جیسا ہی امرا پر دربار جیسا ستگرو مہاراج کی یاد میں وشالتر آشرم بنوائیں۔ پشکر راج تیرتھگرو ہے۔ تیرتھ کرنے کے بعد ہرایک شردھالو یاتری یہا ڈبکی لگانے کے پشچات ہی یاترا پورن سمجھتا ہے۔ اسلیے یہاں یاتریوں کا تانتا لگا رہتا ہے۔ ایسے ستھان پر آشرم بنواکر ستگرو مہاراج کے شکشاؤں کا پرچار کرنا چاہیئے۔ ستگرو مہاراج جی ہمارے اس سنکلپ کو اوشیہ پورن کرینگے۔ یہ سنکلپ کر پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر لوٹ آئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر پدھارنے کی خبر جیسے انکے پریمیوں کو پڑتی گئی ویسے وے سب انکے شرن میں آنے لگے۔ اور انہیں نویدن کیا کہ اس سنکٹ کے سمے انکا مارگ درشن کرنے کی کرپا کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں کا سنیہہ و شردھا دیکھ کر آشا گنج میں جہاں آج کل ہاسی بائی دھرمشالہ ہے وہا ایک ستھان لیا۔ یہاں پرتیدن ستسنگ کر دو:کھی دلو کو سہارا دیتے تھے۔ سبھی پربھی اپنی ماتر بھومی چھوڑکر بے گھر ہوکر روزی روٹی اور مکان کی سمسیاؤں سے جھوجھ رہے تھے۔ انکے پاؤں اکھڑ چکے تھے۔ کبھی نراش اور ہتاش ہوکر پرم پوجیہ سوامی جی کے پاس انکے آشیرواد کے لئے آتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پرم آشوادی تھے سو انکو سدا ہی سانتونا دینے رہتے تھے۔ ایک دن ستسنگ میں پریمیوں کو سانتونا دیتے ہوئے کہا کہ پرماتما جو کچھ کرتے ہے اس میں کوئی نہ کوئی رحمت اوشیہ ہوتی ہے۔ اسلیے ہمیں انکی رضا پر راجی رہنا چاہیئے۔ انکو سمجھانے کے لئے گرو نانک صاحب کے جیون کا دشٹانت بتایا:- درشٹانت:- ایک دن گرو نانک صاحب بالا مردانا کے ساتھ رٹن کرتے ہوئے ایک گاؤں میں پہنچے۔ گاؤں والے ناستک تھے۔ انہوں نے نہ تو انکے ستسنگ کے طرف دھیان دیا اور نہیں انکی سیوا کی۔ وہاں سے پرستھان کرتے سمے گرو نانک صاحب نے انہیں آشیرواد دیا کہ 'سدا اس گاؤں میں بسے رہو۔' رٹن کرتے کرتے دوسرے گاؤں میں پہنچے وہا کے پربھی ایشور بھکت تھے۔ انہوں نے بڑے شردھا و سنیہہ سے انکا ستسنگ سنا اور دل و جان سے انکی سیوا کی اور انہیں نویدن کیا کہ دو چار دن رہ کر انہیں ستسنگ روپی امرت پلاویں۔ وہاں سے چلتے سمے انکو آشیرواد دیکر کہا کہ ''یہاں سے بکھر جاؤ۔' جب گاؤں سے باہر آئے تب بالا مردانا نے انہیں نویدن کیا کہ مہاراج ہماری ایک شنکا ہے کرپیا آپ اسکا سمادھان کریں۔ پہلے گاؤں والوں نے آپ کی کوئی آو بھکت ہی نہیں کی اور آپنے انہیں یہ آشیرواد دیا کہ اس گاؤں میں ہی بسے رہو۔ دوسرے گاؤں وارل ایشور بھکت تھے اور آپ کی بڑے سنیہہ اور شردھا سے سیوا کی ان بیچاروں کو آپ نے بچوا دی کہ تم لوگ بکھر جاؤ۔ گرو مہاراج اس بات کا رہسیہ ہمیں کھول کر سمجھائیے۔ تو ہمیں شانتی ملرے۔ اس پر گرو نانک صاحب نے انہیں سمجھا کر کہا کہ پہلے گاؤں والے ناستک تھے اس کارن انہیں آشیرواد دیکر کہا کہ آپ اسی گاؤں تک سیمت رہو جس سے یہ برائی آگے نہیں پھیلے۔ دوسرے گاؤں

والے ایشور بھکت اور سنت سیوی تھے۔ اسلیے انہیں آشیرواد دیا کہ بکھر جاؤں تاکہ انکی اچھائی اور کھشبو چارو دشاؤں میں پھیل جاویں۔ درشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو سمجھا کر کہنے لگے کہ پرماتما نے شاید یہ پریکشا کی گھڑی اسی لیے بھیجی ہے تاکہ ہم سمپورن بھارت بھومی پر بکھر کر سندھو سبھیتا کی سگندھی پھیلاکر پریم کا پرکاش کر دھرم کی دھوجا لہرایئیں۔ اس طرح پرماتما کی رضا کو میٹھا جان کر یہ شبد کہا:- شبد (راگ کلنگ بھیروی) کرتار سندوں ہی بھانو، من دکھ سکھ سنگت مانی--- ۱--- کوئی راجہ رن بلدھاری پل میں تھئے سو پینو بکھاری وتے منگیوں در در دانو--- ۲۔ کوئی پینو پنے پناؤں پل میں، تھئے سو شاہن شاہ وہے ت$خط دیئی تلرانو--- ...3کوئی مورکھ مست پھرے تھو، کوئی پنڈت روز رڑے تھو ہی سب کرمنی جو کانو--- ٤--- مادھو بھانو آہے بھاری، مجنو سب کھے نر بھے ناری چاہے مورکھ بھے سیانو--- ارتھ:-جو کچھ بھی جیون میں ہوتا ہے وہ سب پرماتما کی اچھا سے ہوتا ہے اسلیے ہمیں دکھ اور سکھ کو سمان سمجھ کر اسکے طرف سے بھیجی گئی سوگات سمجھ کر سویکار کرنا چاہیئے۔ پرماتما کی لیلا اپرپار ہے کوئی راجہ مہاراجہ مہابلی پتر بھر میں بھکاری بن کر در در بھیکھ مانگتا رہتا تھا۔ اور کوئی بھیکھ مانگنے والا بھکاری پل بھر میں شہنشاہ بن کر شاہی تخت پر راج کرتا ہے۔ کوئی مورکھ آدمی مست ہوکر آنند پاتا ہے تو کوئی پنڈت دھکے کھاتا رہتا ہے۔ یہ سب کرموں کا کھیل ہے۔ سوامی جی کہتے ہے بھاگیہ و بھاوی بڑی پربل ہے، بلوان ہے۔ اسے سب کو ماننا ہوگا۔ چاہے وہ نر ہو یا ناری وہ مورکھ یا بدھیمان ہو۔ اس کشٹ کی گھڑی میں بھی پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کی یتھا شکتی تن من و دھن سے خوب سیوا کی۔ کبھی کبھی انہیں گیارس ستیہ نارائن اتھوا انیہ کسی اوسر پر گھر پر بلاکر ستسنگ کرواکر خوب سیوا کرتے تھے۔ پربھی سندھ کی طرح پرم پوجیہ سوامی جی کی سیوا کر دکشنا دینا چاہتے تھے پرنتو اس کشٹ کی گھڑی میں کبھی کبھی وے سویں کو ووش پاتے تھے۔ سبھی پریمیوں کی یہ ہاردک اچھا تھی کہ پرم پوجیہ سوامی جی حیدرآباد جیسے وشالر آشرم کی ستھاپنا کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکے من کے بھاؤ سمجھ کر کہتے تھے کہ بھگوان اور سنت تو کیول بھاؤ کے بھوکھے ہے۔ آپکے یہ شردھا اور بھکتی کے بھاؤ لاکھوں سے بھی زیادہ مولیہ وان ہے۔ آپ دل چھوٹا نہیں کریں۔ دکھ کے بعد سکھ اور رات کے بعد دن اوشیہ آتا ہے۔ جب وے دن نہیں رہے تو یہ دکھ کے دن بھی گوجر جائیں گے۔ کٹھن پریشرم، سچی لگن ایوں دڑھ نشچت سے ہم پہلے سے بھی آگے بڑھ جائیں گے۔ آپ دل چھوٹا بالکل نہیں کرنں۔ یدی آپ لوگوں کی بھاونا سچی ہے تو ایک دن سندھ کے سمان ایک وشال آشرم کی ستھاپنا اوشیہ ہوگی۔ اس سمے آپکی یہ شردھا اور سچی بھاونا ہمارے لئے سب سے بڑی پونجی ہے۔ انکے دل کو ڈھاڑھس دینے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں ایک درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک دن ایک دانی سیٹھ کو راستے پر ایک بوڑھا بھکاری ملا۔ سردی کے کارن اسکے ہوٹھ تک نیلے ہو گئے تھے۔ اسکے ہاتھ سوج گئے تھے۔ اسکی یہ ہین دشا دیکھ کر سیٹھ کا دل پگھل گیا وہ وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا۔ بھکاری نے دین من ہوکر ہاتھ بڑھاکر اس سے دان مانگا۔ سیٹھ کا ہردے دیا سے بھر گیا اسے کچھ دینے کے لئے اسنے اپنے کوٹ کے جب میں ہاتھ ڈالا پرنتو اسے بٹوہ نہیں ملا۔ سیٹھ بہت شرمندہ ہوا، وہ بہت بڑی الجھن میں پڑ گیا۔ کچھ سمے وسمیہ میں پڑنے کے پشچات اسنے بھکھری کی طرف دیکھا اور اسکے دونو ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑکر کہا کہ آج میں اپنا بٹوہ گھر پر بھول آیا ہوں، ۔ اسلیے میں تمہیں کچھ بھی نہیں دے سکتا میں بہت شرمندہ ہوں،۔ میرے متر برا مت ماننا۔ بھکھری کی آنکھو سے دو بوند آنسو بہکر نیچے گر گئے۔ اسنے بہت ہی اپنیپن سے سیٹھ کی اور دیکھا اور اسکے ہاٹھوں کی مسکان آ گئی۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سیٹھ کے ہاتھوں کو دھیرے سے دباکر بولا کہ شرمندہ ہونے کی کوئی

بات نہیں ہے۔ مجھے آج بہت ہی ملا ہے جس کا مولیہ پیسوں سے بہت زیادہ ہے۔ ایشور آپ کو خوب بڑھاویں۔ بھکھری تو چلا گیا پرنتو سیٹھ کچھ سمے کے لئے وہاں آشچریچکت ہوکر کھڑا رہا۔ اسکو لگا کہ آج دان اسنے نہیں پرنتو بھکاری نے اسے دیا تھا۔ درشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ یدی آپ کی ایسی اونچی بھاونا ہے اور اپنے یہ سنکلپ کیا ہے کہ ستگرو مہاراج کا مندر بننا چاہئیے تو آپ کا یہ سنکلپ اوشیہ سدھ ہوگا۔ اس پرکار پریمیوں کی مایوس دلوں میں نئی آشا جاگی کہ ایک دن یہاں بھی سندھ کی بھانتی امرا پر جیسی دربار اوشیہ بنیگی۔ آشا گنج میں ستسنگ کرتے کرتے پریمیوں کی بھیڑ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ پیاسے پرمی دور دور چلکر پرم پوجیہ سوامی جی کے شبھ درشن کر و انکے امرت وچن سن کر دلر کو ٹھنڈا کرتے تھے۔ ان پریمیوں میں شری بھارگو صاحب انجینیر جو ہاتھیباٹا میں رہتے تھے وے نت نعم سے شردھا پوروک ستسنگ میں آنے لگے۔ پرتیدن ستسنگ کے بعد روک کر پرم پوجیہ سوامی جی کی سیوا کرتے تھے۔ اس پرکار سیوا کرتے وہ پرم پوجیہ سوامی جی کے نکٹ آنے لگا اور پرم پوجیہ سوامی جی کی بھی ان پر کرپا اشٹی تھی۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا یہ ششے شردھالو ہونے کے ساتھ ساتھ گیانوان بھی تھا۔ اسکی یہ ہاردک تمنا تھی کہ ہنومان بن کر آٹھوں پہر ستگرو مہاراج کی سیوا کروں۔ اور انکے چرنوں میں رہوں۔ ۔۔ شری بھارگو صاحب کی یوگ سادھنا میں روچی تھی۔ وہ پرا ئے: پرم پوجیہ سوامی جی سے یوگ سادھنا کے سمبندھ میں پرشن پوچھتا رہتا تھا۔ جب اسنے دیکھا کہ پرم پوجیہ سوامی جی کو یوگ سادھنا میں نہ کیول روچی ہے پرنتو گہرا گیان بھی ہے۔ سو ایک دن اوسر پاکر ڈرتے ڈرتے پرم پوجیہ سوامی جی سے کہا کہ میرے من میں یوگ سادھنا سیکھنے کی بڑی پیاس ہے۔ پرنتو سایں کال جب بھی میں آتا ہوں تب یہاں پریمیوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ اس سمے پرتیک پربھی کی یہ چاہ رہتی ہے کہ وہ ادھک سے ادھک سمے آپکے چرنوں میں بیٹھ کر آپکے امرت وچن سنے اور آپ کا شبھ درشن کر آنند لیوے۔ کئی پربھی اس سمے ایکانت میں اپنی سمسیا لیکر آپ سے ماگدرشن لینا چاہتے ہیں۔ مجھے آپ سے کچھ نویدن کرنے کے لئے گھنٹوں پرتیکشا کرنی پڑتی ہے۔ اسی لیے ثانئے کال تو یہ پیاس نہیں بجھائی جا سکتی۔ یدی آپ کی میرے اوپر کرپا ہو جائے تو میں پرات:کال آپکی سیوا میں اپستھت ہوکر گیان کی اس گنگا میں ڈوبکی لگاؤں۔ پرم پوجیہ سوامی جی بھارگو صاحب کا سنیہہ، شردھا ایوں یوگ سادھنا سیکھنے کی جگیاسا دیکھ کر بہت پرسننہ ہوئے اور کہا کہ ہم آپکے اس پرستاؤ کو سن کر بہت خوش ہوئے ہے۔ کلر سیہی اس شبھ کاریہ کو آرمبھ کرینگے۔ آپ ٹھیک پرات: پانچ بجے ستھان پر پہنچ جاؤ۔ ہم بھی ٹھیک سمے پر آ جائیں گے۔ دوسرے دن بھارگو صاحب کے آنے سے پورو پرم پوجیہ سوامی جی نے ہون کی پوری تیاری کر لی۔ بھارگوا صاحب کے آنے پر اس سے کہا کہ بھائی۔ کوئی بھی شبھ کاریہ کرنے سے پورو پرماتما کا آشیرواد پراپت کرنے و کاریہ کو نرودھن پورن کرنے کے لئے ہون کرنا پرم آوشیک ہے۔ سو سب سے پہلے ہون کرینگے اور اسکے پشچات آج سے ہی یوگ ابھیاس آرمبھ کرینگے۔ سب نے شردھا ایوں سنیہہ سے ویدک ودھی انوسار ہون کیا اور یوگ ابھیاس کی شکشا آرمبھ کی۔ کچھ دن یوگ ابھیاس کرنے کے پشچات شری بھارگو صاحب نے پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ یدی آپکی آگیا ہو تو یوگ ابھیاس کے ساتھ ویایام شکشن کا بھی پربندھ کریں۔ اس ہیتو رنگس، گھوڑی و انیہ سامگری کو جٹائیں تاکہ آج کل کے یووا ورگ یہاں آکر ویایام کر آپ سے یوگ ابھیاس کی شکشا پراپت کر کے سواستھیہ لابھ کے ساتھ آتم انتی بھی کر سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی اپنے اس پرم ششے کی لگن اور یوگ ابھیاس میں اٹوٹ آستھا دیکھ کر بہت پرسننہ ہوئے اور اسے سامگری جٹانے کی سہرش آگیا دے دی۔ بس تھوڑے ہی دنوں میں ویایام کرنے کے سبھی سادھن اپلبدھ ہو گئے۔

اب یہ ستھان یووا ورن کے ترلیے آکرشن کا کیندر بن گیا۔ نوجوانوں کی سنکھیا بہت دنوں دن بڑھتی جا رہی تھی۔ پرم پوجیہ سوامی جی پرتیک یووا کو سویں ویکتیگت مارگ درشن پردان کر ویایام کی سہی ودھی سمجھاتے تھے۔ اس کاریہ میں شری بھارگو صاحب پرم پوجیہ سوامی جی کے ساتھ پرم بھکت ہنومان کے سمان سدا ساتھ رہتے تھے۔ سرو ایک دن اسنے پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ ستگرو مہاراج ہمیں یوگ سادھنا کو سمجھنے کی گہری پیاس ہے۔ ہم یہ سمجھنا چاہتے ہے کہ یوگ سادھنا کا ارتھ کیا ہے۔ اسے کس پرکار شردھتا سے کیا جاتا ہے اور یوگ سادھنا کرنے سے کیا لابھ ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پرم زانی ایوں سدھ یوگی تھے سو انہیں یوگی تھے سو انہیں یوگ سادھنا کے سمبندھ میں گہرائی سے سمجھاتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ہم یوگ سادھنا کا ارتھ سمجھینگے۔ یوگ شبد کا ارتھ ہے 'جوڑنا' یہ جیو آتما پرماتما کا انش ہے۔ اس جیون آتما کو پرماتما سے جوڑ نے کو یوگ کہتے ہے اور جن سادھنوں سے اس آتما کو پرماتما سے جوڑتے ہے اسے ہم یوگ سادھنا کہتے ہے۔ یہ پیاسی آتما جنم جنماتر سے اپنے پریتم پرماتما سے ملنے کے لئے تڑپ رہی ہے اور یہ پیاس کیول منشیہ جنم میں ہی بجھ سکتی ہے۔ اس رہسیہ کی کھوج سب سے پہلے مہرشی کپل منی نے کی تھی۔ مہرشی کپل منی جنم سے ہی سدھ تھے۔ اسنے جنم لیتے ہی اپنی ماتا جی دیوہوتی کو گیان دیکر مکتی دلائی مہرشی کپل منی نے گھور تپسیا کر یہ کھوج کی کہ اس سنسار میں پچیس تتو ہے جن میں سے چوبیس جڑ ہے اور ان میں سے ایک تتو چیتن ہے۔ اس چیتن تتو کے شکتی سے شیش چوبیس تتو چلائمان ہے۔ وہ چیتن تتو ہے آتما۔ اس کے پشچات مہرشی پاتجلی نے اس آتما کا ساکشاتکار کرنے کے لئے گھور تپسیا کی۔ بہت پریشرم کرنے کے بعد اسے آتم ساکشاتکار ہوا۔ جن سادھنوں دوارہ اسے آتمساکشاتکار ہوا اسکے آٹھ انگ ہے۔ اس لئے اسے اشٹانگ یوگ کہتے ہے۔ رشی پاتجلی کے اشٹانگ یوگ کے آٹھ انگ اس پرکار ہے-: (۱) یم (۲) نعم (3) آسنہ (٤) پرانایام (٥) پرتیہار (٦) دھارنا (۷) دھیان (۸) سمادھی۔ ان میں پرتھم پں'نچ باہیہ سادھن ہے اور شیش تین سادھن آنترک سادھن ہے۔ ان سادھنوں کے بنا سادھنا پورن نہیں ہو سکتی۔ اسلیے ان سادھنوں کو گہرائی سے سمجھنے کی آوشیکتا ہے۔ (۱) یم ارتھات تیاگنا:- من کو نرمل کرنے کے لئے ہمیں دل میں سے بیر بھاؤ، ایرشی تتھا موہ تیاگنا ہوگا۔ اسلیے یم کے پانچ سوپان کہے گئے ہے۔ جو اس پرکار ہے۔ ۱ اہنسا کسی بھی پرانی کو من، وچن و کرم سے چوٹ یا ہانی نہیں پہنچانا۔ جیو ماتر کے لئے پیار دیا کا بھاؤ رکھنا۔ ۲ ستیہ:- من، وچن و کرم سے سچائی سے چلنا جھوٹھ کپٹ و مکاری دل میں سے نکال دینا۔ ۳ اچوریہ:- کسی کی بھی وستو زبردستی یا چوری چھپے پراپت نہیں کرنا، نہیں اسکی چاہنا کرنا۔ ٤ برہم چریہ:- من، وچن ایوں کرم سے کسی کی اور بھی واسنا یا بری نگاہ سے نہیں دیکھنا ستیہ ایوں سنیم سے رہ کر اپنے بل اور ویریہ کی رکشا کرنا۔ گیتا کے تیسرے ادھیائے میں شری کرشن نے ارجن کو کرم یوگ سمجھاتے ہوئے کہا ہے کہ ایشور پراپتی کی راہ میں سادھک کے لئے کام واسنا سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اسلیے شری کرشن بھگوان ارجن سے کہتے ہے کہ ہے ارجن! تم پہلے اندریوں کو وش میں رکھ کر گیان و وگیان کو نعش کرنے والے اس کام کو سمپورن بلن لگاکر مار دو۔ ٥ اپرگرہ:- دھن سنگرہ کی لالسا کا تیاگ کرنا، کتنا بھی کشٹ آوے کن تو کسی سے بھی دان نہیں لینا۔ دان لینے والا سدا دین رہتا ہے۔ یم کے پشچات رشراج نے انتکرن کی پوترتا کے لئے پانچ نعم بتائے ہیں۔ جن کے دھارن کرنے سے ابھی اسی کا من شدھ ہوکر پرماتما کے چرنوں میں آسانی سے لگ سکتا ہے۔ وے نعم اس پرکار ہیں۔ (۱) شوچ--- (۲) سنتوش (3) تپ (٤) سوادھیائے (٥) ◌ٰذ◌ّا ظریفَ--- ایشور پرنیدھان ۱ شوچ:- شریر و ہردے کو پوتر رکھنا، نعم سے سنان کرنا، کپڑے صاف رکھنا اور اپنے آس پاس کی صفائی

کا دھیان رکھنا۔ یہ باہیہ صفائی ہے۔ ہردے میں سب لئے سدبھاونا رکھنا و پوتر بچار رکھنا آنترک سوچھتا ہے۔ ہردے پرماتما کے نواس کا سنہاسن ہے، یدی اس میں گندے بچار ہونگے تو اس گندگی میں پرماتما کیسے رہ پائینگے۔ اسلیے سادھک کو کبھی بھی ہردے میں اپوتر وچاروں کو ستھان نہیں دینا چاہیئے۔ شریمد بھگود گیتا کے پندروے ادھیائے میں شری کرشن بھگوان نے کہا ہے کہ جنھوں نے اپنا انت:کرن شدھ نہیں کیا ہے ایسے اگیانی پروش یتن کرتے ہوئے بھی اس آتما کو نہیں جانتے ہے۔ ۲۔ سنتوش جو مل اس میں خوش رہنا۔ زیادہ لوبھ نہیں کرنا اور ادھک ترشنہ سے بچنے کو سنتوش کہا گیا ہے۔ جب تک سنتوش نہیں آیا تب تک من مایا جال میں بھٹکتا رہینگا اور جب تک من میں شانتی نہیں آئی ہے تب تک من ایشور کے چرنوں میں نہیں لگے گا۔ سنت کبیر نے سنتوش کا مہتو بتاتے ہوئے یہ دوہا کہا ہے۔ گودھن، گجدھن، باجدھن اور رتندھن کھان، جب آوے سنتوش دھن، سب دھن دھوڑی سمان۔ کبیر صاحب کہتے ہے کہ انسان کے پاس ہاتھی گھوڑا اور ہیرے جواہرات کی کھان ہو پرنتو جب تک اسکے پاس سنتوش نہیں آیا ہے تب تک وہ اور ادھک پراپت کرنے کے لئے مرگارتشنا کی بھانتی اس سنسار کے مروستھل میں من کی جھوٹھی پیاس بجھانے کے لئے ویرتھ ہی دوڈتا رہیگا۔ پرنتو جب اسکے پاس سنتوش آ گیا تو یہ سنسار کے پدارتھ دھولر کے سمان دکھینگے۔ اسلیے انسان کو چاہیئے کہ دوسرے کے بھاگیہ سے برابری نہیں کرنی چاہیئے۔ پرماتما کو یہی پرارتھنا کرنی چاہیئے کہ:- سائی اتنا دیجیے جا میں کٹمب سمای، میں بھی بھوکھا نا رہوں، نہیں سادھو بھوکھا جائی۔ ۳ تپ:- انسان کے جیون میں دکھ سکھ و اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہے سب دن ایک سمان نہیں رہتے ہے۔ جیسے دن کے بعد رات اور رات کے بعد پھر دن آتا ہے ویسے ہی دکھوں کے بعد سکھ اور سکھوں کے بعد دکھ آتے رہتے ہے۔ پرکرتی پرورتنشیل ہے۔ کبھی گرمی ہے تو کبھی سردی ہے۔ یہ چکر تو چلتا رہتا ہے۔ اسلیہ جگیاسو کو دکھ سکھ سہرش صحن کرنا چاہیئے۔ نہیں تو دکھ میں گھبرانا چاہیئے اور نہیں سکھ میں اترانا چاہیئے سدا سمبھاو میں رہ کر سب کچھ اس پرماتما کی اور سے بھیجا ہوا مان کر صبر سے صحن کرنا چاہیئے۔ دکھ سکھ کو صحن کرنے کی شکتی پیدا کرنا اور من کو وشیوں سے روکنے کو تپ کہتے ہے۔ ٤ سوادھیائے:- دھارمک پستکریں کا ادھئین ایوں ستپروشوں کی سنگتی کو سوادھیائے کہتے ہیں۔ اپنے من کو ایشور کے چرنوں میں لگانا اور من کو پوتر رکھنے کے لئے نعم یہ دھارمک پستکوں کا پاٹھ کرنا چاہیئے اور ستپروشونکی سنگتی میں رہنا چاہیئے۔ جب رامائن کا پاٹھ کرتے ہے تب ہم مہرشی والمیکی کے چرنوں میں بیٹھ کر مریادہ پروشوتم شری رام کے درشن کرتے ہیں اور انکا گن گان سنتے ہے۔ جس سمے ہم شریمد بھگودگیتا کا پاٹھ کرتے ہیں۔ تب ہم منیشور بھگوان شری کرشن کے پوتر چرنوں کملوں میں بیٹھ کر انکے مکھاروند سے گیتا روپی الوکک تتو گیان سنتے ہیں۔ جس سے یہ جیو آتما مکت ہوکر پرم دھام کو پراپت ہوگی۔ کہتے ہیں کہ 'جیسا سنگ ویسا رنگ۔ اسلیے سدا ستپروشوں کے سنگتی میں رہنا چاہیئے نیتک اور اچ کوٹی کے پستکوں کا ادھئین کرنا چاہیئے جس سے ہمارا من نرمل ہو۔ من پر سنسکاروں کا گہرا پربھاؤ پڑتا ہے۔ ستوگنی ستپروشوں کے سمپرک میں آنے سے من کو شانتی ملتی ہے تتھا تموگنی لوگوں کے سمپرک میں آنے سے من پر برے سنسکار پڑتے ہیں۔ اور من اشانت رہتا ہے اسلیے سدا اچھے وچاروان پرشوں کی سنگتی میں رہنا چاہیئے۔ پرنتو تموگنی ویکتیوں سے سدا کنارا کرنا چاہیئے۔ چاہے وے ہمارے سگے سمبندھی کیوں نہ ہوں۔ اس پرکار اچھے پستکوں کو پڑھنا چاہیئے۔ گندے پستکوں کو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہیئے۔ ۵ ایشور پرنیدھان:- ایشور میں اٹوٹ وشواس رکھنا، انکے شرن میں جانا اور انکو پراپت کرنے کی لگن کو ایشور پرنیدھان کہتے ہے۔ یہ مانش دیہہ ہمیں کیول آتمساکشاتکار کرنے اور پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے ہی ملی ہے۔ اسی مانش دیہہ میں ہم اسے پا

سکتے ہے۔ پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے سب سے آوشیک ہے انمیں اٹوٹ وشواس ایوں انکے ستہ میں وشواس۔ جس نے وشواس رکھا اسی نے پایا۔ سامی صاحب نے بھی ایسا کہا ہے-: ودو جان ویساہو، سامی سبھے کہیں کھوں، وید پران متھے کرے، کڈھیوں اہو رائی، انترمکھ اچی کریں سمجھی کری سماؤ چھدی ودائی واؤ، ت سبھے ملنی سپریں۔ ارتھ: سوامی صاحب کہتے ہے کہ وشواس کو سب سے ادھک مہتوپورن معنوں کیوں کہ وید اور پران کا منتھن کرنے کے بعد یہ بات کہی گئی ہے۔ اسی وشواس کے سہارے تم انترمکھ ہوکر اسکو سمجھ کر اسکی تلاش کرو۔ تم من میں سے دمبھ اور ابھیمان کو تیاگ دو تو تمہیں پرماتما پراپت ہو۔ اسلیے جگیاسو کو پرماتما میں پورن وشواس کرنا چاہئیے اور ہردے میں اسکو پانے کی تڑپ پیدا کر اسکی شرن میں جانا چاہئیے۔ شری کرشن بھگوان نے شریمد بھگود گیتا کے اٹھارویں ادھیائے میں ارجن سے کہا ہے۔ ہے ارجن ۔ تم اپنا من میرے اندر لگاؤں میرے بھکت بنو، میری پوجا کرو ایوں مجھے ہی پرنام کرو۔ ایسا کرنے سے تم مجھے ہی پراپت کروگے۔ یہ میں تیرے سے سچی پرتگیا کرتا ہوں، کہ کیونکہ تم میرے پرم پریہ سکھا ہو۔ یم ایوں نعم کے سمبندھ میں کھول کر سمجھانے کے پشچات شری بھارگو صاحب نے پرم پوجیہ سوامی جی سے کئی بار نویدن کر پوچھا کہ یوگ سادھنا کرنے کے لئے یم اور نعم کا کیا مہتو ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے جگیاسوؤں کو سمجھاتے ہوئے کہا قیم اور نعم کے سادھنوں کو کرنے سے ہمارا انتکرن شدھ ہوتا ہے۔ ان سادھنوں کے دوارہ ہمارا من نرمل ہوتا ہے۔ جیسے کسان بیج بونے سے پورو کھیت میں ہل چلاکر کھاد ڈاکر اسے تیار کرتا ہے۔ اور اسکے بعد ہی بیج چھٹکتا ہے اور انکر نکلتے ہے۔ بنا کھیت کی تیاری کے یدی بیج ڈالیں گے تو وہ تو ویرتھ جائیگا اور کوئی بھی لابھ نہیں ہوگا۔ اسلیے اس راہ پر چلنے والے جگیاسو کو پرماتما کو پراپت کرنے سے پہلے ان سادھنو دوارہ اپنے ہردے کو تیار کرنا ہوگا۔ جو بھی سنت مہاتما ایشور کے پیارے ہے وے اس راہ پر چلے ہے ان سب نے یہی سادھنا کرنے پر منزل پراپت کی ہے۔ پھر بھلی انہوں نے ان سادھنوں کو یم اور نعم کا نام نہیں دیا ہے۔ اس راہ میں اندر کی صفائی پرم آوشیک ہے۔ اس کے بنا منزل پر پہنچ نہیں سکتے ہے۔ سامی صاحب نے اندر کی صفائی کے سمبندھ میں کہا ہے-: گرگم جنہی کیو، شیشے شدھ اندر جو، انہدٌ آتم دیو جو تنہں پرلاو پیو، اندر باہر ہکڑو، دسے کی نہ بیو، کار جو سدھ تھیو، سامی تنہں ساپروش جو۔ ارتھ: سوامی صاحب کہتے ہے کہ جس جگیاسو نے اپنے من کے شیشے کو صاف کیا ہے اسی کے پرماتما کا وہ انہد شبد سنائی دیا ہے۔ اسے اندر باہر میں اسی پرماتما کے درشن ہوتے ہے اسی ستپروش کے کارج سدھ ہوتے ہے۔ سامی صاحب کا یہ شلوک سنانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے اس بات کو اور اچھی طرح سمجھانے کے لئے یہ درشٹانت دیا-: درشٹانت ایک راجہ بھگوان بدھ کا شردھالو بھکت تھا۔ اسکے سنیہہ ایوں شردھا کے کارن بھگوان تتھا گت انکے پاس سمے سمے پر آتے رہتے تھے۔ راجہ بھی بھگوان بدھ ہردے سے آدر ستکار کرتے تھے۔ ایک بار راجہ نے بھگوان بدھ سے دیکشا دینے کے لئے ونتی کی۔ بھگوان نے اسے کہا کہ ابھی وہ سمے نہیں آیا ہے۔ یہ سن کر راجہ بہت دکھی ہوا۔ سوچنے لگا کہ میں بھگوان کا پریہ شِشے ہوں،۔ میں انکی سنیہہ ایوں شردھا سے سیوا کرتا ہوں،۔ پھر بھگوان مجھے دیکشا کیوں نہیں دیتے۔ بھگوان بدھ اسکے من کے بھاؤ سمجھ گئے۔ اسکی یہ شنکا دور کرنے کے لئے جب وے دوسری بار آئے تو راجہ کوآگیا کی کہ آج ہم کھیر کھائینگے۔ راجہ بڑ سنیہہ ایوں شردھا سے سونے کے کٹورے میں کھیر لیکر آیا۔ بھگوان نے اپنا پاتر آگے کر راجہ کو اس میں کھیر ڈالنے کی آگیا دی۔ کٹورا دیکھ کر راجہ نے بھگوان بدھ کو نمرتا پوروک نویدن کیا کہ بھگوان یہ برتن تو میل سے بھرا ہوا ہے اس میں کھیر ڈالنے سے کھیر گندی ہو جائیگی، اسلیے آپ آگیا دے تو پہلے اس

کٹورے کو صاف کروں اور پھر اس میں کھیر ڈالن62 اس پر بھگوان نے راجہ کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ جس طرح گندے کٹورے میں ڈالنے سے امرت روپی کھیر گندی ہوکر بیکار ہو جاتی ہے اسی پرکار ملر وکشیپ والے میل سے بھرے ہردے میں 'نام' روپی بیج بھی بیکار ہو جاتا ہے۔ دیکشا لینے سے پہلے ہردے ایوے انتکرن: کو شدھ کرنا پرم آوشیک ہے۔ یہ درشٹانت سن کر جگیاسوؤں کو پرم پوجیہ سوامی جی کی یہ شکشا اچھی طرح سے سمجھ میں آ گئی اور پرم پوجیہ سوامی جی کو وشواس دلایا کہ انکے آدیشانسار یم اور نعم کے سادھنوں کا پالن کر اپنے انت:کرن کو شدھ کرینگے۔ اسکے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی انہیں یوگ سادھنا کے تیسرے سوپان آسنن کے بارے میں گیان دینے لگے۔ آسن یوگ سادھنا کے لئے ایک ستھان نشچت کرنا پڑے گا۔ وہ ستھان ایکانت اور شانتی والا ہونا چاہیئے۔ کسی کونے میں اتھوا چھت پر یہ بنانا ہوگا۔ وہاں کش، کمبل اتھوا انیہ کوئی اونی وستر بچھانا چاہیئے تاکہ پرتھوی چھونے سے یوگ دوارہ سنچت شکتی پرواہت نہ ہو۔ اس ستھان پر پدم آسننہ، اردھ پدماسننہ اتھوا اردھ پدماسننہ یوگ سادھنا کے لئے سب سے سودھاجنک آسن ہے۔ یہ اس پرکار کرنا چاہیئے۔ داہنا پاو کھینچ کر اندر کی اور رکھنا چاہیئے اور بایاں پاو داہنی جانگھ پر رکھنا چاہیئے۔ اس پرکار بیٹھنے پر یہ دھیان رکھنا ہے کہ ریڑھ کھمبھ بالکل سیدھا ہو۔ قمر پیٹھ اور گردن اور سر بالکل سیدھے ایک لائین میں ہو۔ شریر نہ زیادہ اکڑا ہوا ہو اور نہیں زیادہ ڈھیلا ہو۔ اس پرکار جب سادھک بیٹھتا ہے تب مستشک میں سے شکتی اتر کر میرودنڈ کی سوکشم ناڑیوں دوارہ نیچے کی اور پرواہت ہوتی ہے اور دھیرے دھیرے شریر کے سمست انگوں میں پھیل جاتی ہے۔ تتھا پرانی، اندریوں اور من کا اندر کی اور آکرشت کر کھینچتے ہے۔ اس سے سادھک کو اوپر بہت لابھ ہوتا ہے۔ یہ چمبکیہ شکتی سادھک کو اوپر چڑھانے میں بہت سہایتا کرتی ہے۔ اسلیے آسننہ سے آرام سے سیدھے بیٹھنے کی بہت آوشیکتا ہے۔ ریڈ کھمبھ کو سیدھا رکھ کر بیٹھنے، چلنے اور گردن کو سیدھا اور اونچا رکھنے سے آتم وشواس بڑھتا ہے تتھا شریر نروگ رہتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو آسن کے بارے میں گیان کے بعد انہیں دھیان یوگ میں سہایک مدراؤں کا آوشیک گیان دینے لگے۔ مدرا کو ہمارے مانسک ایوں شریرک سواستھیہ ایوں بدھی پر گہرا پربھاؤ پڑتا ہے۔ دھیان کرنے کے ساتھ ساتھ سادھک مدراؤں کا ابھیاس کا دہرا لابھ اٹھا سکتا ہے۔ سوامی جی کہنے لگے کہ ہمارا یہ شریر پانچ تتوں سے بنا ہے۔ وے تتو ہے اگنی، وایو آکاش، پرتھوی اور جل۔ ہمارے ہاتھ کی پانچوں انگلیوں میں وے تتو الگ الگ سمایے ہوئے ہے۔ ہاتھ کے انگوٹھے میں اگنی تتو سمایا ہوا ہے۔ انگوٹھے کے پاس والی پہلی انگلی میں وایو تتو بیچ والی بڑی انگلی میں آکاش تتو اسکے پاس والی چوتھے نمبر والی انگلی میں پرتھوی تتو اور انتم چھوٹی انگلی میں جل تتو سمایا ہوا ہے۔ انگوٹھے کے ساتھ ان انگلیوں کو الگ الگ ملانے سے وبھنںہ مدرائیں بنتی ہے جن مدراؤں کے سادھنے سے شریر کے سمست روگ دور ہو جاتے ہے۔ گیان مدرا دوار من کی ایکاگرتا، سمرن شکتی بڑھتی ہے۔ ماستشک کو شکتی مترتی ہے اور اس سے سمبندھت روگ دور ہوتے ہے اور نیند اچھی آتی ہے دھیان میں بیٹھتے سمے دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھنے چاہیئے۔ اس سمے ہتھیلیاں اوپر کی اور ہو اب انگوٹھے اور پہلی والی انگلی کے سروں کو آپس میں ملانے سے گیان مدرا بنتی ہے شیش انگلیوں کو سیدھا رکھنا چاہیئے۔ سمست یوگی جن دھیان کے سمے اسی مدرا میں بیٹھتے ہے۔ اس سے من شانت ایوں ایکاگر ہوتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو مدراؤں کے سمبندھ میں گیان دینے کے بعد کہنے لگے کہ پرمارتھ کی راہ پر چلنے والوں کو اپنے شریر کے سواستھیہ کا پورن دھیان رکھنا پرم آوشیک ہے۔ کیونکہ شریر دوارہ ہی سمست کریائیں کی جاتی ہے۔ شریر کے سوستھ رہنے پر ہی ہم پرماتما کا بھجن کر سکتے ہے۔ اسلرلیے شریر کو سوستھ رکھنے کے لئے کوئی

نہ کوئی ویایام کرنا پرم آوشیک ہے۔ یوگاسننہ انیہ سمست ویایاموں سے شریشٹھ ہے کیونکہ تھوڑے سے پریشرم دوارہ شریر کے سمست آنترک انگو میں یوگاسنوں کے مادھیم سے انہیں کریاشیل کر انمیں ادھک چستی پیدا کی جا سکتی ہے۔ یوگ ابھیاس دوارہ شریر نروگ رہتا ہے۔ بیماری دور ہوتی ہے۔ شریرک کریائیں اچھی طرح سے چلتی ہیں۔ پاچما اچھا ہوتا ہے رقت کا دورہ اچھا ہوتا ہے۔ من کو شانتی ملتی ہے اور جیون میں اتساہ بڑھتا ہے۔ اسلیے اپنے سامرتھیہ کے انوسار یوگاسن اوشیہ کرنے چاہیئے یدی سمے کم ملے تو کیول ایک ہی ویایام ارتھات سوریہ نمسکار کرنا ہی پریاپت ہے۔ سوریہ نمسکار :- سوریہ نمسکار ارچنا بھی ہے تو ویایام ہے، اس میں چار یوگ آسننہ تتھاتین پرانایام سمایے ہوئے ہے۔ اسکے ساتھ اس آسنن دوارہ ہم شکتی ایوں پرکاش کے دیوتا سوریہ بھگوان کی بھی پوجا کرتے ہے۔ اس سے ہمیں شکتی ایوں شانتی پراپت ہوگی یہ ارچنا سوریہ بھگوان کے بارہ ناموں کا جاپ کرتے ہوئے کی جاتی ہے-: (۱) $ مترائے نم: (سب کا متر) (۲) * رویے نم: (پرشنسا کے یوگیہ) (3) * سوریائے نم: (جگت کے سنچالک) (٤) ۳* بھاونے نم: (پرکاش پردان کرنے والے) (٥) * کھگائے نم: (آکاش میں گمن کرنے والے) (٦) $* پوشنوں نم: (پالن پوشن کرنے والے) (٧) * ہرنیہ گربھائے نم: (سورن جیسے چمک دینے والا) (٨) $* مریچی نم: (روگ نعش کرنے والے) (٩) آدتیائے نم: (آکرشن کرنے والے) (۱۰) ؤ سوترے نم: (اتپن کرنے والے) (۱۱) اوں ارکائے نم: (پوجنے کے یوگیہ) (۱۲) ۳* بھاسکرائے نم: (پرکا شپنج) اپروکت بارہ ناموں کا جاپ ہاتھ جوڑکر ایک ایک کر کرنا ہے۔ سب سے پہلے ہاتھ جوڑ کر سوریہ کی ار مکھ کرکے ایک نام کا جاپ کر اس آسننہ کو آرمبھ کرنا ہے۔ سوریہ نمسکار کی بارہ سنتھتیوں اس پرکار ہے جو ہم آپ کو کرکے بتاتے ہے جس سے آپ کو اچھی طرح سمجھ میں آ جائے۔ یہ سوریہ نمسکار پرات:کال نرا ہار منھ کرنا چاہیئے۔ پرارمبھ میں کیول دو بار سوریہ نمسکار کرنا چاہیئے۔ ہر ایک سپتاہ ایک سوریہ نمسکار بڑھانا چاہیئے۔ تین مہنوں کے بعد بارہ بارہ بار سوریہ نمسکار پرتیدن کرنا چاہیئے۔ ہر بار سوریہ بھگوان کی ارچنا کا منتر من میں کہنا ہے۔ یہ دھیان رکھنا ہے کہ سوریہ نمسکار ہمیشہ اپنے سامرتھیہ کے انوسار ہی کرنا چاہیئے۔ اس آسن کو کرنے سے شریر میں سفورتی من میں پرسنطع و جیون میں اتساہ بڑھیگا۔ آتم وشواس کی وردھی سے جیون آنندمے ہوگا۔ یہ آسنن چھوٹے بڑے استری پرش آدی سب آرام سے کر سکتے ہے۔ یدی سمے نہیں ملے اور انیہ آسننن کرنا سمبھو نہیں ہو تو کیول سوریہ منسکار کرنے سے ہی شریر نروگ، من پرسننہ تتھا آتم انتی ہوگی۔ آسنوں کے سمبندھ میں وستار سے گیان دینے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو پرانایام کے سمبندھ میں بتانے لگے۔ پرانایام:- پرانایام اشٹانگ یوگ کا چھوتھا انگ ہے۔ یہ یوگ ابھیاس کی بہت ہی مہتوپورن ایوں اونچی کڑی ہے۔ پران کا ارتھ ہے جیونی شکتی۔ سبھی جیو دھاریوں کا آدھار پران ہی ہے۔ یوگ کی بھاشا میں اس پران کو نعم سے چلانے ایوں وش میں کرنے کو پرانایام کہا گیا ہے۔ پران ایک پرکار کی ودیت شکتی ہے جو شریر، من و بدھی کو چلاتی ہے ایوں نعم میں رکھتی ہے۔ شریر کی پوترتا کے لئے جیسے سنان آوشیک ہے ویسے ہی من کی پوترتا کے لئے پرانایام آوشیک ہے۔ پراچین رشیو منیوں کے مت انوسار من ایوں پران ایک دوسرے پر آدھارت ہے۔ ایک پر ادھیکار پا لینے پر دوسرا اپنے آپ ادھیکار میں ہی جائیگا۔ من کو ایکا ایک وش میں کر لینا کٹھن ہے۔ اسلیے پران کو وش میں کر کے اسکے دوارہ من کا وش میں کیا جاتا ہے۔ تتھا اسے ایکاگر کیا جاتا ہے۔ کٹھوپنشد میں شریر کو رتھ، من کو لگان، اندریوں کو گھوڑا ،وشیہ کو پتھ، بدھی کو سارتھی کہا گیا ہے رتھ میں بیٹھی ہوئی آتما کو سوامی کہا گیا ہے۔ یدی آتما روپی رتھ کا سوامی سمجھدار نہیں ہے تتھا بدھی روپی سارتھی دوارہ اندری روپی گھوڑوں کو وش میں نہیں کرتا ہے تو کبھی بھی منزل

پر نہیں پہنچ سکتا ہے۔ ارتھات گھوڑو کے سمان اندریاں جہاں چاہینگی اسے کھینچ کر لے جائینگی۔ اور جاکر رساتل میں پٹکینگی۔ پران روپی شکتی پرواہ جیسے بدوروپی سرتھی کے ہاتھوں میں اندریوں روپی گھوڑوں کو وش میں کرنے کے لئے لگام ہے۔ یوگ میں سپھلتا پراپت کرنے کے لئے اندریوں کو وش میں کرنا پرم آوشیک ہے۔ یہ بات بھلی بھانتی سمجھانے کے لئے سادھکوں کو یہ درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک راجہ تھا اسکے پاس ایک سمجھدار منتری تھا۔ کسی کارن راجہ اس سے ناراض ہو گئے۔ راجہ نے منتری کو ایک مینار کے شکھر پر قید کر رکھنے کے آدیش دیا۔ راجہ کے آدیش کا پالن کیا گیا۔ منتری وہاں قید ہوکر مرتیو کی پرتیکشا کرنے لگا۔ منتری کی پتنی پتورتا ناری تھی، راتری کو مینار کے نیچے آکر قیدی منتری سے پوچھنے لگی کہ میں اس دشا میں آپ کی کس پرکار رکشا کر سکتی ہوں،۔ اس پر منتری نے اسے کہا کہ کل راتری کو ایک لمبی موٹی رسی، ایک مضبوط ڈوری ایک بنڈل سوت، ریشمی پتلی ڈوری، ایک بھں:رم تتھا تھوڑی سی شہد لے آنا۔ منتری کی پتنی یہ سب سن کر آشچریچکت ہو گئی اور سوچنے لگی اس سب چیزوں سے اتنے بڑے مینار سے کیسے اترا جائیگا۔ خیر دوسرے دن وہ پتی کی آگیانسار سب سامگری لیکر آئی۔ اسکے پتی نے کہا کہ سب سے پہلے تم ریشمی ڈوری انگ کے ایک ٹانگ میں باندھوں اور ایک بوند شہد بھرنگ کے موچھوں پر لگاکر اسکا منھ اوپر کی اور کر اسے مینار کی دیوار پر چڑھا دو۔ اس پتورتا ناری نے اپنی پتی کی آگیانسار یہ سب کر لیا۔ اب اس کیڑے نے اپنا لمبا راستا طے کرنا شروع کر لیا۔ اپنے سامنے اپنی ہی موچھوں پر لگی ہوئی شہد کی سگندھ سونگھ کر اسکی لالچ میں وہ دھیرے دھیرے اوپر چڑھنے لگا اور آخر جاکر مینار کی چوٹی پر پہنچا ۔ منتری جی نے ایک دم اسے پکڑ لیا۔ اور اسکے ساتھ ریشمی ڈوری کو بھی جھپٹ لیا۔ اسکے بعد اپنی پتنی سے کہا کہ جو سوت بنڈل میں ہے وہ دوسرے ریشمی ڈور سے بادھ دو۔ اس پرکار وہ بھی اسکے ہاتھ آ گیا۔ اس اپائے سے اسنے ڈوری اور رسی بھی پکڑ لی۔ اب کچھ بھی کٹھن نہیں تھا۔ رسی باندھ کر منتری نیچے چلا آیا وہاں سے بھاگ چھوٹا۔ ہماری دیہہ میں سانس چھوڑنا اور لینا ہی ریشمی ڈوری کے سمان ہے۔ اسکے دھارن کرنے یا اسکو سنیم میں لانے سے پہلے سنایو شکتی پرواہ معنی سوت کا بنڈل ،اسکے بعد منوورتی روپی ڈوری انت میں پران روپی رسی پکڑ سکتے ہے۔ پرانوں کو جیتنے کے پشچات مکتی پراپت ہوتی ہے۔ درشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ روحانی سفر میں پرانوں پر ادھیکار کرنے کا بہت بڑا مہتو ہے۔ پرانوں دوارہ ہی چت کی ورتیوں کا سنچالن ہوتا ہے۔ ہمارے شریر میں جو بھی کریائیں ہوتی ہے وے سب ہمارے شریر کی گرنتھیوں دوارہ ہوتی ہے۔ ان گرنتھیوں سے ایک پرکار کر رس نکلتا ہے جسے ہارمون کہتے ہے۔ اسی ہارمون دوارہ ہی ہمارے من میں ترشنہ و انیک پرکار کی اچھائے اتپن ہوتی ہے تتھا ان کو پورا کرنے کی چاہ پیدا ہوتی ہے۔ ان گرنتھیوں کا سیدھا سمبندھ پران وایو سے ہے۔ جب چنتا اتھوا غصہ آتا ہے تب سانس لینے کی گتی دھیمی ہو جاتی ہے۔ یدی ہم اس سمے لمبے سانس لینا شروع کرینگے تو غصہ غائب ہو جائیگا اور چنتا دور ہو جائیگی۔ اس سے سدھ ہوتا ہے کہ چت کو شانت کرنے اور من کی ایکاگرتا کے لئے پرانوں کو وش میں کرنا بہت آوشیک ہے اور یہ پرانایام دوارہ ہی سمبھو ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے پرانوں کے مہتو کو سمجھانے کے لئے یہ بھجن سنایا۔ جگیاسو سانس جی ماترا سوری سواس جی مالا سوری جگیاسو--- ا۔ سواس جی مالہا سوری سویرو آسنو مرے وی ہو توں اکیلو ملی موہن ساں کری توں میلو اور انہیںء ساں اور--- ۲۔ سواس جی بولی سہی سجانجی اٹھئی پہر اندر میں آنجی چنتا تھینڈچور--- .3سواس اندری ہک سپ آہے سپ اندر ہکو موتی آہے موتیء میں ہک جوتی آہے جوتیء ساں جیئو جوڑی ؤا ظریفؔ--- ٤--- سواس جی مالہا پھیر سدائی کنہں کنہں گرومکھ سوجھی پاتی کسے ٹیؤں جن صورت ملرائی تنو منو تنی تاں

گھوری ْذًّا ظریفؔ۔۔۔ ارتھ: اس بھجن میں کہتے ہے کہ اے جگیاسو تم سانس کی مالرا پھیرو ارتھات سانس کے آروہ و اوروہ پر دھیان دیکر تم سمرن کرو۔ یہ سانس کی مالا تم پرات: کال اٹھ کر جپو اس سمے تم ایکانت میں بیٹھ کر اپنے پریتم پرماتما سے تن کی تار ملاؤ۔ یہ جو سانس کے اندر اجپا جاپ چل رہا ہے تم اسے پہچاننا اور آٹھوں پہر اندر یہ مالا پھیرتے رہنا۔ اپنا من اس سے ملانے سے تمہاری ساری چنتا چور ہو جائیگی۔ سانس روپی اس سیپ پورک و ریچک کے بیچ میں کمبھک ہے اور اسی کے اندر ایک موتی ہے اور اسی موتی کے اندر پرماتما کی جیوتی ہے تم اپنا دھیان اسی جیوتی کے ساتھ جوڑ لو۔ سانس کی مالا ہر ایک کے اندر آٹھوپہر چل رہی ہے پرنتو کسی کسی گرومکھ نے اسے پہچان کر اسکے ساتھ اپنی تار جوڑی ہے اور جس نے اس کے ساتھ اپنی صورت ملائی ہے وے اپنی منزل پر پہنچ گئے وے مکت ہوکر پرماتما سے ملکر ایک ہو گئے۔ ایسے مہان پرشوں پر تم اپنا تن من وار دو۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے بھجن بتانے کے بعد سادھکوں سے کہا کہ ہمارے پرم پوجیہ ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج نے اس بھجن میں صاف صاف بتایا ہے کہ پرماتما سے ملنے کے لئے سانس کی مالا پھیرنی ہوگی۔ اب آئیے یہ بچار کریں کہ یہ سانس کی مالا کیسے پھیری جائے جس سے یہ روحانی سفر پورا کرکے پرماتما سے مل سکیں۔ پرانوں کی گتی کو چار بھاگوں میں بانٹ سکتے ہے۔ ..4پرک (سانس اندر لینا) ...2کمبھک (سانس اندر روکنا ارتھات انت: کمبھک) .3ریچک (سانس باہر چھوڑنا) ...4سونیک (سانس کو باہر روکنا ارتھات باہیہ کمبھک) جب پران کی یہ چارو کریائیں نعم سے کی جاتی ہے تب اسے پرانایام کہتے ہے۔ پرانایام کی انیک ودھیاں ہے جن میں سے آٹھ مکھیہ ہے۔ ۱۔ ناڑی شودھن ۲۔ کپالباتی ۳۔ بھستریکا ٤۔ؤجائی ٥۔ بھرماری ٦۔ شیتلی ۷۔ شیستکاری ۸۔ سوریہ بھی دن یوگابھیاسی اپنی روچی ایوں پرکرتی کے انوسار اس ودھیوں میں سے کسی ایک ودھی کا چناؤ کر کے ابھیاس کرتے ہے۔ گرہستھی کے لئے ناڑی شودھن تتھا سوریہ بھی دن ودھی کا ابھیاس ادھک لابھکاری ہے۔ پرانایام کا مکھیہ سادھن ناسکا ہے۔ ناسکا کی دایی اور سوریہ ناڑی اتھوا پنگلا ہوتی ہے۔ بائی اور کو چندر ناڑی اتھوا اڑا کہا جاتا ہے۔ انکا پربھاؤ الگ الگ ہے۔ سوریہ ناڑی گرم ہے اور چندر ناڑی شیتل ہے۔ جب ہم سوریہ ناڑی دوارا سانس لیتے ہے تب اندر میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اورجب چندر ناڑی دوارہ سانس لیا جاتا ہے تب اندر سے شیتلتا آتی ہے۔ شریر میں جب سوریہ تتو بڑھ جاتا ہے اور چندر تتو گھٹ جاتا ہے تب شریر میں گرمی اتپن ہوتی ہے اور ادر سمبندھی روگ ہوتے ہے۔ اور جب شریر میں چندر تتو ادھک اور سوریہ تتو کم ہو جاتا ہے تب شریر میں شیتلتا آ جاتی ہے اور کف سمبندھی روگ اتپن ہوتے ہے۔ پرکرتی اپنے آپ ایک ناڑی کھول کر دوسری بند کر شریر کی آوشکیتا انوسار یہ سنتلن رکھ کر شریر کو نروگ رکھتی ہے۔ دانیی اور (کروٹ) لیٹنے سے چندر ناڑی کی گتی تیز ہو جاتی ہے اور بانیی کروٹ لیٹنے سے سوریہ ناڑی کی گتی تیز ہو جاتی ہے۔ ابھی اسی پرانایام کے ابھیاس سے پران کی گتی کو وش میں کر یہ سنتلن بٹھاتا ہے جس سے روحانی ترقی ہوتی ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکو سے کہنے لگے کہ اب ہم یوگ ابھیاس کا شبھارمبھ پرانایام سے کرتے ہے۔ پرانایام کرنے میں کسی پرکار کی جلدبازی نہیں کرنی ہے۔ دھیرے دھیرے ایک ایک قدم آگے بڑھانا ہے۔ سب سے پہلے کسی کھلے ستھان پر جہاں سوچھ وایو ہو وہاں کمبل یا گرم کپڑا بچھا کر بیٹھنا چاہیئے۔ بیٹھتے سمے پدماسن، اردھ پدماسنہ یا سکھاسن میں بیٹھنا چاہیئے۔ قمر ریڑھمب، گردن و سر ایک سیدھ میں رکھنا چاہیئے۔ کچھ دن دونوں ناسکاؤں دوارہ بنا کمبھک ارتھات بنا سانس روکے پورا سانس بھروں اور چھوڑو۔ سانس لیتے سمے اور چھوڑتے سمے اس پر دھیان دو اور یہ انبھو کرو کہ سانس اندر جا رہا ہے اور سانس باہر نکل رہا ہے۔ اپنا دھیان ناسکا کے اگر بھاگ پر دو۔ سانس لیتے سمے 'سو' اور

چھوڑتے سمے 'ہم' کا جاپ کرو۔ یہ پریاس کرو کہ سانس لیتے اور چھوڑتے سمے برابر لگے۔ سانس نابھی سے لینے کے لئے پیٹ کو دباؤں۔ یہ ابھیاس کرنے کے پشچات جب آنند آنے لگے تب الگ ناسکاؤں دوارہ ابھیاس آرمبھ کرنا چاہئیے۔ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے بانیی ناسکا بند کر دھیرے دھیرے گہرا سانس اندر لو۔ اب دانیی چھوٹی انگلی سے بایی ناسکا بند کر انگوٹھا ہٹا کر دانیی ناسکا کھول دو۔ اور دھیرے دھیرے سانس باہر نکالو۔ سانس چھوڑتے سمے پیٹ کو دباؤں جس سے سانس پوری طرح سے باہر نکالو اب دانیی ناسکا سے سانس اندر لو اور پیٹ کو ڈھیلا چھوڑو اور پھر دانیی ناسکا بند کر بانیی ناسکا کھول کر سانس چھوڑو۔ پرانایام کا یہ ایک چکر مانا جائیگا۔ پرارمبھ میں یہ ابھیاس پرتیدن نو بار کرنا چاہئیے۔ دھیرے دھیرے پرتی سپتاہ بڑھاکر ۳۰ ۳۵ بار پرتیدن کرنا چاہئیے۔ اس ابھیاس میں سانس کو روکنا نہیں ہے ارتھات کمبھک نہیں کرنا ہے۔ یہ ابھیاس تین ماہ تک کرنا چاہئیے۔ اس پرانایام کو ناڑی شودھن پرانایام کہتے ہے۔ ناڑی شودھن پرانایام کا اچھا ابھیاس کرنے کے پشچات اس میں کمبھک کرنا ہے۔ اب دھیرے دھیرے سانس اندر لو۔ سانس اندر لینے کے بعد اسے یتھا شکتی اندر روکو۔ روکنے کے پشچات سانس باہر نکالو ارتھات ریچک کرو۔ پیٹ کو دباکر سانس پوری طرح باہر نکالو۔ سانس چھوڑنے کے بعد اسے باہر روکنا ہے، اسے سونیک ارتھات باہیہ کمبھک کہتے ہے۔ پرارمبھ میں یہ پرانایام پرتیدن دو بار کرنا ہے دھیرے دھیرے بڑھاکر پانچ بار کرنا ہے۔ گرستھیوں کے لئے اتنا ہی پریاپت ہے۔ اسکو سوریہ بھی دن پرانایام کہتے ہے۔ جس سمے کمبھک کرتے ہے اس سمے یہ کلپنا کرنی چاہئیے کہ اس کمبھک دوارہ ہم کنڈلنی کو جگا رہے ہے۔ جوگیوں کے انوسار ہمارے شریر میں ایک روحانی شکتی ہے۔ ایک ودیت شکتی ہے جسے کنڈلنی کہتے ہے۔ وہ کنڈلنی مولادھار چکر کے پاس سپت اوستھا سے سوئے ہوئے سانپ کی بھانتی کنڈلی مار کر سو رہی ہے۔ کمبھک کر اسکے سر پر پران شکتی کا پر ہار کر جگانا ہے۔ اس شکتی کو جگانے کے پشچات اسکو میرودنڈ میں ستھت سوکشم سشمنا ناڑی دوارہ سات چکر بھی یہ کر مستک کے سر میں ستھت سہسرار میں پہنچانا ہے۔ ہمارے شریر میں یہ چکر اس پرکار ہے۔ ۱۔ مولادھار چکر - میرودنڈ کے نچلے سرے پر ۲۔ سوادشٹھان چکر - نابھی پردیش سے چار انگلی نیچے .3منی پور چکر - یہ چکر نابھی پردیش میں ستھت ہے۔ ٤۔۔۔ اناہت چکر - یہ ہردے کے پاس ستھت ہے۔ ٥۔ وشدھ چکر - یہ کنٹھ کے نیچے ستھت ہے۔ ٦۔ آزاچکر یہ دونوں آنکھوں کے بیچ میں ستھت ہے۔ ٧۔۔۔ سہسرار - یہ الٹے کمل کے سمان سر کے اوپری بھاگ میں ستھت ہے۔ کنڈلنی کو جگانے اور اسے ایک ایک چکر پار کرواکر سہسرار تک پہنچانا کی کریا پربل اچھا شکتی تتھا اونچی کلپنا شکتی سے کی جا سکتی ہے۔ سنت کبیر صاحب نے اس روحانی سفر کو اپنے اس پد کو بڑے سندر ڈھنگ سے وورن کیا ہے۔ ارد اردھ کی گنگا یمنا، مول کنور کو دھٹ شٹ چکر کی گاگری، تربینی سنگم باٹ، ناد بندو کی ناوری، نام نام کنہار کہڑ کبری گن گایلے، گر غم اترے پار۔ اس پد میں سنت کبیر فرماتے ہے کہ یہ شریر چھ: چکر روپی گاگر ہے گنگا یمنا اڑا و پنگلا کے سنگم پر دسویں دوارہ کی اور جانے کا راستا ہے مولادھار کے پاس گھاٹ ہے تتھا ناد اور بندو کی ناؤ میں بیٹھ کر رام نام کے گن کرتے ہوئے گرو دوارہ بتائے ہوئے گیان دوارا ہی تم منزل پر پہنچ سکتے ہو۔ سنت شرومنی کبیر صاحب کے مت انوسار بھی یہ سفر مولادھار چکر سے آرمبھ ہوتا ہے۔ جہانکنڈلنی روپی روحانی شکتی سو رہی ہے۔ اڑا اور پنگلا دوارہ پران شکتی سے مولادھار چکر تک اس سوئی ہوئی کنڈلنی کو جگا کر سشمنا ناڈی دوارہ اسے چھ:چکر پار کرواکر سہسرار تک پہنچانا ہے۔ جہاں نت امرت ورشہ ہو رہی ہے۔ آتما وہ امرت پیکر ترپت ہو جائیگی۔ جن چکروں کو یوگیو نے الیکھ کیا ہے انکے مت انوسار مولادھار چکر کنڈلنی کے اوپر چار دل کے کمل کے سمان ہے

اسکے اوپر سوادشٹان چکر ہے جو چھ:دلوں والا کمل ہے، اسکے اوپر منی پور چکر ہے جو دس دل کے کمل کے سمان ہے۔ اسکے اوپر ہردے کے پاس جو اناہت چکر ہے یہ بارہ دلوں والا کمل ہے۔ اسکے اوپر گلے کے پاس وشدو چکر ہے وہ سولہ دلوں والا کمل ہے اسکے اوپر دونوں بھروں کے بیچ میں آگیا چکر ہے اسکے کیول دو دل ہے۔ یوگی جب یہ چھ:چککر یوگ کے بل سے پار کرتا ہے تب اسے مستشک میں رہنے والے 'شونیہ چکر' میں پرویش کرنے کی اعضا پراپت ہوتی ہے۔ اسے سہسرار چکر بھی کہتے ہے۔ یہ ہزار دلوں والے کمل کے سمان ہے۔ اس ستھان پر جیون آتما اور پرماتما کا میل ہوتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو پرانایام کے سمبندھ میں بتانے کے بعد کہنے لگے کہ اب ہم آپ کو یوگ سادھنا کے پانچوے انگ پرتہار کے سمبندھ میں بتائینگے۔ پرتہار:- پرتہار کا ارتھ ہے ایک طرف سے ہٹاکر کھینچ کر دوسرے طرف لانا۔ ارتھات من کی بکھری ہوئی شکتیوں کو کھینچ کر من کے ستھان پر لاکر روکنے کے پریاس کو پرتہار کہتے ہے۔ یہ یوگ سادھنا کا پانچواں انگ ہے۔ یہ پانچوں ہی بہ رنگ ارتھات باہیہ سادھن کہلاتے ہے۔ آنے والے تین سادھن آنترک سادھن ہے۔ بنا پرتہار ان تین سادھنوں کو سادھنے میں سپھلتا نہیں ملتی۔ اسلیے یوگ سادھنا میں پرتہار کا بہت مہتو ہے۔ پرتہار ایک دن میں سدھ نہیں ہو سکتا ہے۔ نرنتر ابھیاس کرنے سے اور بہت کوشش کرنے پر می مہنے اور ورش لگ جاتے ہے۔ من عادت کے وشبھوت ہوکر بار بار باہر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے اور تھوڑی ہی بھول ہونے پر وہ بھاگ بھی جاتا ہے۔ من کے بھاگ جانے پر سادھک کو یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کہاں بھاگ گیا۔ جب تھوڑی دیر کے بعد اسے ہوش آتا ہے تب اسے پتہ چلتا ہے کہ من تو وہاں ہے ہی نہیں | وہ تو عمق ستھان پر جا پہنچا۔۔ سادھکو نے پرم پوجیہ سوامی جی سے پوچھا کہ من ایسا کیوں کرتا ہے؟ پرم پوجیہ سوامی جی انہیں سمجھا کر کہنے لگے کہ من بہت ہی چنچل ہے۔ وہ بندر کے سمان چلبلا ہے۔ اسے بندر کی طرح ایک ستھان پر ٹکاؤ نہیں ہے۔ وہ ہر سمے اچھل کود کرتا رہتا ہے۔ من ہاتھی کی طرح بلوان ہے اسے روکنا بڑا کٹھن کام ہے۔ بڑے بڑے یودھا من کے آگے مات کھا گئے۔ اسلیے کوڑ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں شن پل میں من کو وش میں کر لونگا۔ یہ بات سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جینے سادھکوں کو پرانو کی یہ کتھا سنائی ۔۔ درشٹانت:- ایک دن راجہ پریکشت نے رشی وید ویاس سے پرشن پوچھا کہ ہے منیشور۔ میرے پوروج اتنے نربلن تھے جو بار بار من سے مات کھاتے رہے۔ اس پر رشوید ویاس نے اسے سمجھا کر کہا کہ راجن! من کو وش میں کرنا بڑا درگبھ کاریہ ہے۔ کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے من کو وش میں کر لیا ہے۔ من بڑا چالاک و چتر ہے۔ وہ شن پل میں انسان کو بھلاوے میں ڈال دیتا ہے راجن! آپ بھلی اس بات کو آزما کے دیکھوں اور سنو! تین مہنے کے بعد ایک سوداگر آپ کے پاس گھوڑے بیچنے آئیگا۔ آپ اور سب گھوڑے اوشیہ خرید کرنا پرنتو اس سے کالا گھوڑا مت لینا۔ یدی آپ کو پسند آ ہی جاوینتو آپ اسے خرید لینا پرنتو اس پر سواری بالکل نہیں کرنا۔ یدی آپ اس پر سواری کر بھی لے تو پورو دشا میں کداچت من جانا۔ پرنتو یدی پورو دشا میں جانا ہی پڑے تو کسی استری سے بالکل مت بولنا، بولنا ہی پڑے تو اسے اپنے ساتھ تو بالکل مت لانا پر یدی اسکے جد کے کارن اسے لانا ہی پڑے تو اس سے شادی کداچت من کرنا پرنتو یدی شادی کا یوگ بن بھی جاوے تو بھی اسکے کہنے پر مت چلنا یدی اسکے کہنے پر چلو گے تو انرتھ ہو جائیگا۔ رشی راجہ سے وداع ہوکر روانا ہو گیا۔ کچھ دن بعد واستو میں ایک گھوڑوں کا ویوپاری راجہ کے پاس بہت اچھے گھوڑے لیکر آیا۔ گھوڑے ایک سے ایک اعلیٰ قسم کے تھے۔ پرنتو ان سب میں ایک کالے رنگ کا گھوڑا سرو شریشٹھ تھا۔ کیا تو اسکا کد کاٹھی اور کیا اسکا گٹھیلا شریر تھا۔ درباریوں کی تو اس میں سے

آنکھ ہی نہیں نکل رہی تھی۔ سبھی درباریوں کی یہ پربل اچھا تھی کہ راجہ کو یہ گھوڑو اوشیہ لینا چاہیئے۔ پرنتو راجہ نے کہا کہ ہم یہ کالا گھوڑا کداچت نہیں لیں گے۔ اس پر درباریوں نے راجہ سے نویدن کیا کہ آپ بھلی اس پر سواری مت کرنا پرنتو یدی یہ گھوڑا ہمارے طبیلے میں ہوگا تو دوسرے راجہ آپ کی پرشنسا کرینگے۔ راجہ کا من اب اسے بھلاوے میں ڈالنے لگا سو کہنے لگا کہ درباریوں کے کہنے پر گھوڑا خرید کر لیتے ہیں طبیلے کی شوبھا بڑھیگی۔ ہم اس پر سواری نہیں کرینگے۔ یہ ترک دیکر راجہ نے آخر وہ کالا گھوڑا لیکر پھنس گیا۔ وہ من کے بھلاوے میں آ ہی گیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد راجہ طبیلے میں گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے گیا۔ وہاں سئیں نے اس کالے گھوڑے کی بڑی پرشنسا کی۔ کہنے لگے کہ ہم نے ایسا گھوڑا زندگی بھر نہیں دیکھا ہے۔ جیسی اسکی سندرتا بیجوڑ ہے ویسی ہی اسکی سواری لاثانی ہے۔ آپ ایک بار اس پر تو سواری کرکے دیکھو۔ راجہ نے دل میں کہا کہ ایک بار تو سواری کرکے دیکھتے ہیں۔ ادھک سے ادھک پورو کی دشا کی اور نہیں جائیں گے۔ راجہ ابھی گھوڑے پر بیٹھا ہی تھا کہ گھوڑا ہوا کی طرح اڑ گیا۔ گھوڑا من موجی تھا سو سیدھا پورو کی دشا کی اور چل پڑا۔ راجہ نے گھوڑے کو موڑنے کا بھرسک پریاس کیا پرنتو گھوڑا اڑیل تھا سو راجہ کی ایک نہ چلی۔ وہاں جنگل میں راجہ کو کسی استری کے رونے کی آواز سنائی دی۔ آگے جاکر دیکھا تو ایک اتی سندر استری اکیلی رو رہی تھی۔ راجہ نے پہلے سوچا کہ اس استری سے بولنا نہیں ہے۔ پرنتو من پھر اسے چھلنے لگا۔ سوچنے لگا میں اس دیش کا راجہ ہوں،۔ کسی بیسہارے استری کی سہایتا کرنا میرا کرتویہ ہے۔ سو آگے بڑھکر اس استری کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کہ تم اس پرکار اکیلی اس گھور جنگل میں کیوں رو رہی ہو۔ اس استری نے اتر دیا کہ میرے گھر پریوار والے میرے سے بچھڑ گئے ہے اور اکیلے میں ڈر لگنے کے کارن میں رو رہی ہوں،۔ آپ اس دیش کے راجہ ہیں۔ آپ اس سنکٹ کی گھڑی میں میری سہایتا کریں۔ کرپیا مجھے اپنے ساتھ لے چلو ورنہ شعر چیتے مجھے کھا جائیں گے۔ میں آپکی داسی بن کر سیوا کرونگی۔ راجہ نے سوچا اس ابلہ کی اس دین دشا میں سہایتا کرنی چاہیئے۔ محل کے کسی ایک کونے میں پڑی رہیگی۔ سو یہ سوچ کر اسے اپنے ساتھ لے آئے۔ راجہ اس پرکار من کے بھلاوے میں آ گیا۔ اس استری نے اپنے بیوہار ایوں سیوا دوارہ سبھی کو ایسے تو موہ لیا کہ سب اسکی پرشنسا کرنے لگے۔ درباری راجہ کو کہنے لگے کہ یہ استری تو ساکشات لکشمی کا روپ ہے، یہ تو آپ کی پٹ رانی بننے کے یوگیہ ہے۔ راجا نے سوچا جب سب کہہ رہے ہے تو اس کے ساتھ شادی کر ہی لیتا ہوں،۔ پرنتو اسکا کہنا نہیں مانوگاں۔ راجہ نے سکھ کے اس استری کے ساتھ شادی کر لی۔ ایک دن اس استری نے راجہ سے کہا کہ مہاراج غریب سے غریب بھی جب شادی کرتا ہے تب اپنے سگے سمبندھیوں اور متروں کو اوشیہ دعوت دیتا ہے آپ یدی اور کچھ نہیں کرنا چاہتے ہے تو کم سے کم سادھو مہاتماؤں اور گرو برہمن کو تو بھوجن کرواؤ۔ راجہ نے سوچا کہتی تو سچ ہے۔ اس میں کون سا ہر جا ہے۔ برہما بھوج کر ہی لیتے ہے یہ تو پنیہ کا کام ہے۔ سو ایک دن سادھو سنتوں اور مہاتماؤں کو نمنترن دیکر بھوجن پر بلوایا۔ جب راجہ سویں سادھو سنتوں کو اپنے ہاتھ سے بھوجن کروانے لگا۔ تب اس استری نے راجہ سے ونتی کی کہ میں آپ کی اردھاگنی ہوں، سو مجھے آگیا دیجیے تو میں بھی آپکے ساتھ سیوا کروں سنتوں کو بھوجن کرواؤں۔ راجہ کو اس میں کوئی بھی برائی نہیں نظر آئی سو اسے سیوا کرنے کی آگیا دے دی۔ رانی کی ادبھوت سندرتا دیکھ کر سادھو مہاتما آشچریہ چکت ہو گئے۔ انکی آنکھے کھلی کی کھلی رہ گئی۔ وے جنگل کے نواسی سو انہوں نے ایسی سندر استری کبھی نہیں دیکھی تھی۔ انکی رانی میں سے آنکھے ہی نہیں ہٹ رہی تھی۔ یہ ستھتی دیکھ کر رانی راجہ کو کہنے لگی کہ آپنے یہ کیسے مہاتما بلوایے ہے جو مجھے اس پرکار تاک رہے ہے۔ یہ تو کوئی غنڈے اور

بدتمیز انسان نظر آتے ہے۔ یہ حال دیکھ کر راجہ کو بہت غصہ آیا وہ غصے سے آگ ببولا ہو گئے۔ کہنے لگا انکی کیا مجال جو یہ میرا اپمان کریں۔ رانی میری اجت ہے۔ رانی کے ساتھ بدتمیزی کر انہوں نے میرا اپمان کیا ہے۔ میں انکا سر قلم کر دونگا۔ سو راجہ نے تلوار میان سے کھینچ لی اور سادھوؤں کو مارنے کو دوڑا۔ اتنے میں رشی ویاس پرکٹ ہو گئے۔ اور راجہ کا ہاتھ روک کر بولے کیسی رہی۔ آخر آپ بھی من کے بھلاوے میں آ ہی گئے۔ یدی میں آپ کو نہیں روکتا تو آپ تو انرتھ کر دیتے۔ آپ نے جو کہا کہ میرے پوروج اتنے نربل تھے کہ من کے آگے جھک گئے۔ اب آپ بتائیے کہ اس پاپی من نے آپ سے کیا کیا نہیں کروایا۔ سترک کرنے کے پشچات بھی آپ ایک کے بعد ایک من کے بھلاوے میں آتے رہے۔ یہ سن کر شرم سے راجہ کا سر جھک گیا۔ یہ دشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی سادھکو کو کہنے لگے کہ من کی چنچلتا کے بارے میں چھٹھے ادھیائے میں ارجن نے بھگوان شری کرشن سے ونتی کی ہے کہ ہے مدھوسودن یہ دھیان یوگ جو آپنے سمتابھاو سے بتایا ہے سو من کے چنچل ہونے کے کارن اسکے ادھک سمے تک قائم رہنے کی ستھتی نہیں دیکھتا ہوں،۔ کیونکہ ہے شری کرشن! من بڑا چنچل کٹھور سبھاو والا و ہٹھی تتھا بلوان ہے اسلیے میں سمجھتا ہوں، کہ من کو وش میں کرنا وایو کو وش میں کرنے کے سمان کٹھن ہے۔ آخر ایسے چنچل اور ہٹھی من کو وش میں کیسے کریں؟ اسکو انترمکھ کیسے کریں؟ پرموجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ من کو وش میں کرنے و انترمکھ کرنے کا ایک بہت ہی سرل راستا ہے کہ ستسنگ کا سہارا لیا جائے۔ ایسے ستگرو کی شرن لینی چاہیئے جس نے سویں تپسیا کر من کا وش میں کیا ہو۔ انکے تپ اور ویراگیہ دوارہ انکے چاروں اور ایک آبھا منڈل بن جاتا ہے۔ جب کوئی شردھالو انکے نکٹ جاتا ہے تب وے اپنے تیجس کرنوں دوارہ اسکے من کے میل کو جلاکر بھسم کر اسکے ہردے کو نرمل بنا لیتے ہے۔ اسلیے من کو شدھ ایوں نرمل رکھنے کے لریے ستپرشوں کی سنگتی میں رہنا چاہیئے۔ پرنتو یدی ستورتوالا ساتھی نہیں ملے تو ایکانت میں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ من کا روپ پانی جیسا ہے۔ جیسے پانی جس پاتر میں ڈالا جاتا ہے و اس پاتر کی شکاکار اکھتیار کر لیتا ہے جیسے گلاس میں ڈالنے سے گلاس جیسی تھال میں ڈالنے سے تھال جیسی اور گھڑے میں ڈالنے سے گھڑے جیسا آکار گرہن کر لیتا ہے اس پرکار من بھی بھلروں کی سنگتی سے بھترا اور بروں کی سنگتی سے برا بن جاتا ہے۔ اسلریے من کو وش میں کرنے کے لئے ستسنگ اور ست پرشوں کی شرن مے جانا پرم آویک ہے۔ اس بات کو سوامی صاحب نے اپنے اس پد میں بہت کھول کر سمجھایا ہے۔ جنہی جیتیو من، ملی سادھ سنگت ساں سوامی تنہجے مکھ میں نکرے سار وچن رہے سدا پرسن سنسے رے سنسار میں۔ ارتھ: سوامی جی کہتے ہے جتنے سادھو سنتوں کے سنگتی میں جاکر اپنے من کو جیت لیا ہے اسکے مکھ سے سدا سار کی باتیں نکلتی ہے اور وہ سنسار کے پرپنچو سے مکت ہوکر سدا پرسنہ رہتا ہے۔ شکتی شالی بچار چاہے وہ اچھا ہو اتھوا برا وہ اپنے چاروں اور کا واتاورن اپنے انو کول بنا لیتا ہے جتنے لوگ اس واتاورن کی سیما میں آتے جاتے ہے وے اسکے انوکول بن جاتے ہے۔ شانتی اور آنند میں رنگا ہوا مہاپروش شنت اور انندمیہ واتاورن بناتا ہے۔ لوگ انکے سمیپ جاکر شانتی اور آنند پاتے ہے۔ ان مہاپروشوں کے سامنے من کا وش نہیں چلتا ہے۔ وہ بنا آگھات کیے وہاں جکڑا رہتا ہے۔ اس کا نام ہی ستسنگ ہے۔ جسے بھاگیہ سے ایسا ستسنگ تتھا ستپروشوں کا سنگ متر جائے تو پھر اسکا کارج سہج سے سدھ ہو جاتا ہے۔ ورشو کا کام چند دنوں میں ہو جاتا ہے۔ یدی ایسا سؤسر نہیں مترتے تو اسکے لئے دوسرا اپائے بھی ہے۔ اس اپائے دوارہ بھی دنوں دن من میں نرملتا آتی رہتی ہے۔ اور من کچھ سمے تھک کر اپنے ستھان پر آکر ٹک جاتا ہے۔ اس پر جیون آتما کا ادھیکار ہو جاتا ہے۔ یہ کریا بھی سہج

ہے۔ جیسے کہ اس ستھول دیہہ کو بنانے کے لئے پانچ زانیندریا ہے۔ وے اتم ایوں سوکشم ہے۔ اندریوں سے من سوکشم ہے تتھا اتم ہے۔ من کے سنترلپ سے اندریا وشیوں کی اور پرورت ہوتی ہے۔ اسلرلیے اندریوں سے من سوکشم و اتم ہے۔ من میں بدھی دوارہ ہی اچھا اتپن ہوتی ہے اور نشچیہ ہوتا ہے۔ اسلیے من سے بدھی سوکشم و اتم ہے۔ بدھی کو جیون آتم پرکاشت کرتی ہے۔ اس سب پر اسکا ادھیکار اور سبھی اسکے ادھیکار میں ہے۔ اور سبھی اسکی آگیا میں چلتے ہے۔ اسلیے بدھی سے جیواتما سوکشم ایوں اتم ہے۔ اب ہم نے دیکھا کہ من آتما سے ہی شکتی لیکر کرم کرتا ہے جب من اس شکتی سے شکتی شالی بنتا ہے تو اس شکتی سے اسے باندھا بھی تو جا سکتا ہے۔ یدی من کو ام چنچل و چلبلا گھوڑا مانع جو کسی رسی سے بندھاں ہوا ہو پھر یہ وشواس ہونا چاہیئے کہ کہیں بھی بھاگ نہیں سکے گا۔ پھر ایسے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دینا چاہیئے اور تھکنے پر دو چابک مارنے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔ سمے آئیگا جب وہ تھک کر گردنا جھکاکر آکر سامنے کھڑا ہو جائیگا۔ اس سیم آپ اس سے من چاہا کاریہ کروا سکیں گے۔ یہی کریا من کے ساتھ کرنی ہے۔ آپ یہ سوچیں کہ آپ آتما ہے اور من آپ کی سواری کا چلبلا گھوڑا ہے۔ وہ شکتی روپی رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اسے کھلا چھوڑکر دوڑنے دو باہر جانا چاہے تو اسے جانے دو اور اندر رہنا چاہے تو اندر رہنے دو۔ من کو روکنے کو پریاس نہیں کرو۔ اسے کھڑے رہ کر درشن بن کر تماشہ دیکھتے رہو۔ من کو چھیڑو مت۔ جو کرنا چاہے کرنے دو پرنتو سویں کو اس سے الگ سمجھو۔ آپ دیکھینگے کہ تھوڑے دنوں میں اسکی اچھل کود کم ہو جائیگی۔ اور اس میں تھوڑی تھوڑی شکتی آ جائیگی۔ پرنتو اس کریا کو چھوڑوں مت جب تک پورن شکتی نہ آوے۔ یہ پرتہار کی ایک اچھی ودیا ہے۔ اس سے من پر شیگھر ادھیکار ہو جاتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو من کو انترمکھ بنانے کی یہ دو سہج ودھیاں بتانے کے پشچات کہنے لگے کہ من کو موڑنے کے بعد اس چنچل من کو کسی ایک بندو یا کیندر پر ٹکانا ہوگا۔ من روپی چلبلے گھوڑے کو کسی کھونٹے سے باندھنا پڑے گا۔ اس کریا کو یوگ کی بھاشا میں دھارنا کرتے ہے۔ اب آئیے اس پر گہرائی سے بچار کریں۔ دھارنا:- دھارنا دھارن کرنے اتھوا پکڑنے کو کہتے ہے۔ من کی شکتیوں کو سمیٹ کر ایک کیندر پر لگانے کو دھارنا کہتے ہے۔ یہ کریا کرتے سمے من سوابھو انوسار باہر بھاگتا ہے۔ اسے پرتہار دوارہ نشچت کیے گئے ستھان پر ٹکانا ہی دھارنا ہے۔ دھارنا کے لئے کیندر ستھول اتھوا سوکشم میں سے لیا جا سکتا ہے۔ ستھول کیندر کو ہم اپنے نیتروں سے دیکھ سکتے ہے۔ پرنتو سوکشم کیندر کی تو کیول کلپنا کی جا سکتی ہے ستھل کیندر ہمارا دیکھا ہوا ہے کنتو سوکشم کیندر ہمارے ان ستھول آنکھوں سے دکھا ہوا نہیں ہے۔ اسلیے اسکی تو کلپنا کرنی ہوگی۔ آگے ابھیاس کرتے کرتے ہماری درشٹی جتنی سوکشم ہوتی جائیگی اتنا اس کلپنا کی وستو کا اصلی روپ ہمارے سامنے آتا جائیگا۔ ایک دن وہ سویں ہمارے سمکھ پرکٹ ہو جائیگا۔ اس سمے جو روپ ہمارے کلپنا میں بنایا تھا وہ لپت ہو جائیگا اور اصلی روپ سامنے آ جائیگا۔ اس میں کچھ سمے لگ سکتا ہے پرنتو نشچیہ پوروک پریاس کرنے پر سپھلتا اوشیہ ملے گی۔ من کو ایکاگر کرنے کے لئے ہم باہر کی کوئی بھی وستو لے سکتے ہے اور اندر کی بھی کوئی وستو لے سکتے ہیں۔ پرنتو دونو کے لابھ الگ الگ ہیں۔ کئی لوگ سوریہ اتھوا چندرما پر ترائک کرتے ہیں۔ کئی تو دیپک کی لو پر اشٹی جماتے ہیں۔ کچھ لوگ دیوار پر کالا گولا بناکر اس پر نظر جماتے ہیں۔ ایسا کرنے سے من کی شکتیاں جاگتی ہیں۔ پرنتو اس سے روحانی ترقی نہیں ہوتی ہے۔ اسلیے اسے آسری یوگ کہتے ہیں۔ دیوی یوگ میں باہر سے ورتی کو سمیٹ کر اندر میں لگاتے ہیں۔ اسکے لئے بھی اندر کوئی کیندر بنانا پڑتا ہے۔ منکہ کیندر ہی سب سے شریشٹھ ہے۔ من ہردے میں نواس کرتا ہے اسلیے اس کاریہ کے لئے ہردے کو ہی سرو شریشٹھ مانا گیا ہے۔ یہ سمجھا کر

پرم پوجیہ سوامی جی نے سادھکوں کو یہ بھجن سنایا جسمیں بتایا ہے کہ پربھو کو درشن ہردے میں کرو۔ بھجن دل میں تھئے دیدار ہریء جو عین اندر جا کھول ا۔ ہر دم توسا ہری رہے تھو باہر نا توں گولی سہی سنجانج دم پہنجے کھے جنھجوں ملہ امول ذا ظریف۔۔۔ ۲۔ سرو ویاپی سرو سنیہی ساکھی روپ اتول تھنجو تومیں ساہو آہے، جھنگل جبل نا گول۔۔۔ ۳_ .جنھں کارن توں جھنگل جھاگی تھو سو آہے تنھجوں قول ویہی ویراگی وٹی تنھجے بول بٹے کے بول۔۔۔ ٤۔۔۔ دم دم ساں جو دم ملے تھو تنھمیں رام رتول مادھو مانج ساہو سوئی شانتی روپ ادول۔۔۔ ارتھ:- پرم پوجیہ سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ تم اندر کی آنکھو کھولوں اور اپنے اندر جھانکو تو آپ کو پرماتما تو آپکے ساتھ ہر دم میں رہتے ہے اسلیے تم اسے باہر مت ڈھونڈھو۔ تم اپنے سانس کو سہی طرح پہچانوں کیونکہ یہ سانس امولیہ ہے۔ پرماتما تو سرو ویاپی اور سرو سنیہی ہے اور وے تو سرو کے ساکشی ہے اور وحی سرو سواپی، سرو سنیہی پرماتما آپکے اندر ہی ہے اسلیے تم اسے جنگلوں اور پروتوں میں مت ڈھونڈھو۔ جس کارن تم جنگلوں میں بھٹکتے ہو وہ تو تیرے پاس ہے بس کسی کامل گرو کے پاس بیٹھ کر اسکی کرپا سے اسکے درشن اپنے اندر ہی کرو۔ یہ جو سانس کی سمرنی چل رہی ہے اسی میں ہی پرماتما سمالیے ہوئے ہے۔ سوامی جی کہتے ہے اسی پرماتما کو پہچانوں تو تمہے پرمانند پراپت ہو۔ یہ بھجن سناکر پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو کہنے لگے کہ راج یوگ میں دھارن کے دو الگ الرگ راستے بتائے گئے ہے۔ ایک اپاسنا اور دوسرا یوگ۔ اپاسنا کرنے والا اپنے ہردے میں کیندر بناکر اس میں دھیان لگاکر پرماتما کے درشن کرنے کا پریاس کرتا ہے۔ اس راستے سے پرماتما کے درشن شیگھر ہوتے ہے۔ یوگ کا راستا اپنانے والا سادھک اپنا دھیان آگیا چکر' ارتھات دسویں دوارے' ارتھات دونوں بھرووں کے بیچ میں جماتے ہے۔ وہاں دھیان زمانے والوں کو کچھ سدویاں بھی پراپت ہوتی ہے پرنتو منزل پر پہنچنے میں کچھ سمے لگتا ہے۔ سادھک کو جب سدیاں پراپت ہوتی ہے تب اس میں اہنکار اتپن ہونے کا بھے ہے اور اہنکار آنے سے گراوٹ ہوتی ہے، اسلیے ان سدھیوں میں کبھی بھی نہیں پھنسنا چاہیئے۔ دھیان سدا اپنی منزل ارتھات پرماتما کی پراپتی پر ہی ہونا چاہیئے۔ دھارنا کے سمے دھیان زمانے کے لئے کسی آولمب اتھوا سہارے کی آوشیکتا ہے۔ اسکے دو روپ ہے۔ ایک ساکار دوسرا نراکار۔ ساکار روپ سے ہم پرماتما کے کسی بھی روپ کا سہارا لے سکتے ہے۔ یا اسکے لئے ستگرو مہاراج کے سنجیو سوروپ کا دھیان کرنا بھی بہت سہج ہے کیونکہ انکے درشن ہم ان ستھول آنکھوں دوارہ نتیہ کرتے رہتے ہے۔ ایسے ستھتی میں اس مورتی کو دھارن کرنا سہج ہے۔ پرماتما کے لئے نراکار روپ کا دھیان کرنے کے لئے انکے تیز کا دھیان کیا جاتا ہے۔ انکا اور انکے الوکک جیوتی کے درشن کرنے کا پریاس کیا جاتا ہے۔ دونو راستے ایک ہی منزل پر پہنچاتے ہے۔ یہ دونوں راستے من کے لئے سہارے ماتر ہی ہے۔ جب آتم ساکشتکار ہوتا ہے تب ان سہاروں کی کوئی بھی آوشیکتا نہیں ہوتی ہے، تب پرماتما کا نج سوروپ سادھک کے سامنے صاف ستھرا سامنے آ جاتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ نراکار بھکتی سے ساکار بھکتی سرل ہے۔ اسلیے ساکار بھکتی کا سہارا لیکر آسانی سے منزل پر پہنچ سکتے ہے۔ شری کرشن بھگوان نے شریمد بھگوادگیتا کے بارویں ادھیائے میں ساکار بھکتی کو سہج بتاتے ہوئے ارجن سے کہا کہ-: ہے ارجن! میرے میں من کا ایکاگر کر سدیو میرے دھیان بھجن میں جو بھکت اتی اتم شردھا سے مجھ سگن روپ پرمیشور میں لین ہوکر بھجن کرتا ہے، اس بھکت کو میں یوگیوں میں اتی شریشٹھ یوگی مانتا ہوں،۔ ''اس سچانند گھن نراکار برہم میں آسکت چت والے پروش کو سادھنا میں بہت ادھک پریشرم کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دیہہ دھاریوں کو ان دیکھے ابخ کی گتی بہت کشٹوں سے پراپت ہوتی ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی گیتا کے شلوک بتاکر کہنے لگے کہ سادھک کے لئے ساکار بھکتی

بہت سرل ہے۔ ہردے میں ستگرو مہاراج کے نوری سوروپ کو دھارن کر سانس دوارہ گرو منتر کا جاپ کرنے سے بہت شیگھر آتم ساکشاتکار ہوتا ہے۔ اس پرکار دھارنا کے سمے من کو پورن روپ سے ایکاگر، ایک بندو پر اس پرکار دھارن کرنا ہے کہ اس سمے کوئی دوسرا بچار یا چنتا ہردے میں نہیں آوے۔ اس سمے یدی یہ چنچل منباہر بھاگ جاوے تو پرتہار دوارہ اسے اس کیندر بندو پر ٹکانا ہے۔ اس پراکر من کو ایکاگر کرنے سے سادھنا سپھل ہوگی۔ یہ بات سمجھانے کے لئے سادھکو کو مہابھارت کی کتھا سنائی۔ درشٹانت:- گرو دروناچاریہ کورووں اور پانڈووں کو استر اور شستر کی شکشا دیتے تھے۔ ایک دن گرو جی نے سب کی پریکشا لی۔ پریکشا لینے کے لیے ایک پیڑ پر چڑیا رکھ کر اسے نشانا بنانے کے لئے کہا۔ اب انہوں نے ایک راج کمار کو بلاکر نشانا سادھنے کے لئے کہا۔ سب سے پہلے اسنے دریودھن کو بلایا۔ تیر چلانے سے پورو اس سے پوچھا کہ تم کیا دیکھتے ہو۔ دریودھن نے اتر دیا کہ گرو جی میں آپ کو، سبھی راجکماروں کو پیڑ کو، پیڑ پر بیٹھی چڑیا کی اور اسکی آنکھ دیکھ رہا ہوں،۔ گرو دروناچاریہ نے اسے ایک طرف کھڑے رہنے کے آدیش دیا۔ اس پرکار وہ ایک ایک راج کمار کو بلاکر یہی پرشن پوچھتا رہا۔ اسکے اتر میں کسی نے کہا کہ میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں،۔ کسی نے کہا کہ میں پیڑ اور چڑیا دیکھ رہا ہوں، کسی نے کہا کہ میں پیڑ پر بیٹھی چڑیا دیکھ رہا ہوں،۔ --۔ آخر گرو دیو نے ارجن کو بلاکر یہی پرشن پوچھا۔ اس پر ارجن نے اتر دیا کہ اس سمے میں کیول چڑیا کی آنکھ دیکھ رہا ہوں، ۔ جس پر مجھے نشانا بنانا ہے۔ اس کے سوا مجھ اس سمے کچھ بھی نہیں دکھتا ہے۔ گرو دروناچاریہ ارجن کے اس اتر پر بہت پرسنہ ہوئے۔ اسکی پیٹھ تھپتھپا کر اسے شاباشی دیکر کہا کہ تم ہی اس پریکشا میں اتیرن ہوئے ہو۔ یہ درشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو کہنے لگے کہ سادھنا کے سمے ہمیں بھی ارجن کے سمان اپنا سمپورن دھیان ایک ستھان پر ایکاگر چت سے لگانا ہے تبھی ہم سپھلتا مل سکتی ہے۔ دھارنا کی اوستھا میں سادھک ''میں ؤ''میرا! بھلاکر اپنے پرماتما کے چرنوں میں سمرپت کر دیتا ہے اسے آتم ساکشاتکار ہوتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو دھارنا کے سمبندھ میں بھلی بھانتی سمجھانے کے پشچات اب دھیان کے سمبندھ میں سمجھانے لگے۔ کیونکہ انیہ سبھی سادھنوں میں 'دھیان' کا سب سے پہلے ادھک مہتو ہے۔ دوسرے سبھی سادھن تو کیول ''دھیان' کی ستھتی پراپت کرنے کے لئے کیے جاتے ہے رونی سفر کا اصلی پڑاؤ تو دھیان ہی ہے۔ اس لئے ہم اسکے بارے میں گہرائی سے بچار کرینگے۔ دھیان:- جس پرکار سونے کو تاپنے سے اسکا کھوٹ سماپت ہو جاتا ہے اور شدھ اور صاف ہو جاتا ہے۔ اس پرکار دھیان کرنے سے من کا راجس روپی میل صاف ہو جاتا ہے اور ستوگن کا پرکاش اتپن ہو جاتا ہے۔ دھارنا کی ستھتی میں ایشور کی اپاسنا کرتے کرتے جب دھارنا کی ستھتی ہردے کمل میں ہوتی ہے تب جیو آتما میں مگن ہو جاتی ہے، ایشور سے ساکشتکار ہوتا ہے۔ اسکے فلسوروپ من نورشیہ ہو جاتا ہے۔ جیو آتما ساگر کے سمان گمبھیر ایوں ستھر ہو جاتی ہے۔ من سنسار کے بیوہار کو بھولتا جاتا ہے۔ اور بالک کے سمان بھولا اور نروکار ہو جاتا ہے۔ گھیان سے یوگی کے مستشک میں جیوتی اتپن ہوتی ہے۔ اسکا شریر، مستشک، گیان، چیتنتا اور وشواس، یہ سبھی اس پرماتما کے چنتن میں ایکاگر ہو جاتے ہیں۔ اس سمے سادھک کو پرمانند کی انوبھوتی ہوتی ہے۔ ایسا سادھک سنتلت، ونمر اور شانتچت والا ہوتا ہے۔ وہ اپنے سبھی کرموں کو پربھو کو ارپن کرتا ہے اور کرم کے پھل سے مکت ہو جاتا ہے۔ دھیان کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو سمادھی کے سمبندھ میں بتانے لگے۔ سمادھی:- دھیان کی گہری اوستھا جس میں اپنا بھی گیان نہیں رہے اور نہ ہی باہیہ وستوؤں کا گیان رہے ایسی اوستھا کو سمادھی کہا جاتا ہے۔ اس سمادھی کو اپنشدوں میں سسپت کہا جاتا ہے۔ اس اوستھا میں پہنچ کر من بالکل شانت

ہو جاتا ہے۔ اور من کے شانت ہوتے ہی اندریاں اور بدوی بھی شانت ہو جاتی ہے۔ اور سادھک تتو گیان اور ساکشاتکار کا ادھیکاری ہو جاتا ہے۔ یہ سادھنوں کا انت اور سدوی کا آرمبھ ہے۔ آگے بدھی یوگ کی شروعات ہے۔ اسکے پشچات سادھک کو برہم گیان ایوں برہم ودیا ملتی ہے۔ ایسی سمادھی تک پہنچنے سے سادھک کو اندر میں الوکک شکتیوں کا انبھو ہوتا ہے۔ من کی کئی سوئی ہئی شکتیاں جاگرت ہوکر اسکے سامنے آتی ہے جس کے دوارہ وہ سنسارک اور الوکک کاریہ کر سکتا ہے پرنتو ان شکتیوں کو سنسارک پدارتھوں کو پراپت کرنے میں لگانے سے سادھک پرماتما سے دور چلا جاتا ہے۔ اسلیے ان کو آرے آنکھ اٹھاکر بھی نہیں دیکھنا چاہیئے۔ یہ وبھوتیاں یوگ کے لئے بادھک ہے۔ یہ سب راستے کی وستوئیں ہے جو سادھک انمیں پھنسیگا وہ آتم انتی نہیں کر سکتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکو کو یہ گوڑھ گیان سرل کر کے بتانے لگے تاکہ سادھک اسکا ابھیاس سرلتا سے کر سکیں۔ بارہ سیکنڈ جب کسی کیندر پر من ایکاگر کرتے ہے تب وہ ایک دھارنا بنتی ہے۔ جب دھارنا کی سنکھتی بارہ گنا ہو جاتی ہے تب ایک دھیان بنتا ہے۔ جب دھیان کی سنکھتی بارہ گنا ارتھات جب من آدھے دھنٹے تک ایکاگر ہوتا ہے تب ایک سمادھی بنتی ہے۔ یوگ سادھنا کی شکشا گرہن کرنے کے پشچات سادھکوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کو کر بدھ صادر ونتی کی کہ اب ہمیں کرپا کر دیکشا دیکر ودھی پوروک نام دان کی کرپا کریں تاکہ یوگ سادھنا کے سمے نام سمرن کر منزل پر پہنچ سکیں۔ انکی ونتی سویکار کر پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں نام دان کی کرپا کر کچھ اوشیک ہدایتیں کہیں۔ سب سے پورو پرات: کال برہم مہورت میں اٹھ کر آوشیک کاریو سے نورت ہوکر مرگ چھالا، کش اتھوا اونی وستر یا کمبل بچھا کر اردھ پدم آسننہ اتھوا سکھاسن میں بیٹھ کر قمر، پیٹھ گردن اور سر کو ایک سیدھ میں کر بیٹھنا چاہیئے۔ اب سانس کو دھیان دیتے ہوئے سانس لیتے سمے 'سو" اور چھوڑتے سمے 'ہم' کا سمرن کرنا چاہیئے سمرن کرتے سمے بھروں کے بیچ میں آگیاچکر اتھوا ہردے میں پرماتما کے کسی بھی سوروپ کا اتھوا ستگرو مہاراج کے نوری سوروپ کا دھیان کرنا چاہیئے۔ نراکار بھکتی کرنے کے لئے اس ساکار سوروپ کے ستھان پر دویہ جیوتی کے درشن کرنے چاہیئے۔ اس پرکار سایئنکال سندھیا کے سمے بھی دھیان کرنا چاہیئے۔ جس سمے دن سماپت ہوتا ہے اس راتری آرمبھ ہوتی ہے اس سمے کو سندھیا کہتے ہے۔ اس سمے من شانت ہوتا ہے۔ ایسے سمے پر آسانی سے دھیان ایکاگر ہوکر پرماتما کے چرنوں میں لگتا ہے۔ سادھک جو آتنک انتی چاہتے ہے اس لوک میں سکھ شانتی اور پرلوک سدھارنا چاہتے ہے۔ انکو نام کی کمائی نعم سے پرتیدن اوشیہ کرنی چاہیئے۔ سادھنا کرنے سے ہی سدھی پراپت ہوگی۔ 'نام دان' لینا اتھوا ستگرو کی شرن لینے کا ارتھ ہے کہ آپکے ایک اچ کوٹی کے ودیاتریہ میں پرویش لے لیا ہے۔ اب پرویش پراپت کرنے کے پشچات ودیارتھی پریشرم سے ایک ایک ککشا اتیرن کرتا ہے۔ اس اچ کوٹی کے ودیالیہ سے پرویش لینے کے پشچات یدی پریشرم نہیں کریگا تو وہ ودیارتھی فعل ہو جائیگا اور اسکو پرویش لینے سے کوئی لابھ نہیں ہوگا۔ اس پرکار سادھک بھلی کسی بھی اچ کوٹی کے ستگرو سے 'نام دان' لیوے پرنتو جب تک صبح، سایں کال آسننہ پر بیٹھ کر کمائی نہیں کریگا نام کا سمرن نہیں کریگا۔ تب تک اسکی آتنک انتی نہیں ہو سکتی۔ یوگ سادھنا تتھا بھکتی کے مہتو کو بھلی بھانتی سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے سادھکوں کو یہ بھجن سنایا۔ بھجن رہنیء ساں یوگی سدھیء کھے تھا پائینی پھرنا سب مٹائے برہم میں سمائینی ا۔ دھریدھیان دل میں * جے اکھر جو پرانی کھے روکے ٹک میں ٹکائین---- ۲۔ وہن سے ویراگی پدم آسن تے ورتء کھے ت دوارے دسوے لگائین--- .3 سنی ساز سہنوں انہد جے آواز جو شبد سانو سرتی موڑے ت ملائین---- ٤--- سدھء سان سادھے 'مادھو' مدراؤں اکھنڈ جوتی انبھو اندر میں جگائین--- ارتھ:- پرم پوجیہ سوامی جی

اس بھجن میں کہتے ہے کہ یوگی اپنی رہنی اور سادھنا دوارہ ہی سدھی پراپت کرتے ہے۔ وے اپنے من سے سبھی پراکر کے سنشیہ مٹا کر برہم میں لین ہو جاتا ہے۔ وے یوگی دل میں ۳٤ کا دھیان کر اپنی ورتی ساس روک کر اپنے لکشیہ میں لگاتے ہے۔ وے ویراگی پدم آسنہ پر بیٹھ کر اپنی ورتی کو دسویں دوارے لگاتے ہے۔ وے لوگ اس دھیان کی ستھتی میں اپنے اندر میں 'انہد ناد' کا سندر ساج سن کر اپنی صورت باہر سے ہٹاکر اندر سے اسکے ساتھ ملاتے ہے۔ وے یوگی اپنی سدھی مدراؤں کو ساتھ کر اپنے اندر اس اکھنڈ انبھو جیوتی کو جگاتے ہے۔ اس بھجن دوارہ پرم پوجیہ سوامی جی نے سادھکوں کو یوگ سادھنا کی رہسیمیہ ودھی بہت کھول کر سمجھائی ہے۔ یہ بھجن سادھک کے لئے گیان کا ساگر ہے۔ اس گیان کے ساگر کو پرم پوجیہ سوامی جی نے اس بھجن روپی گاگر میں سماکر سادھکوں کو بتایا ہے۔ اس بھجن کا ہرایک پد انوکرنیہ ہے تتھا دھارن کرنے یوگیہ ہے۔ اس پرکار اسکا انوسرن کر سادھک سدھی پراپت کر سکتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکوں کو سمجھا کر کہنے لگے کہ یوگ سادھنا کرتے ہوئے ایوں نام کا سمرن کرتے ہوئے سادھک کو الوکک آتمک انبھو ہوتے ہے تتھا اسے کچھ سدویاں پراپت ہوتی ہے۔ انکی چرچا کسی سے نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ انبھو کیول اپنے ستگرو مہاراج کو بتاکر ان سے اچت مارگدرشن پراپت کرنا چاہیئے۔ ویسے نام کا سمرن لوگوں سے چھپاکر کرنا چاہیئے۔ اپنے کمائی کی بات ہمیش گپت رکھنی چاہیئے۔ اس سمبندھ میں سامی صاحب نے بھی ہدایت دی ہے دری دری کین بدھائی سامی سک پریتجی تلنئوں لؤں منجھی لکھائی مورت مھوبنی جی۔ سامی صاحب اس پد میں کہتے ہے کہ تمہارے من میں جو پرماتما کا پریم ہے اسکا تم ڈھنڈھورا مت پیٹو تم انترکھ ہوکر اپنی پریت اس پرماتما سے چھپاکر لگاؤں تو پھر تمہارے روم روم میں تمہیں اس پرماتما کے درشن ہوگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سادھکو کو کہنے لگے کہ یوگ سادھنا کرنے والے جگیاسو کو اپنے آہار کی اور بھی وشیش دھیان دینا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا ان ویسا من۔ اسلیے بھوجن سادہ ساتوک ہی کرنا چاہیئے۔ ساتوک بھوجن کی ویاکھیا بھگوان شری کرشن نے گاتا میں کرتے ہوئے ارجن کو بتایا ہے کہ-: آیو، بدھی، بل، سواستھیہ، سکھ ایوں روچی بڑھانے والا، رسدایک، پورن پکا ہوا، شکتی وردھک پدارتھ ساتوکی پروش کو اچھے لگتے ہے۔' پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ سادھک کو پرمارتھ کے پتھ پر چلنے) کے لئے تتھا پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے اپنے رہن صحن اور آچار بچار کی اور وشیش دھیان دینا ہوگا۔ بھگوان شری رکشن نے اس سمبندھ میں شریمد بھگود گیتا میں کہا ہے کہ-: جو کسی سے بیر بھاؤ نہیں رکھتا، جو سبھی کا متر ہے، جس کے ہردے میں سبھی کے پرتی دیا بھاؤ ہے، جس کا اہنکار چلا گیا ہے جو سدا سنتشٹ ہے، جو یوگ یکت ہے تتھا درڑھ نشچیہ والا ہے جس کا من اور بدھی ایشور میں ارپت ہو چکا ہے وے میرے پریہ بھکت ہے۔ جو ویکتیوں سے کھننہ نہیں ہوتے اور نہ ہی لوگ ان سے کھن ہوتے ہے۔ جنہوں نے ادھک دکھ اور خوشی، ڈر و بھڑکنا تیاگ دیا ہے ایسے بھکت مجھے پریہ ہے۔ جو کسی کے سہارے نہیں ہے جو وچاروان ایوں دکش ہے جو سکھ دکھ میں سم ہے، جن کا دکھ چلا گیا ہے جو نندا و پرشنسا میں سم رہتے ہے ارتھات نہ نندا سن کر دکھی ہوتے ہے اور نہ ہی پرشنسا سن کر پھولتے ہے، کم بولنے ہے اور ادھک چپ رہتے ہے، جو ملے اسی میں سنتشٹ ہوتے ہے جن کا گھر گرہستھی سے وشیش لگاو نہیں ہے۔ جن کا سارا جگت ہی گھر ہے جن کی بدھی ستھر ہے۔ ایسے ویکتی ہی میرے پریہ بھکت ہے۔ ایسے جگیاسو ہی یوگی بن سکتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی جگیاسوؤں کو کہنے لگے کہ اس پرکار یوگ سادھنا کرنے پر جب آپ کو سدوی پراپت ہو، گیان پراپت ہو، یش پراپت ہو تتھا دھن پراپت ہو تب تم سدا شانت اور ونمر بنے رہنا۔ اپنے آپ کو دوسروں سے اوپر اٹھا ہوا ایوں شریشٹھ مان کر، گیان، یش تتھا دھن کا گھمنڈ

مت کرنا کیونکی اہنکار آنے سے ویکتی کی اونتی ہوتی ہے اور وہ گر جاتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے سادھکو کو اہنکار کے سمبندھ میں سامی صاحب کا یہ شلوک بتایا۔ سدیء منجھرووار، تھیا بیکھ، گرہستی لوک سبھو منی ویبٹا من میں ودھی لکھید وہنوار، جاگی دسنی کین کی ساکھی سرجنہار سامی پائین چھاری، تھا سمجھ ورائے سرجنہار۔ سوامی صاحب اس شلوک میں کہتے ہے کہ اس جگت میں جس کسی نے اہنکار کیا ہے وہ گرا ہے، چاہے وہ یوگی ہو سنیاسی ہو اتھوا گرہستی۔ جس کسی نے ابھیمان کیا اسکی آنکھے اس مد میں بند ہو جاتی ہے، وے اس سروشکتمان پربھو کو بھول بیٹھے ہے۔ ایسے لوگوں کی بدھی نشٹ ہو جاتی ہے اور وے برباد ہو جاتے ہے۔ یہ شلوک بتانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی سادھکو سے کہنے لگے کہ گیانوان پروش کو پیڑوں سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ جیسے پھلدار پیڑ پھل لگنے پر ادھک جھوکتا ہے۔ اسی پرکار ودیا گرہن کرنے پر ہمارے سوبھاؤ میں ادھک نمرتا آنی چاہیئے۔ ہمارے بیوہار میں مٹھاس آنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے آپ کو اونچا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ ہمیں سبھی کو سمان سمجھنا چاہیئے۔ سبھی کو سمان دینا چاہیئے۔ اہنکار آنے پر ابھی اسی کی کیا دشا ہوتی ہے یہ بات سمجھانے کے لئے پرانوں سے ایک درشٹانت بتایا۔

درشٹانت:- مہرشی یاژولک کے آشرم میں سیکڑوں ودیارتھی شکشا گرہن کرتے تھے۔ یہاں پر سادھکوں کو ویدوں کی اچ شکشا دی جاتی تھی۔ ان ودیاتھیوں میں مہرشی کے دو خاص ششے تھے گروشیوی تتھا کشاگربدھی وے دونوں ششے بدھیمان ایوں پرشرمی تھے۔ وے دونوں اپنے گرو دیو کی بڑی شردھا سے سیوا کرتے تھے۔ پرنتو کچھ دنوں سے انکے بیوہار میں پرورتن دیکھ کر گرو دیو کو چنتا ہونے لگی۔ وے اپنے ساتھیوں سے بات کرتے سمے اپنے گیان ایوں ودھتا کا دکھاوا کرنے لگے۔ ان میں اہنکار آ گیا تھا۔ اہنکار آنے پر گیان کچرے میں پڑے سونے کے سمان ہو جاتا ہے۔ گیان آنے پر تو نمرتا آنی چاہیئے۔ مہرشی سوچنے لگے کہ انکا یہ کھوٹ نکلنا پڑے گا۔ یہ سوچ کر ایک دن ان سے کہنے لگے کہ میرے پاس جو ودیا تھی وہ میں آپ کو سکھا چکا۔ پرنتو ابھی بھی اچ شکشا شیش ہے جو آپ لوگوں کو سیکھنی چاہیئے۔ اس پر ششیوں نے پوچھا کہ یہ شکشا کس سے سیکھنے چاہیئے۔ مہرشی جی بولے اس سنسار میں راجہ جنک جیسے برہم گیانی دوسرا کوئی نہیں ہے سو آپ انکے پاس جاؤ اور ہمارا سندیش دو وے آپ کو برہم ودیا سکھائینگے۔ گرو جی سے آگیا لیکر دونوں ششے سیدھے متھلا نگری میں آئے۔ راجہ جنک کی دربار میں پہنچ کر دوارپال کو کہا کہ ہم مہرشی یاژولک کے ششے ہے راجہ جنک سے ملکر مہرشی کا سندیش انہیں دینا چاہتے ہے۔ ششیوں کو تتکال راجہ کے سامنے اپستھت کیا گیا۔ راجہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہے اور یہا کیسے آنا ہوا ہے۔ دونو نے راجہ کو بتایا کہ وے مہرشی کے ششے ہے اور گرو کے آگیا سے یہاں آئے ہے۔ راجہ نے درباریوں کو آدیش دیا کہ انہیں شاہی اتتھگرہ میں شان مان سے رہایا جائے۔ ہم ان سے بعد سے ملاقات کرینگے۔ راجہ کے سیوکوں نے انہیں عطر سے سنان کرواکر سونے کے پلنگوں پر نرم گدوں پر بٹھاکر چھتیس پکوانوں کا بھوجن کروایا۔ اس پرکار وے بڑے مزے سے رہنے لگے۔ ایسا کرتے کرتے چار دن بیت گئے پرنتو راجہ نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ دونو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آج چار دن بیت گئے پرنتو راجہ سے بھینٹ نہیں ہوئی ہے خیر ہماری خوب آو بھگت ہو رہی ہے سو آنند آ رہا ہے۔ اتنے میں راجہ کے سیوکوں نے آکر انھے کہا کہ راجہ نے آپ کو یاد کیا ہے۔ مہربانی کرکے آپ دربار میں چلیں۔ راجہ نے انہیں اچت آسنہ پر بٹھاکر پوچھا کہ مہرشی جی بالکل ٹھیک ہیں؟ میرے لئے انکی کیا آگیا ہے۔ اس پر گرو سیوی نے انہیں بتایا کہ گروجی نے ہمیں آپ کے پاس برہم ودیا سیکھنے کے لئے بھیجا ہے۔ یہ سن کر راجہ گمبھیر ہو گئے۔ تھوڑا سوچ کر انہیں کہا کہ آپ کو اس ہیتو تین دن اور پرتیکشا کرنی ہوگی۔ دونوں نے کہا کہ اس میں کوئی

بانی نہیں ہے جہاں چار دن آرام سے نکل گئے وہاں تین دن اور نکل جائینگے۔ شاہی اتتھگہ میں شاہی ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ رہنے میں انہیں خوب آنند آیا۔ سوچا کہ تین دن اور مزے لیں گے۔ پرنتو اس بار راجہ نے اپنے سیوکوں کو آدیش دیا کہ انہیں سادھارن اتتھگرہ میں رکھا جائے۔ یہاں پر تو سب کچھ سادہ تھا۔ بھوجن کے سمے انکے سمکھچار موٹی روٹیاں اور دال رکھی گئی۔ یہ دیکھ کر دونوں بڑے ناراض ہوئے۔ اور راجہ کے لئے بھلا برا کہہ کر کہنے لگے کہ راجہ نے ہمارا اپمان کیا ہے۔ اس پرکار تینوں دن وے راجہ کے لئے بھلرا برا کہتے رہے۔ کہنے لگے کہ راجہ تو اگیانی ہے جو ہمارے ساتھ ایسا برا برتاؤ کیا ہے۔ تین دن کے پشچات راجہ نے انہیں بلاکر کہا کہ مجھے بہت دکھ ہے جو یہ تین دن آپ کو کشٹ اٹھانا پڑا۔ آپ کو زمین پر سونا پڑا۔ دال روٹی کھانی پڑی۔ اس پر دونوں ششیوں نے کہا کوئی بات نہی ہے۔ وہ سمے بھی کٹ گیا۔ اب آپ ہمیں برہم ودیا سکھائیے۔ اس پر راجہ نے انہیں کہا کہ ابھی آپ برہم ودیا سیکھنے کے ادھیکاری نہیں بنے ہے۔ اسلیے اس سمے میں آپ کو یہ ودیا دینے میں اسمرتھ ہوں،۔ اس پر دونو ششیوں نے کہا کہ ہم نے اتنے دن رہ کر مہرشی کے آشرم میں تپسیا کی ہے۔ سو ہمارے اندر کون سی کمی ہے؟ اس پر راجہ نے کہا کہ یہ تین دن میں نے آپ کو سادھارن اتتھگرہ میں رکھ کر آپکی پریکشا لینی چاہی۔ آپ وہاں رہ کر بہت ناراض ہوئے اور شاہی اتتھگرہ میں ایشو آرام سے رہ کر آنندت ہوئے۔ اس سے یہ سدھ ہوا کہ آپ میں ابھی سم بھاؤ اتپن نہیں ہوا ہے۔ آپنے اتنا تپ کر اپنے شریر کو ویرتھ میں کشٹ دیا ہے۔ یہ سن کر گرو سیوی اور کشاگربدھی کی شرم کے مارے گردن جھک گئی۔ انہوں نے یہ محسوس کیا کہ انمیں اہنکار آ گیا تھا۔ اہنکار کے انکر انکے ہردے میں ابھر گئے تھے۔ سو مہرشی یاجنولک نے انکا اہنکار دور کرنے کے لئے، انکی گراوٹ کو روکنے کے لئے، انکی ہی بھلائی کے لئے راجہ جنک کے پاس بھیجا تھا۔ ہم اپنے ستگرو مہاراج کے بہت آبھاری ہے جنہوں نے ہمیں گراوٹ سے بچا لیا۔ اہنکار کے اندھکار میں سارا گیان نشٹ ہو جاتا ہے۔ یہ درشٹانت سناکر پرم پوجیہ سوامی جی نے سادھکوں کو نمرتا پورو نتیہ نعم سے ابھیاس کر آتم انتی کی راہ پر چلنے کا آشیرواد دیا۔ اس پرکار پرم پوجیہ سوامی جی پرات: کال یوگ ابھیاس اور سایں کال ستسنگ کرتے رہے۔ سارا دن بھکتوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ سب کی مرادیں پورن ہونے لگی۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی کے من میں ایسے ستھان کی تلاش تھی جہاں شانتی ہو، وشالتا ہو تتھا پہاڑوں کی تہٹی ہو۔ ایسے ستھان پر ستگرو مہاراج کے آشرم بنوانے کی ابھلاشا تھی انکے من میں۔ سنیوگ وش شری بھاگچند انکے ستسنگ میں آنے لگا اور انکے من کی مراد پورن ہوئی ۔ انکے سنکلپ سدھ ہونے کا سمے آ گیا۔ ایک دن شری بھاگچند نے ساہس کرکے پرم پوجیہ سوامی جی سے ونتی کی کہ میرے گھر والو کی یہ ہاردک ابھلاشا ہے کہ آپکی کرپا سے ہمارے سب کارج سدھ ہوئے ہے سو آپ آدرش نگر چلکر ہمارے کٹیا کو پتوتر کریں، ہمارے یہاں چلکر بھوجن سویکار کرنے کی کرپا کریں۔ اور سایں کال وہیں پر ستسنگ کی دیبان لگاوے۔ سبھی پریمیوں کو ہماری اور سے نمنترن دے کہ وے وہاں آکر ستسنگ سنے اور پرساد پاوے۔ ہمارا ستھان کافی بڑا ہے اور وہا کھلا میدان بھی ہے جہاں آسانی سے ستسنگ ہو سکے گا۔ سنت جن تو پریم کے وش میں ہوتے ہے سو انکا سچا پریم تتھا شردھا دیکھ کر انکا نمنترن سویکار کر پریمیوں کو کہا کہ کل ہم ستسنگ کی دیبان آدرش نگر میں سیٹھ بھاگچند کے گھر پر لگائینگے۔ سیٹھ بھاگچند نے بھی پریمیوں کو سنیہہ سے ستسنگ کے لئے نمنترن دیا اور کہا ستسنگ کے پشچات ہاتھ پرسادی ہوگی۔ دوسرے دن یوگ ابھیاس کے پشچات سیٹھ بھاگچند ٹانگہ لیکر پرم پوجیہ سوامی جی کو مان شان سے لینے آیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی اسکے ساتھ انکے گھر پر پدھارے۔ دوپہر کو بھوجن کر وشرام کیا اور سایں کال ستسنگ کی

دیبان لگایا۔ یہاں پر شہر کے پریمیوں کے اترکت آدرش نگر کے بھی بہت پربھی آئے تھے جن میں سیٹھ سوبھراج بھی آئے ہوئے تھے۔ آدرش نگر کے پریمیوں کو پرم پوجیہ سوامی جی کے ستسنگ روپی امرت سے خوب آنند آیا۔ سو ستسنگ کے پشچات سبھی ملکر پرم پوجیہ سوامی جی کے سیوا میں اپستھت ہوئے اور نویدن کیا کہ ستسنگ سن کر ہماری پیاسی آتما ورشو کے بعد اتی ترپت ہوئی ہے۔ ہماری ونمر نویدن ہے کہ یہاں رہ کر ہمیں پرتیدن یہ ستسنگ روپی امرت پلانے کی انوکمپا کریں۔ شری بھاگچند جی نے پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ ہمارا مکان کافی بڑا ہے۔ ہم ایک کمرا آپکی سیوا میں ارپت کرتے ہے اور اتنا بڑا میدان بھی ہے جہاں پریاپت ماترا میں پربھی سما سکتے ہے۔ ہمیں کرپا کر یہ سؤسر اوشیہ پردان کریں تاکہ ہمارا پرلوک سدھر سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کو ستسنگ کے لئے یہ کھلا، وشال ایوں شانتی والا واتاورن بہت اچھا لگا سو وہیں رہ کر ستسنگ کا دیبان لگانے کا نشچیہ کر لیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا یہ نرنیہ سن کر انکے پرم ششیہ شری بھاگو صاحب کا دل بیٹھ گیا۔ بھاری من سے انکو ونتی کر کہا کہ ستگرو مہاراج یدی آپ یہاں رہن گے تو یوگ شالا کا کیا ہوگا؟ اس پر اسے سانتونا دیکر کہا کہ ہم نے تمہاری سنیہہ ایوں شردھا دیکھ کر یوگ ابھیاس کا شبھ کاریہ آرمبھ کیا ہے۔ ہم اسکو نرنتر جاری رکھینگے۔ ہم نے یہ نرنیہ لیا ہے کہ ہم نردھارت سمے پر یوگشالرا پہنچ کر یووا سادھکوں کو ابھیاس کرواکر انکے شریرک ایوں آتمک انتی میں سہیوگ دینگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پرتیدن پرات: کال سنان کر پیدل ہی پیدل نام کا سمرن کرتے ہوئے ٹھیک سمے پر آشا گنج میں یوگشالا پر پہنچ جاتے تھے۔ انکے شردھالو پربھی انہیں نویدن کر کہتے تھے کہ آدرش نگر سے آشاگنج کی اتنی لمبی دوری پیدل چلکر کیوں طے کرنے کا کشٹ کرتے ہے۔ آپ ہمیں آدیش کریں تو ہم آپ کو وہاں پہنچانے کی ووستھا کریں۔ اس دن سایں کال ستسنگ میں ان شردھالو بھکتوں کو انکے سنیہہ ایوں شردھا کے لئے دھنیواد دیکر اس بھجن دوارہ اتر دیا۔ بھجن درویشنی جی عجب کھیالی، جانئی سے درویش۔ ۱۔ کدہں گھمن سے ننگے پیریں، کدہں شاہانے ویس کدہں گیڑوء جا کپڑا پاے، لعل پھرن ت لبیس ۲۔ کدہں جھلائن چھتر سرتے، کدہں بھبھوتی بیس کدہں منڈائن سر کھے سائیں، کدہں رکھائن کیس 3 ۳...کدہں رہن سے اندر گپھا جے، کدہں گھمنی تھا دیس، کدہں ماٹھ میں منو لگائے، کدہں کرنی اپدیش۔ ٤--- مادھو" مست رہنی سے موجی، چڑ لوانٹگ آدیش درویشنی جا رایا سچ پچ جانئی سے درویش ارتھ:- اس بھجن میں سوامی جی کہتے ہے کہ درویش اور سنت مہاتماؤں کے بچار ولکشن ہوتے ہے اور انکو سادھارن ویکتی سمجھ نہیں سکتا انکے وچاروں کا درویش ہی سمجھ سکتے ہے۔ کبھی تو وے ننگے پاو چلتے ہے اور کبھی مستی میں آکر شاہی ٹھاٹھ باٹھ میں رہتے ہے۔ اور کبھی سب کچھ تیاگ کر گیرووے وستر دھارن کرتے ہے۔ کبھی وے چھتر جھلاتے ہے اور کبھی بھبھوت رماتے ہے۔ کبھی وے اپنا سر منڈاتے ہے تو کبھی جٹائے دھارن کرتے ہے۔ کبھی کبھی وے گپھاؤں میں جاکر انتر دھیان ہو جاتے ہے اور کبھی دیش کے رٹن کے لئے نکل پڑتے ہے۔ کبھی وے مون دھارن کر شانت ہو جاتے ہے تو کبھی لوگ کو اپدیش دیتے ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ وے سدا اپنی مستی میں رہتے ہے۔ انکا انت وے درویش ہی جانتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی واستو میں پہنچے ہوئے درویش تھے۔ وے پروپکار کے لئے کتنے بھی کشٹ صحن کرنے کے لئے تیار تھے۔ پریمیوں کے پکار پر پرات: کال یوگ ابھیاس کرواتے تھے۔ دن میں شہر کے پریمیوں کے دکھ دور کرتے تھے۔ اور سایں کال آدرش نگر میں ستسنگ کی دیبان لگاکر پریمیوں کو خوب آنند پردان کرتے تھے۔ انکی ستسنگ کی سگندھی دھیرے دھیرے آدرش نگر کے ستھانیہ لوگوں میں پھیلنے لگی۔ اب انکے ستسنگ میں بابو ہنومان پرساد، شری جگدیش پرساد جی، ماسٹر

صاحب بابو مرلی دھر اپوں شرمان جھا صاحب، سیٹھ صاحب نت نعم سے آنے لرگے۔ یہ سب آردش نگر کی جنتا کے پریہ نیتا تھے۔ وے سب پرم پوجیہ سوامی جی کو بہت آدر دیتے تھے اور سدا سیوا کے لئے تت پر رہتے تھے۔ شنیوار کو پرم پوجیہ سوامی جی وشیش ستسنگ کرتے تھے۔ اس دن شہر سے اپوں آردش نگر سے بڑی سنکھیا میں پریمی آتے تھے۔ ایک شنیوار کو پریمیوں کو سمجھا کر کہنے لگے کہ اس سمے ہماری پریکشا کی گھڑی آئی ہے۔ دیش کے بٹنوارے کے کارن ہمیں اپنے مکان، دھن دولت تتھا جمے جمائے ویوسائے چھوڑکر بھٹکنا پڑا ہے۔ آپکے سامنے مکان، روزگار، تتھا بچوں کی پڑھائی کی سمسیائیں ہے۔ سب سے بڑی سمسیا پیسے کی ہے۔ پرنتو یہ سب کشٹ ہم نے اپنے دھرم کو بچانے کے لئے سہرش لئے ہے۔ اس لئے دل چھوٹا نہیں کرنا چاہئیے۔ کیونکی یدی ہم اپنے دھرم پر قائم رہے تو شیگھر ہی پہلے سے بھی ادھک سکھی ہونگیں۔ کیول وشواس رکھنے کی آوشیکتا ہے۔ پریمیوں کو وشواس دلرانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں یہ درشٹانت سنایا۔ درشٹانت:- ایک بڑا ساہوکار تھا۔ وہ دانی اپوں دیالو تھا۔ اسکے سداورت کی پرسدھی چارو اور پھیلی ہوئی تھی۔ کوئی بھی سوالی اسکے در سے خالی نہیں جاتا تھا۔ دان پنیہ کے اترکت وہ پوجا پاٹھ بھی نعم سے کرتا تھا۔ بھگوان اپنے سچے بھکتوں سے اوشیہ پریکشا لیتے ہے۔ سو ایک دن کلکشمی کو ابلہ ناری کے ویش میں بھگوان نے سیٹھ کے پاس بھیجا۔ کلکشمی نے دین من ہوکر سیٹھ صاحب سے ونتی کی کہ میں ابلہ بیسہارے آپکی تعریف سن کر آپکے شرن میں آئی ہوں، | کرپا کر مجھے بیسہارے ابلہ کو اپنے چرنوں میں ستھان دیں۔ میں ایک کونے میں پڑی رہونگی اور آپکی سیوا کرونگی۔ سیٹھ صاحب دیالو تھے سو اس ابلہ کے دینتا کو دیکھ کر اسے اپنے پاس رہنے کی اعضا دے دی۔ وہ مزے سے وہاں رہنے لگی۔ سیٹھ صاحب جیسے نیم انوسار بھگوان کے آگے پوجا کر رہا تھا تب لکشمی پرکٹ ہوکر سیٹھ صاحب سے کہنے لگی کہ سیٹھ صاحب! آپنے کلکشمی کو اپنے پاس شرن دی ہے اسلیے میں آپ سے آگیا لیتی ہوں،۔ میں کلکشمی کے ساتھ رہ نہیں سکتی۔ اب آپ نرنیہ لو کہ آپ کلکشمی کو نکال رہے ہے یا مجھے آگیا دے رہے ہے۔ اس پر سیٹھ نے لکشمی سے کہا کہ ماتا شرناگت کی رکشا کرنا میرا دھرم ہے۔ میں اپنے دھرم پر قائم ہوں،۔ اسلیے میں کلکشمی کو نکال نہیں سکتا۔ اب یہاں پر رہنے یا جانے کا نرنیہ آپ کو سویں لینا ہے۔ سیٹھ کے اس اتر کو سننے کے پشچات لکشمی وہاں سے چلی گئی۔ لکشمی کے چلے جانے کے پشچات سیٹھ کے یہاں دھن گھٹتا گیا۔ اسے بیوپار میں ہانی ہونے لگی۔ اسکا پیسے میں ہاتھ تنگ ہونے لگا۔ پرنتو سیٹھ نے اس پر دل بھی دل چھوٹا نہیں کیا۔ وہ پرماتما کی رضا پر راضی رہنے لگا۔ کچھ دنوں کے پشچات جیسے وہ نیم انوسار پوجا کر رہا تھا تو اسکے سامنے سمردھی دیوی پرکٹ ہوئی ۔ اور سیٹھ کو کہنے لگی سیٹھ صاحب! آپکے یہاں سے لکشمی وداع ہو گئی ہے سو میں تو لکشمی کے سوائے رہ نہیں سکتی، اسلیے میں آپ سے وداع لیتی ہوں،۔ یہ کہ کر سمردھی دیوی الوپ ہو گئی۔ اس دن کے پشچات برکت پڑنا ہی بند ہو گئی۔ کھیت سوکھنے لگے اکال پڑنے لگے۔ کارخانوں میں آگ لگ گئی۔ چاروں اور سے گھاٹے کے سماچار آنے لگے۔ ایسی سنکٹ کی گھڑی میں بھی سیٹھ صاحب اپنے دھرم پر قائم رہے اور اف بھی نہیں کہا۔ تھوڑے دنوں کے پشچات سیٹھ صاحب جیسے پوجا کر رہے تھے یش دیوتا انکے سامنے آکر پرکٹ ہوئے اور کہا کہ سیٹھ صاحب! آپنے لکشمی دیوی تو وداع ہو گئی اور اسکے پیچھ سمردھی دیوی بھی الوداع ہو گئی۔ بھائی! میں تو وہاں رہتا ہوں، جہا لکشمی دیوی اور سمردھی دیوی نواس کرتی ہے۔ اسی لیے میں آپ سے آگیا لیتا ہوں،۔ اس دن کے پشچات سیٹھ کی بدنامی ہونے لگی سمپورن یش اور نام مٹی میں ملن گئے۔ لوگ سراہنا کے ستھان پر برائی کرنے لگے۔ پرنتو سیٹھ صاحب نے سب کچھ دھیریہ کے ساتھ صحن کیا۔ انت

میں پوجا کرنے سمے انکے سامنے دھرم پرکٹ ہوا اور کہنے لگا کہ سیٹھ جی! آپ سے لکشمی، سمردھی اور یش پہلے ہی وداع ہو چکے ہے، اب مے بھی آپ سے وداع ہونا چاہتا ہوں، ۔ اس پر سیٹھ جی نے ہاتھ جوڑکر دھرم سے ونتی کی کہ جب لکشمی نے میرے سے وداع لی تو مینے اسے سے کچھ بھی نہیں کہا۔ اور جب سمردھی گئی تو مجھے غم نہیں ہوا۔ جب یش مجھے چھوڑکر چلا گیا تو بھی میں اسے نہی روکا۔ پرنتو میں آپ کو نہیں جانے دوگاں۔ آپ کی ارتھات دھرم کی رکشا ہیتو ہی مینے کلکشمی کو اپنے یہاں شرن دی۔ شرناگت کی رکشا ہیتو میں نے اتنے کشٹ جھیلے۔ پرنتو مینے اف تک نہیں کی۔ کیونکہ دھرم سب سے سرووپری ہے، رامائن میں بھی بھگوان شری رام نے کہا ہے-: رگھو قل ریتی سداچلی آئی پران جائے پر وچن نہ جائی۔ یہ سن کر دھرم بہت پرسنّہ ہوا۔ اور اسے آشیرواد دیکر کہا کہ ہم نے تو کیول آپکی پریکشا لینی چاہیئے۔ آپ اس پریکشا میں سونے کے سمان تپ کر کھرے اترے ہے۔ دھمر پر قائم رہنے کے کارن ہم سب آپ سے پرسنّہ ہوئے ہے۔ اتنے میں لکشمی دیوی، سمردھی دیوی اور یش دیوتا پرکٹ ہوکر کہنے لگے کہ ہم سب تو دھرم کے پیچھے ہے۔ آپ نے دھرم کو اپنے پاس قائم رکھا۔ اور دھرم کے خاطر اتنے کشٹ سہے اسلیے ہم سب آپ کے پاس لوٹ کے آئے ہے۔ اور سدا آپکے پاس رہینگے۔ سیٹھ کا دھن دھانیہ پہلے سے ادھک ہو گیا۔ ہر وستو میں برکت پڑنے لگی۔ اب انکا یش دور دور تک گایا جانے لگا۔ اتنے میں کلکشمی سیٹھ جی کے پاس آکر ہاتھ جوڑکر کہنے لگی کہ میں آپ سے شما مانگ کر آگیا لیتی ہوں،۔ سیٹھ جی کو اسنے کہا کہ بھگوان آپ سے پریکشا لینا چاہتے تھے اسلیے مجھے آپکے پاس بھیجا گیا تھا۔ سیٹھ جی! جہاں دھرم ہے وہاں میں نہیں رہ سکتی ہوں،۔ اسلیے اب میں جاتی ہوں، پھر کبھی آپکے پاس نہیں آؤنگی۔ پرم پوجیہ سواجی جی پریمیوں کو سمجھا کر کہنے لگے کہ ہم بھی دھرم کی رکشا کے لئے اپنے گھر، وطن، دھن دولت، مندر گرودوارے قربان کر یہاں آئے ہے۔ ہم اپنے دھرم پر قائم ہے۔ اسلیے سب کچھ پہلے سے بھی سوایا ہوگا۔ دھن دولت بھی آئیگی یش بھی ملیگا بس کیول دھیریہ رکھنے کی آوشیکتا ہے۔ پرماتما کے در پر دیر ہے پرنتو اندھیر نہیں ہے۔ پھر مندر گرودوارے بنینگے اور خوب میلے لگینگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے ایسے پربھاوشالی پروچنوں کا وہاں کے ستھانیہ لوگوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔ ایک تو انکا الوکک ویکتتو، مدھر وانی تتھا گہرے گیان نے سبھی پریمیوں کی وشیبھوت کر لیا۔ وے کسی بھی پرکار پرم پوجیہ سوامی جی کو آردش نگر میں بسانے کی یوجنائیں بنانے لگے۔ جس سے کہ یہ بھومی بس جائے، پھلے پھولے اور تیرتھستھل بن جائے۔ یہ سوچ کر وہاں سے پربھاوشالی لوگوں کی بیٹھک بلائی اور یہ پرستاؤ رکھا کہ پہاڑی والی بھومی میں سے پرم پوجیہ سوامی جی کو ایک حصہ آشرم کے لئے دیا جائے۔ سرو سمتی سے یہ پرستاؤ پارت کیا گیا کہ پہاڑی والی سمپورن بھومی کے تین حصہ کیے جائے جس میں سے ایک بھاگ رام کرشن مٹھ کو، ایک بھاگ ستیہ نارائن جی کے مندر کو اور کونے والا ایک بھاگ پرم پوجیہ سوامی جی کو لکھا پڑھا کر دان کے روپ میں دیا جائے جس سے وے وہاں آشرم بنواکر ستھائی روپ سے آدرش نگر میں رہ کر یہاں کے پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلا کر پرمارتھ کی راہ پر چلاتے رہے۔ سوسائٹی کے کاریہ کرتاؤں نے ملکر پرم پوجیہ سوامی جی کی سیوا میں اپستھت ہوکر یہ شبھ سماچار بتاکر بھومی کے کاغذات سونپ دیئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے یہ سب ستگرو مہاراج کی اسیم کرپا مان کر سبھی کو ستگرو مہاراج کی اور سے پگھڑ پہناکر خوب آشیرواد دیا۔ دوسرے دن سایں کال ستسنگ میں پریمیوں کو یہ خوشخبری سناکر کہا کہ ستگرو مہاراج نے ہم پر اسیم کرپا کی ہے۔ وے سمرتھ ہے، انتریامی ہے وے نبلوں کے بل ہے، دین دیال ہے۔ انکے در پر دیر نہیں ہے، دیر تو ہمارے پکارنے کی میں ہے۔ ستگرو مہاراج نے ہماری پکار سن کر ہماری ونتی سویکار کی

ہے۔ یہاں پر پہنچنے کے پشچات یہی تمنا تھی کہ ستگرو مہاراج کا آشرم بنے۔ پرنتو اس دین ہین دشا میں یہ سپنا کٹھن ہی نہیں پرنتو اسمبھو پرتیت ہو رہا تھا۔ جب انکی کرپا ہوئی تو پرماتما آردش نگر کے پریمیوں کے گھٹ میں جا بیٹھے تھا یہ وشاتر بھومی آشرم کے لئے دان میں دی ہے، اس پہاڑی کی چھتر چھایا میں ستگرو مہاراج کا سورگ جیسا آشرم بنے گا۔ یہ سب میرے ستگرو مہاراج جی کی اثیم کرپا ہے۔ جو اس دین ہین دشا میں کرشن کے سمان اس سدھاما میں کے ساتھ آکر سہائے ہوئے ہے۔ بھاؤ وبھور پریمیوں کو یہ بھجن سنایا۔ بھجن (راگ بھیروی) چوے شیام سندر ت سدھاما اہڑے حال رہیئیں بنا مال رہیئیں آئیں کین ملی ہن دیش میں ۱۔ توتدیھں وجایو دکھ میں تو ت رات گجاری بکھ میں روئی حال کیا حد جھینا، پنہجو بدنو گاریئی ہن بیس میں۔۔۔ ۲۔ نقاع پگڑی متھے تے آہے سچو لٹو بی لنڈنی تے نا ہے پھاٹی پیر پیا سے ت چیروں تھیا کیئں وکت کاٹیڑ ہن دیس میں۔۔۔ .3 ہائتر پاتئی دکھ بھاری روئی شیام چوے ت مراری، کاٹیئی دیھں کتھے آئیں کین ہتے ہائے متر رہییں توں میں میں۔۔۔ ٤۔ اچی گلے ملیوں گردھاری روئی رتو اکھینو ماں جاری، نی نے ٹمیا تنہی ما چرن بھجیا تھی 'مادھو' پریم جے پیش میں۔ یہ درد بھرا بھجن گاکر پرم پوجیہ سوامی جی کا دل ستگرو مہاراج کے یاد سے بھر آیا اور آنکھیں نم ہو گئی۔ واتاورن بہت بھاری ہو گیا۔ سب پریمی بھی بھاؤ وبھور ہو گئے اور انکی بھی آنکھے نم ہو گئی۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو سانتونا دیکر کہنے لگے کہ ستگرو مہاراج کی اثیم کرپا سے ہمیں بہت ہی سندر ستھان پر ٹنڑے آدم والی امرا پر دربار جیسی وشال بھومی ملی ہے۔ اب آشرم بنانے کے لئے سمے اور سادھنوں کی آوشیکتا ہے۔ ہمیں وشواس ہے کہ ستگرو مہاراج اپنے کارج آکر سویں پورن کرینگے۔ سب کچھ انکے اوپر ہے۔ ہم تو کیول نمت ماتر ہے۔ کرنے کروانے والے وے سویں ہے۔ سمے گجرتے دیر ہی نہیں لگی۔ اب ستگرو مہاراج جی کی ورسی اتسو کا سمے آ گیا۔ ستگرو مہاراج جی کا بھارت میں پہلا ورسی اتسو ۱۹٤۹ میں ہونے والا تھا۔ ایک کمرے میں رہتے ہوئے ستگرو مہاراج کے وشال ورسی اتسو کا سنکلپ لے لیا۔ میلہ اسی مان شان ایوں دھوم دھام سے لگے گا ایسا وشواس تھا انکو۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے چمبکیہ ویکتتو ایوں کاریہ سنچالن کی ادبھوت شکتی تھی۔ وے سمست کاریہ دوردرشیتا ایوں پورن یوجنا بناکر کرتے تھے۔ سو میلے کے اتم پربندھک ہیتو آردش نگر ایوں نگر کے پریمیوں کی ایک سبھا بلوائی۔ اس سبھا میں شری سوبھراجمل بابو مرلی دھر ، بابو ہنومان پرساد، ماسٹر صاحب وشیش تھے۔ سب سے بچار ورمش کر الگ الگ کاریہ کو بانٹ کر پرتیک کاریہ کے لئے سمتیاں نیکت کی گئی۔ تتھا پرتیک کاریہ کرتا کو کاریہ کی پورن ذمیداری سونپ کر پگھر پہناکر انہیں سنمانت کیا۔ انکو سمجھا کر کہا کہ یہ سبھی کاریہ مہتوپورن ایوں مہان ہے۔ کوئی بھی کاریہ چھوٹا نہیں ہے۔ جوتوں کی دیکھ بھال، پیاؤ چلاکر پیاسے پریمیوں کو پریم سے ٹھنڈا پانی پلا کر انکی پیاس بجھانا اور دوسرے سب سیوا کے کاریہ سمان ہیں۔ اس لئے بنا جھجھک کے نمرتاپوروک یدی کاریہ کرینگے تو ہمارے اوپر ستگرو مہاراج کی اثیم کرپا ہوگی۔ پریمیوں کو سیوا کا مہتو سمجھانے کے لئے یہ درشٹانت بتایا۔ اشٹانت:- یہ گھٹنا چوتھی پاتشاہی کی ہے۔ گرو مہاراج کے اکھاڑے میں شری ارجن دیو سملت ہوئے۔ انکو گرو مہاراج نے چھوٹے چھوٹے کاریہ سونپے تھے، جن میں برتن مانجنا بھی شاملر تھا۔ شری ارجن دیو پربھات سے ان کاریوں میں لگ جاتے تھے اور راتری کو جب انیہ ششئے سو جاتے تھے تو بھی وے اپنی سیوا میں لگے رہتے تھے۔ وے کسی بھی کاریہ کو چھوٹا سمجھ کر پرہیز نہیں کرتے تھے۔ چھوٹے سے چھوٹا کاریہ من لگاکر صفائی ایوں سندر ووستھا سے کرتے تھے۔ جب دوسرے ششئے مزے سے گرو مہاراج جی کا ستسنگ سنتے تھے تب یہ صاحب اپنی سیوا میں ویست رہتے تھے۔ اسلیے دوسرے ششئے انہے تچھ سمجھتے تھے۔ اور سوچتے تھے کہ گرو مہاراج

کے درشٹی میں شری ارجن دیو کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ پرنتو جب چوتھی پاتشاہی کے گرو مہاراج جی کا انت سمے آیا تب انہوں نے پرمپرا انوسار اپنے ششیوں میں سے اپنا اترادھیکاری چنا پرنتو اسکی گھوشنا انہوں نے سنگت کے سامنے نہیکی پرنتو وصیت لکھ کر ایک صندوق میں بند کر اسکی چابی اپنے پاس رکھی۔ اور سنگت کو آدیش دیا کہ ہمارے جیوتی جوت سمانے کے پشچات یہ سنندوک کھول کر وصیت پڑھی جائے۔ جو ششئے انکے نکٹ رہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ گرو مہاراج کی ان پر وشیش کرپا ہے، انمیں ہر ایک یہ سمجھنے لگا کہ گرو مہاراج میرے لئے ہی وصیت کرکے گئے ہونگے۔ پرنتو گرو مہاراج جی کے جیوت جوت سمانے کے پشچات سندوک کھول کر وصیت پڑھی گئی تب سب کے آشچریہ کی سیما ہی نہیں رہی۔ انکو وصیت کے انوسار گرو مہاراج شری ارجن دیو جی کو اپنا وارث منونت کر گرو گدی کا ادھیکار بنا کے گئے تھے۔ یہ بات تو انکے سپنے میں بھی نہیں تھی۔ جنہیں وے تچھ سمجھتے تھے گرو مہاراج جی انہیں سرمور سمجھ کر گرو گدی پردان کر گئے۔ یہ سب سیوا کی کرامات ہے۔ یہ درشٹانت بتاکر کاریہ کرتاؤں کو کہنے لگے کہ سیوا سب سے اونچی ہے۔ کسی بھی کاریہ کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کاریہ کو اونچا بنانے والی ہماری اونچی بھاونا ہے۔ یدی ہم لگن اور سچی بھاونا سے سیوا کرینگے تو وہ اوشیہ ستگرو مہاراج کے دوار پر سویکار ہوگی۔ سبھی کاریہ کرتاؤں نے کاریہ کو پوتر مان کر اسے تن من اور دھن سے پورن کرنے کا سنکلپ لیا۔ اور سب اپنے کاریہ میں لگن سے لگ گئے۔ میلے کی ووستھا ہیتو شری سوبھراج اور سیٹھ بھاگچند کو بالا مردانا کے سمان آٹھوں پہر اپنے ساتھ رکھا۔ پرتیک کاریہ کی ووستھا ایوں دیکھ ریکھ پرم پوجیہ سوامی جی سویں کرنے لگے۔ یہ میلہ آدرش نگر واسی شری چندر کشور گرگ کے مکان پر لگانے کا نرنیہ لیا گیا۔ میلے کی گھوشنا کرتے ہی شن پلن میں بھنڈارا بھر گئے۔ دانی پریمیوں نے شکر، گیہوں، چاول کی بوریاں اور تیتر کے پیپے پوجیہ سوامی جی کے سیوا میں بھینٹ کر دیئے اور دل کھول کر بھیٹا (دھن) کی۔ ستگرو مہاراج نے اپنے کاریہ خود کر لئے۔ کس کو کچھ بھی نہیں کہنا پڑا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا ہردے پرسنن ہو گیا۔ وے میلے کی تیاری زور شور سے کرنے لگے۔ میلے کے نمنترن پتر بھیجنے سے پورو پرم پوجیہ سوامی جی آدرنیہ مہا منڈلیشور ستگرو سوامی سروانند جی مہاراج کے پاس آئے اور انہیں ونمرتا پوروک ونتی کی کہ بھارت میں ستگرو مہاراج کا یہ پہلا ورسی اتسو ہے۔ سبھی شردھالو پریمیوں نے بلند ہوسلے کے ساتھ ورسی اتسو منانے کا سنکلپ کیا ہے، باقی سب کچھ آپ کو ہی سنبھالنا ہے۔ میلے سے کچھ دن پورو پدھار کر میلے کا سنچالن اپنے ہی کر کملوں دوارہ کرنے کی کرپا کریں۔ پرم پوجیہ مہامنڈلیشور سوامی سروانند جی مہاراج پرم پوجیہ سوامی جی کا ونیت بھاؤ ایوں شردھا دیکھ کر بہت پرسنن ہوئے۔ اور انکو وچن دیا کہ میلے میں پہنچ کر ہر پرکار سہایتا کرینگے۔ کیونکہ بھارت میں آنے کے پشچات سبھی سنت جن ایک دوسرے سے بچھڑ گئے ہے اسلیے ستگرو مہاراج کی ورسی ہم سب کو ملکر ایک دوسرے کے سہوگ سے منانی ہے، یہ کاریہ سبھی کو دل و جان سے کرنا ہے۔ پرم پوجیہ مہامنڈلیشور کے اس سہانبھوتی پورن بیوہار سے پرم پوجیہ سوامی جی کو بہت ہمت بندھی۔ لوٹ کر انہوں نے سبھی سنت جنو کو نمنترن پتر بھیجے اور انہیں ونتی کر آگرہ کیا کہ میلے میں اوشیہ پدھار کر میلے کی شوبھا بڑھائے۔ جن پریمیوں کی ایڈریس ملی انکو میلے کے پتر بھیج کر انکو یہ دایتو سونپا کہ وے اس نگر کے سبھی پریمیوں کو انکی اور سے میلے میں آنے کا نمنترن دیکر میلے میں آنے کا آگرہ کریں۔ شہر کی جنتا کو سماچار دینے کا کاریہ نگر ایوں آدرش نگر کے پریمیوں کو سونپا۔ سبھی سندھی بھاشا کے سماچار پتر میں میلے کا کاریہ کرم چھپوایا گیا تانکی سبھی پریمیوں کو میلے کے کاریہ کرم کا پتہ لگ سکیں۔ پریمیوں ایوں سنتوں کے رہنے کی ووستھا آدرش نگر کے پریمیوں کے گھروں میں کی

گئی۔ پرم پوجیہ سوامی جی سویں سبھی آدرش نگر کے پریمیوں کے گھروں میں گئے اور انہیں کہا کہ یہ ورسی اتسو ہم سب کو ملکر سپھل بنانا ہے۔ میلے میں آنے والے میہمان سمجھ کر انکی دل سے سیوا کرنی ہے۔ انکے رہنے کے لئے جتنے ادھک کمرے دے سکتے ہے دویں اور جو بھی سہوگ ہو سکتا ہے اس پنیت کاریہ میں اوشیہ دے دیں۔ پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کے چرنوں میں سمپورن مکان ہی ارپت کر دیئے اور اپنے پریوار کے لئے کیول ایک ایک کمرا ہی رکھا۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکی سیوا بھاونا، تیاگ ایوں سہوگ پر بہت پرسنہ ہوئے اور انکو دھنیواد دیا۔ دور دور سے پربھی ایوں سنت جن میلے میں شریک ہونے کے لئے آنے لگے۔ سیٹھ بھاگچند ایوں شری سومراج متر انکا سواگت کر انہیں یتھا ستھان پر ویوستھت کرتے گئے۔ پرم پوجیہ مہامنڈلیشور سوامی سروانند جی مہاراج میلے کے آرمبھ سے ایک دن پورو پدھار گئے ورسی میلے کے کاریہ کرم کی روپ ریکھا انکے سیوا میں پرستت کی گئی۔ دوسرے دن میلے کا شبھارمبھ پرم پوجیہ مہامنڈلیشور ستگرو سوامی سروانندجی مہاراج کے کر کملوں دوارہ رامائن کے اکھنڈ پاٹھ کے ساتھ کیا گیا۔ رامائن منڈل کی منڈلی نے سریلے سازوں کے ساتھ رامائن کا پاٹھ آرمبھ کیا جس میں خود بھی جھوم رہے تھے تتھا پریمیوں کو بھی خوب جھوما رہے تھے۔ اسکے پشچات گرو گرنتھ صاحب ایوں گیتا کے بھی پاٹھ رکھے گئے۔ اس سے سمپورن واتاورن ہی بھکتیمیہ ایوں سگندھت ہو گیا۔ ستگرو سوامی ٹیؤنرام مہاراج جی کی شوبھایاترا نکالی گئی۔ جس میں ستگرو مہاراج کی وشال مورتی کے ساتھ دوسری انیک سندر ایوں منموہک جھانکیاں نکالی گئی۔ شوبھایاترا میں بھجن منڈلیاں سوامی ٹیؤنرام جی کے بھجن گاتی ستگرو مہاراج جی کی جے جے کار مناتی ہوئی چل رہی تھی۔ آدرش نگر کے پریمیوں نے جگہ جگہ پر سواگت دوارہ بنائے تھے جہاں پر سنتوں کے اوپر پھولورشا کی جا رہی تھی سمپورن واتاورن سورگدھام جیسا لگ رہا تھا شردھالو پریمیاں دوارہ جگہ جگہ پر پرساد بھی بانٹا جا رہا تھا۔ اس شاندار جلوس دوارہ ستگرو مہاراج جی کے یش کی سگندھی پورے آدرش نگر ایوں اجمیر شہر میں پھیل گئی۔ صبح شام ودوان پنڈتوں کے پروچن ہوتے رہے۔ میلے کے سنچالکوں کا یہ پریاس رہا کہ ہر ایک سنت مہاتما کو بھجن کیرتن کا اوسر ملر جائے۔ بیچ بیچ میں پرم پوجیہ سوامی جی بھی ستگرو مہاراج کی مہمہ کے بھجن گاتے تھے اور انکی مہمہ ایوں شکشاؤں پر پرکاش ڈالتے رہتے تھے۔ اس پرکار ایک اور تو سبھی پربھی سنت مہاتماؤں کے امرت وچن سن کر زنجان کی گنگا میں ڈبکی لگاتے رہے دوسری اور اکھنڈ بھنڈارے سے پرساد پاکر ترپت ہوتے رہے۔ انتم دن صبح سے شام تک بھجن کیرتن کی موج لگی رہی۔ اس سمے پرم پوجیہ سوامی جی نے اپنے شردھیہ ستگرو مہاراج جی کے چرنوں میں یہ بھجن گاکر شردھا سمن چڑھایے۔ بھجن (سر تلنگ) ستگرو توکھے سیس نمایاں چرن کنول تنہجا چت لایہ ۱۔ ستگروتنہنجے در تے سوالی دین دیال آنہی تو والی پاندو گھچیء گلی پایاں--- ۲۔ ستگروتہنجو بھرپلو بھنڈارو آہے باجھارو کھلیلو دوارو کنی کرپا جیچاہیاں ...3ستگرو مونتے پرم پیا جو رہے دیا جو ہتھو میا جو کرمنی کوٹ کٹایان--- ٤--- ستگرو توکھے کیاں سدبار جوڑ جھار وارؤں وار 'مادھو' نا تو نبھایان---- ارتھ:- اس بھجن میں پرم پوجیہ سوامی جی کہتے ہے کہ ہے میرے ستگرو مہاراج میں اپنا سیس آپ کے چرنوں میں جھکاتا ہوں، اور اپنے چت میں آپ کے ہی چرن کملوں کا دھیان کرتا ہوں،۔ ہے ستگرو مہاراج میں آپکے دوار پر سوالی بن کر آیا ہوں، کیوں کہ آپ سب کے والی ہے میں واروں وار آپ کو نمن کرتا ہوں،۔ ہے ستگرو مہاراج آپ کا بھنڈارا بھرا ہوا ہے آپ تو کرپا ندھان ہے میں آپکے اس بھرے ہوئے بھنڈارے میں سے کیول کرپا کا ایک کن چاہتا ہوں، ۔ ہے ستگرو مہاراج۔ آپکے دیا کا ہاتھ یدی میرے سر پر رہیگا تو میرے سارے کرم کٹ جائیں گے۔ میں آپ کو وارونوار ہاتھ جوڑکر ونتی کرتا ہوں، کہ میرے اوپر آپکی کرپا درشٹی بنی رہے اور میں سدا اس

ناطے کو نبھاتا رہوں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے ہردے میں اپنے ستگرو مہاراج جی کے لئے کتنی شردھا ایوں سمرپن کا بھاؤ تھا۔ ایک پتر کے لئے بھی انکے دل میں ستگرو مہاراج کی یاد نہیں بسرتی تھی۔ ہر کاریہ میں سپھلتا کا شریہ اپنے ستگرو مہاراججی کو ہی دیتے تھے۔ ہر سمے انکے کرپا کا ہاتھ اپنے اوپر رکھنے کی ونتی کرتے رہتے تھے۔ اس یگی کے سپھلتا کا شریہ بھی اپنے ستگرو مہاراج کو دیتے ہوئے پرم پوجیہ مہا منڈلیشور سوامی سروانند مہاراج ایوں باہر سے آئے ہوئے ودوانوں کا آبھار ویکت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ سب ہماری ونتی سویکار کر کشٹ اٹھاکر اس مہایگی میں جو شریک ہوئے ہے اسکے لیے ہم سب آپکے اتی آبھاری ہے۔ کیوں کہ آپکے بنا یہ یگی کداچت سپھل نہیں ہو سکتا تھا۔ آپکے پدارپن سے ہی یہ سپھل ہوا ہے۔ اس سئوسر پر پدھار کر اس اتسو کی شوبھا بڑھائی ہے۔ اس مہایگی میں سبھی سنت مہاتماؤں کی یتھا شکتی سیوا کی گئی ہے۔ پرنتو انجانے میں یدی کوئی کمی رہ گئی ہو تو شما رکیں تتھا ساری سنگت کو یہ آشیرواد دے کہ اس پرکار سنت مہاتماؤں کی سیوا کر اپنا مانش جنم سپھل بنائیں۔ یہ کہ کر سنت مہاتماؤں کی مہمہ کا ایک درشٹانت پریمیوں کو بتایا درشٹانت:- مہابھارت کا یدھ سماپت ہونے کے پشچات بھگوان شری کرشن نے پانڈوؤں سے کہا کہ اپنے پاپوں کا پرایشچت کرنے اور ان سے مکت ہونے کے لئے اشو میدھ یگی کریں۔ اس یگی میں سبھی سنت مہاتماؤں کو نمنترن دیکر بلاؤ۔ اور وشال برہمبھوج کی تیاری کرو۔ جب سبھی سنت مہاتما بھوجن کر آشیرواد دینگے تب آسمان میں گھنٹہ بجیگا۔ گھنٹہ بجنے کے پشچات ہی سمجھ جائیگا کہ آپ کا یگی سپھل ہوا اور پاپوں سے مکت ہو گئے۔ بھگوان شری کرشن کی آگیانسار وشال اشو میدھ یگی کا آیوجن کیا گیا جسمیں سبھی سنت مہاتما پدھارے۔ برہم بھوج کے پشچات سبھی نے پانڈوؤں کو آشیرواد دیا۔ پرنتو اسکے بعد بھی آکاش میں گھنٹہ نہیں بجا۔ بیچارے پانڈو اشچریہ میں پڑ گئ۔ سوچنے لگے کہ بھگوان شری کرشن نے بھوجن نہیں کیا ہے شاید انکے بھوجن کرنے کے پشچت گھنٹہ بجے۔ سو بھگوان شری کرشن کو بھوجن کرنے کے لئے ونتی کی۔ انکی پرارتھنا پر بھگوان شری کرشن نے بھوجن کیا۔ پرنتو اسکے اشچریہ کا ٹھکانا نہیں رہا جب اسکے بعد بھی گھنٹہ نہیں بجا۔ اب نراش ہوکر پانڈوؤں نے شری کرشن بھگوان سے ونتی کی کہ وے اپنی یوگ ودیا سے سوچ کر بتائیں کہ ابھی کون سی کمی شیش رہ گئی ہے۔ بھگوان شری کرشن نے دھیان کر یوگ ودیا کے بل سے انکو بتایا کہ سچ نام کا ایک سدھ مہاتما جنگل میں رہتا ہے وہ کندمول کھاکر تپسیا کر رہا ہے۔ انکے بھوجن کرنے کے پشچات ہی یہ یگی سپھل ہوگا اور اسے بعد ہی گھنٹہ بجیگا۔ سو آپ جاکر انہیں منا کر لے آؤ۔ آزانسار پانڈو انکو منانے گئے۔ انہیں نویدن کر کہا کہ مہاراج! ہم نے اشو میدھ یز کیا ہے کرپا کر چلکر برہم بھوج سویکار کریں۔ اس پر مہاتما نے کہا کہ میں انکے برہم بھوج میں شریک ہوتا ہوں، جو مجھے ایک سو ایک اشو میدھ یگیوں کا پھل ارپن کریگا۔ بیچارے پانڈو اسمنجسیہ میں پڑ گئے۔ کہنے لگے مہاراج ہم نے تو ایک ہی اشو میدھ یگی کیا ہے سو بھی پورن نہیں ہو رہا ہے سو ہم آپ کو ایک سو ایک اشو میدھ یگی کا پھل کہاں سے دیوے۔ مہاتما نے کہا کہ میری تو یہی شرط رہیگی۔ اب آپکی مرضی۔ بیچارے پانچا پانڈو نراش ہوکر لوٹ کر آئے۔ ساری حقیقت آکر بھگوان شری کرشن کو بتائی۔ یہ سارا ورتانت سن کر دروپدیؔ نے اسکے کہا کہ آپ چنتا من کرو، میں مہاتما کو منا کر لاؤنگی۔ دوسرے دن پرات: اٹھ کر سنان کر پوترتا سے بھوجن بنایا اور پھر ننگے پاؤں چلکر مہاتما کے پاس پہنچی اور انہیں نویدن کیا کہ یگی میں پدھار پر برہم بھوج سویکار کریں۔ مہاتما نے اس سے کہا کہ آپکے پانڈوؤں نے بتایا ہوگا۔ میں انہیں کے یہاں برہم بھوج لیتا ہوں، جو مجھے ایک سوں ایک اشومیدھوں کا پھل دینگے۔ دروپتی نے کہا کہ مجھے آپکی یہ شرط منظور ہے۔ مینے آپ جیسے سدھ مہاتماؤں سے

سنا ہے کہ جب کوئی جگیاسو پیدل چلکر پہنچے ہوئے مہاتما کے درشن کرنے جتنے قدم چلکر آتا ہے، اتنے ہی اشو میدھ یگیوں کا پھل اسے ملتا ہے۔ اب میری آپ کو یہ ونتی ہے کہ آپ جیسے مہاتما کا درشن کرنے کے ترلیے میں جتنے قدم چلکر آئی ہوں، اتنے اشو میدھ یگیوں کا پھل مجھے ملیگا۔ اس میں سے ایک سو ایک یگیوں کا پھل آپ لے لیجیے اور شیش مجھے دے دیجیے۔ مہاتما نے دروپدیؔ کا یہ گوڑھ گیان سے یکت اتر سن کر انکے پیچھے چپ چاپ چلنا آرمبھ کر دیا۔ دروپدیؔ نے مہاتما کے لئے شردھا سے انیک پکوان بنائے تھے۔ وے سب پریم سے پروس کر انکے سامنے رکھے پرنتو مہاتما جی نے ان سب کو ایک ساتھ ملاکر کھانا آرمبھ کیا۔ دروپدیؔ دل میں سوچنے لگی کہ اتنی محنت سے سوادشٹ پکوان بنائے پرنتو مہاتما نے ان سب کو ملاکر مزہ بگاڑ دیا۔ مہاتما نے بھوجن کر لیا پرنتو پھر بھی گھنٹہ نہیں بجا بیچارے پانڈو دکھی ہوکر بھگوان شری کرشن سے پوچھنے لگے کہ اب کیا کسر رہ گئی ہے؟ اس پر بھگوان شری کرشن نے کہا کہ یہ سب دروپدیؔ کو خبر ہے۔ دروپدیؔ من کو نرمل کرے تو دھنٹا بجے۔ تب دروپدیؔ نے دین من ہوکر مہاتما سے شما مانگی تبھی گھنٹہ بجا اور یگی سپھل ہوا۔ درشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ یہ یگی پرم پوجیہ مہامنڈلیشور سوامی سروانند جی مہاراج ایوں انیہ پریم پرکاشی ودوانو سنتوں کے پدھارپن سے ہی سپھل ہو سکا ہے۔ اور جو پریمی دور دور سے جتنے قدم اٹھاکر ایسے سدھ سنت مہاتماؤں کا درشن کرنے آئے ہے اور انکے امولک وچن روپی امرت پیا ہے انکو اتنے ہی یگیو کا پھل ملیگا۔ جن پریمیوں نے اس یگی میں تن، من اور دھن سے آہوتی دی ہے وے سب دھنیواد کے پاتر ہے۔ جن پریمیوں نے رات دن ایک کر اس ورسی اتسو کو سپھل بنانے کا اتھک پریاس کیا ہے ہم سب انکے اس امولیہ سیوا کے لئے آبھاری ہے۔ انت میں پرم پوجیہ سوامی جی نے میلے کے سبھاپتی مہامنڈلیشور سوامی سروانند جی مہاراج سے نویدن کیا کہ پلو ڈال کر سبھی پریمیوں کو آشیرواد دیکر میلے کے سماپن کی گھوشنا کریں۔ پرم پوجیہ مہامنڈلیشور سوامی سروانند جی نے میلے کے سپھل آیوجن ایوں اتم سیواؤں کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی کو بدھائی دی ایوں سبھی سیوادھاریوں کو پگھر پہناکر انکے دوارہ کی گئی سندر سیواؤں کے لئے آشیرواد دیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے وداعی کے سمے سبھی سنت جنوں کو یتھا یوگیہ بھیٹائیں دی و پگھر پہناکر بڑے سنیہہ سے وداع کیا۔ چلتے سمے پرم پوجیہ سوامی جی نے پرم پوجیہ مہامنڈلیشور ستگرو سوامی سروانند جی مہاراج سے ونتی کی کہ اب آشیرواد دیویں کہ اگامی ورش ورسی اتسو کا میلہ اپنے ہی آشرم میں لگ سکے۔ پرم پوجیہ مہامنڈلیشور سوامی سروانند جی مہاراج نے پرم پوجیہ سوامی جی کی اس مہان بھاونا کی بڑی پرشنسا کی اور کہا کہ ستگرو مہاراج کی آشیرواد کا ہاتھ سدا آپکے اوپر ہے سو آپکی یہ مہان ابھلاشا اوشیہ پورن ہوگی۔ یہ کہ کر انہیں پیار سے گلے لگاکر آشیرواد دیکر بھاوبھینی وداعی لی۔ میلے کے مہمانوں کو پیار سے وداع کرنے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی پھر سے نتیہ نعم سے ستسنگ کرنے لگے۔ انکے ستسنگ میں دنو دن پریمیوں کی بھیڑ بڑھتی جا رہی تھی۔ اسکے ساتھ سیٹھ بھاگچند کا پریم اور شردھا بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ وے پرم پوجیہ سوامی جی کی سیوا کے ساتھ ستسنگ میں آنے والے پرمیوں کی بھی خوب آو بھگت کرتے تھے۔ انکی اتنی بھکتی ایوں سیوا بھاونا دیکھ کر پرم پوجیہ سوامی جی نے انکو سبھی پریمیوں کے سامنے ستسنگ میں خوب دھنیواد دیا۔ اور کہا کہ سیٹھ بھاگچند نیں ہمیں اپنے ہردے میں جگہ دی ہے جسکے لئے ستگرو مہاراج انکی منوکامنا پورن کرینگے و کارج راس کرینگے۔ یہ کہ کر ایک درشٹانت پریمیوں کو بتایا۔ درشٹانت:- ایک سنت تھے۔ انہو نے اپنی آوشکتائیں اتی سیمت کر دی تھی۔ انکی جھونپڑی بھی بہت چھوٹی تھی۔ اس میں کیول ایک ہی ویکتی سو سکتا تھا۔ ایک دن راتری کے سمے بہت ورشہ ہو رہی تھی۔ چاروں اور گھور اندھکار چھا رہا

تھا۔ اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ سنت نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ باہر ایک ویکتی گیلے کپڑے سے ٹھنڈ کے مارے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ وہ بیچارہ راستا بھول گیا تھا۔ اسنے ہاتھ جوڑکر سنت جی سے نویدن کیا کہ اسے ایک رات اپنی جھوپڑی سے سر ڈھکنے کی آگیا دے۔ صبح ہوتی ہی وہ اپنی راہ چلا جائیگا۔ سنت نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا کہ اس جھوپڑی میں ایک آدمی سو سکتا ہے دو آدمی اس میں کیول بیٹھ سکتے ہے۔ سو ہم دونو بیٹھ کر رات کاٹینگے۔ وہ ویکتی اندر آگیا اور سنت نے بھی دروازہ بند کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ پھر کسی نے کھٹ کھٹایا۔ سنت نے دروازہ کھولا اور دیکھا ایک ویکتی چوٹی سے ایڑی تک بھیگا ہوا ٹھنڈ سے کانپ رہا تھا۔ اس نے سنت سے آگیا لیکر رات کاٹنی چاہی۔ اور صبح ہونے ہی جانے کے لئے کہا۔ سنت نے اسے کہا کہ یہ کٹیا تمہاری اپنی ہے۔ بڑے ہرش سے یہاں رات کاٹو۔ پرنتو میری کٹی بہت چھوٹی ہے اس میں ایک ویکتی کے سونے کی، دو کے بیٹھنے کی اور تین کے کھڑے رہنے کی جگہ ہے، آپ نسنکوچ اندر آؤ ہم تینوں کھڑے رہ کر رات کاٹینگے۔ سچ مچ ان تینوں نے کھڑے رہ کر دھیریہ سے رات کاٹی۔ صبح ہوتے ہی دونو مسافر سنت جی کا آبھار ویکتی کر روانا ہو گئے۔ اس سنت کی کٹیا بھلے ہی چھوٹی تھی پرنتو اسکا ہردے بہت وشال تھا۔ اسی پرکار سیٹھ بھاگچند نے ہمیں رہنے کے لئے جگہ دی اسکے بعد ستسنگ کے لئے جگہ دی اور اسکے بعد ہمارے پریمیوں کے رہنے کے لئے جگہ دی۔ جیسے پریمیوں کی سنکھیا بڑھتی گئی ویسے ویسے یہ اپنے آپ کو سمیٹتے چلے گئے۔ اسکی سیوا ایوں تیاگ سراہنیہ ہے۔ سنیوگ سے ان دنوں سیٹھ وسمنل کا سیٹھ بھاگچند کے گھر پر آنا ہوا۔ انہوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کا ستسنگ سنا۔ انکے دل میں پرم پوجیہ سوامی جی کے لئے اگادھ شردھا جاگی۔ انہوں نے ستسنگ کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی سے آتمچرچا بھی کی۔ اس سمے سیٹھ بھاگچند نے سیٹھ وسمنلر کو بتایا کہ ان تھوڑے سے دنوں میں پرم پوجیہ سوامی جی نے آدرش نگر کی جنتا کو وشیبھوت کر لیا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکے ہردے میں اس پرکار سما گئے کہ انہوں نے پرم پوجیہ سوامی کو سدا کے لئے یہاں آکر امرت روپی ستسنگ کرنے کے لئے ایک وشال پلاٹ مندر بنوانے کے لئے دان میں دیا ہے۔ سیٹھ وسمنلر نے پرم پوجیہ سوامی جی کو نویدن کیا کہ کرپا کر وہ پوتر ستھان دکھائیں جہاں پر ستگرو مہاراج جی کا مندر بنے گا۔ اس سمے پرم پوجیہ سوامی جی سیٹھ بھاگچند ایوں سیٹھ وسمنل کو سوسائٹی دوارہ دی گئی زمین پر لے آئے جہاں مندر بننے والا تھا۔ یہ وشال بھومی ایوں پہاڑوں کا رمنیک درشیہ دیکھ کر سیٹھ وسمنل کا دل امنگ سے بھر گیا۔ اسکے بھاؤ وبھور ہوکر پرم پوجیہ سوامی جی سے ونیت بھاؤ سے نویدن کیا کہ اس یگی میں اسے سیوا کا اوسر پردان کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے گدگد ہوکر اس سیوا کا اوسر دیکر آشیرواد دیا۔ سیٹھ وسمنل نے ایک دم جیب میں سے پانچ ہزار روپیے نکال کر پرم پوجیہ سوامی جی کے چرنوں میں رکھ دیئے۔ دوسرے دن ستسنگ میں پریمیوں کو یہ خوشخبری سناکر کہا کہ ستگرو مہاراج نے سیٹھ وسمنل کو بھاماشاہ بناکر ہماری سہایتا کے لئے بھیجا ہے۔ کل سے ہی مندر کے نرمان کا کاریہ آرمبھ کیا جائیگا۔ یہ کہ کر بھاؤ وبھور ہوکر پرم پوجیہ ستسنگ مہاراج جی کے شان میں یہ بھجن گایا۔ بھجن تنھنجے گنج میں آ کی کان کائی، تنھنجو درو سنکھا جو کھلیلو آسدائی ا۔ کری شاہ پیادار، پیادنی کھے دیں شاہی، جی کا گھرا تنھنجو تھیندی نیٹھی سائی۔۔۔ ۲۔ تنھنجے درتاں سوالی وجے کین خالی جہڑی آش جہڑی تہڑی توں پجائی۔۔۔ .3وبچارا ورہ میں سوے سڑیا گھمنی تھا انہنی جے اندر میں توئی لوں لگائی۔۔۔ ٤۔۔۔ الن آہ جاری کری چھو ہجر میں، جدنی جو جیاپو جانب تو نئ آہین۔۔ ارتھ: بھجن گاکر پریمیوں کو کہنے لگے کہ میرے ستگرو مہاراج کے یہاں کوئی کمی نہیں ہے انکے سکھا کے دروانے سدا کھلے ہوئے ہے۔ انکی مایا بیئنٹ ہے۔ انکی اچھا سے شاہ پیادے بن جاتے ہے اور

پیادوں کو بادشاہی مل جاتی ہے۔ سب کچھ آپکے حکم سے ہوتا ہے۔ تمہارے در سے کوئی بھی سوالی خالی نہیں جاتا جسکی جیسی آشا ہوتی ہے اسکی ویسی پورن ہوتی ہے۔ کئی بھکت ورہ کی آگ میں جل کر تمہیں یاد کر بھٹک رہے ہے۔ انکے دل میں پریم کی جیوتی تم نے ہی جگائی ہے۔ ہے پرماتما! تم سب کے سہارے ہو۔ تم ہم سب پر کرپا کرنا۔ یہ بھجن گاکر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں سے کہنے لگے کہ ہمارے ستگرو مہاراج سرو شکتمان ہے سرو ویاپک ہے۔ وے اپنے کارج سویں کی پورن کرتے ہے۔ ہمیں کیول وشواس رکھ کر سنکلپ کرنا ہے پھر وے ہماری پکار سن کر آکر کشٹ میں سہائے ہوتے ہے۔ اس دن سایں کال سومراج مل ،سیٹھ بھاگچند ،بابو ہنومان پرساد، جمنا بابو، ماسٹر سا۔ جگدیش پرساد، بھارگو سیٹھ اور دوسروں کو بلاکر ایک بیٹھک کی کہ اب مندر کے نرمان کا کاریہ آرمبھ کرنا ہے۔ اسلیے سوچ بچار کر یوجنا بنانی ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے من میں مندر کی روپ ریکھا پہلے سے تھی سو اب سے بچار ومرش کر یہ نرنیہ لیا کہ سب سے پہلے بھومی کو ناپ کر یہ طے کریں کہ ہمیں اس پر کیا بنوانا ہے۔ استرییں پراتکال سبھی کو اس ستھان پر بلوایا۔ وہاں سے پہنچ کر پریمیوں کو کہا کہ سب سے پہلے بیچ میں پرم پوجیہ ستگرو مہاراج کا اونچا مندر بنوائیںنگے جس سے دور سے بھی پربھی ستگرو مہاراج کے پوتر درشن کر سکیں اور نمن کر شردھا سمن ارپن کر سکیں۔ اسکے پاس رہنے کے لئے کٹیا ،بھنڈارا اور رسوئی بنوائی جائیگی۔ اسکے ساتھ چاروں اور باؤنڈری کی دیوار بنواکر کام پکا کرنا ہوگا۔ سبھی پریمیو کو پرم پوجیہ سوامی جی کی یہ یوجنا بہت پنسند آئی۔ اور یہ طے کیا کہ اس ہی تو اب پکا نقشا بنوایا جائے۔ اور اسے پاس کروایا جائے۔ جب تک یہ کاریہ ہو تب تک بھومی کو سمتل کرنے کا کاریہ آرمبھ کیا جائے۔ دوسرے دن ستسنگ میں پریمیوں کو کہا کہ اب ستگرو مہاراج کے چرنوں میں سیوا کرنے کا سہی سمے آیا ہے ہم سب ملکر سیوا کرینگے۔ سیوا کرنے سے ہمارا من نرمل ہوگا اور ہمارا دھیان انکے چرنوں میں لگا رہیگا۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں کو بتایا کہ جب ٹنڈوآدم میں امرا پر دربار بن رہی تھی اس سمے انہوں نے سویں اپنے ہاتھوں سے سیوا کی تھی۔ اس سمے سیوا کرنے میں اتنے تولین ہو جاتے تھے کہ کھانے پینے کی بھی سدھ نہیں رہتی تھی۔ دل میں انکے نام کا سمرن اور ہاتھوں سے انکی سیوا کرتے رہتے تھے۔ اس سیوا کرنے میں اتنا مٹھاس آتا تھا کہ یہ بھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ کب صبح ہوئی اور کب شام ہوئی ۔ پریمیوں کو کہا کہ کل سے یہ سیوا کا یگی آرمبھ ہوتا ہے۔ ہم سب پرات:کال جلدی پلاٹ پر پہنچ جائیں گے۔ جو بھی پربھی سنیہہ اور شردھا سے ستگرو مہاراج جی کے اس یگی میں اپنی سیوا کی آہوتی دینا چاہتے ہیں انکا سواگت ہے۔ یہ کہ کر سیوا کے مہتو کا پریمیوں کو یہ درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک راجہ تھا۔ وہ بڑا دیالو و شو بھکت تھا۔ اسکی یہ ہاردک اچھا تھی کہ اسکی جنتا بھی شو کی بھکتی کرے۔ راجہ نے اپنی راجدھانی میں ایک وشال شو مندر بنوایا۔ اس میں ایک بڑا گھنٹہ لگوایا۔ پھر یہ گھوشنا کروائی کہ گھنٹہ بجتے ہی سبھی کو پرارتھنا اور آرتی کے لئے مندر میں پہنچ جانا ہے۔ پرجا راجہ کو بہت چاہتی تھی سو اسلیے انہوں نے انکے اس آدیش کا پالن کیا۔ ایک دن کی بات ہے کہ ایک مزدور مندر کے اندر پھاوڑے سے کھدائی کر رہا تھا۔ وہ من لگاکر تن ینتا سے اپنا کاریہ کر رہا تھا۔ وہ اپنے کاریہ میں ایسا تو مگن تھا کہ اسے مندر کے گھنٹہ کا بھی دھیان نہیں رہا۔ راجہ کے سپاہیوں نے اسے پکڑ تریا۔ بیچارے مزدور نے بہت منتیں کی، رویا گڑ گڑایا پرنتو سپاہیوں نے اسکی ایک بھی نہیں سنی۔ وے اسکو راتا کے پاس پکڑکر لے گئے۔ اور راجہ نے اس بے قصور مزدور کو آجیون کاراواس کی سجا دے دی۔ بیچارہ مزدور روتا ہی رہا پرنتو کسی نے بھی اسکی فریاد نہیں سنی۔ راتری کو راجہ نے ایک سپنا دیکھا اسکو کیلاش پروت پر بھگوان شو دکھائی دیئے۔ بھگوان شو کہہ رہے تھے کہ 'ہے راجن کرم ہی

سب سے بڑی بھکتی ہے۔ وہ مزدور بے قصور ہے۔ تم اپنا آدیش ابھی واپس لے لو۔ جو من لگاکر اپنا کاریہ کرتا ہے وہی میرا سچا بھکت ہے۔ راجہ کی آنکھیں کھل گئی صبح ہو چکی تھی۔ راجہ نے دربار میں پہنچ کر حکم دیا کہ مزدور کو باعِزت بری کیا جائے۔ اس درشٹانت کا پریمیوں کے من پر گہرا اثر ہوا۔ وے سیوا کا مہتو سمجھ کر دوسرے دن بڑی سنکھیا میں سیوا کے اس یز میں شردھا سے اپنی آہوتی دینے کے لئے پہنچ گئے۔ پھاوڑو ایوں تگاریوں کی ووستھا کی گئی ایوں ترتیب سے اپنا اپنا بھو:[کھنڈ بانٹ کر سب پریمی پرم پوجیہ سوامی جی سے آشیرواد لیکر کاریہ میں جٹ گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی سویں کبھی اس پوتر یگی ک آہوتی دینے کے لئے اپنے ہاتھوں سے سیوا کرنے لگے۔ پہلے تو پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کو نویدن کیا کہ ہم اتنے سیوادھاری ستگرو مہاراج جی کی سیوا کر رہے ہے۔ آپ کیول آشیرواد کا ہاتھ ہمارے سر پر رکھیں بس یہی بہت ہے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی انہیں سمجھا کر کہنے لگے کی بھائی! یہ ہمارے ستگرو مہاراج جی کی سیوا ہے سو یہ ہمیں اوشیہ ہی کرنی ہے۔ اسکو کرنے سے ہمیں آنند آتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کو اس پرکار شردھا سے اپنے ستگرو مہاراج کی سیوا کرتا ہوا دیکھ کر پریمیوں میں دگنا اتساہ پیدا ہو گیا۔ اور سبھی بڑی لگن سے یہ سیوا کرنے لگے۔ اس سمے اس یز کا درشیہ الوکک تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں یہ اوبڑ کھابڑ بھومی ایک وشال میدان میں بدل گئی۔ ستگرو مہاراج کی اشیم کرپا سے نقشا بھی پاس ہو گیا۔ اور پرم پوجیہ سوامی جی نے سب سے پہلے نج مندر کے نرمان کی آگیا دی۔ زمین ناپ کر نیو کھود کر فرش سے قریب چھ: پھیٹؤپر آثار اٹھاکر بلندی پر ستگرو مہاراج جی کے مندر کا نرمان کاریہ آرمبھ کیا گیا۔ کاریہ کو شیگھ پورن کرنے کی اشٹی سے اور تھوڑے سمے میں ادھک کاریہ کرنے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی سویں تگاریاں اٹھاکر یہ مہان سیوا کرنے لگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کو اس پرکار سیوا کرتے ہوئے دیکھ کر کاریگروں میں اتساہ ایوں شردھاپیدا ہو گئی وے بنا روکے دیر تک روک دگنا کاریہ کرنے لگے۔ یہں:ء بھی انکے شردھالو پریمی اپنے ستگرو مہاراج کو اس پرکار سویں سیوا کرتے ہوئے دیکھ کر انکے ہاتھوں میں تگاری لیکر خود کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی انکو یہ بھجن سناکر سیوا کرتے رہتے تھے۔ بھجن پورہیت تھی پانی بھریاں ماں جے مندھ پورہیت کنی ۱۔ سروبی کندریس سینھوں بین٦ دیئی بن--- ۲۔ تھوڑے پچانا تجھے جیئ جیاربو جن--- .3سروبی کندیسی سدکو گھورے متھاں تن--- ٤۔ اہڑے حال ہلنی جے صادق سے سدجن--- ارتھ: پرم پوجیہ سوامی جی اس شردھا اور بھکتی سے پرپورن بھجن میں کہتے ہے کہ یدی ستگرو مہاراج مجھے اپنے دوار پرپنہارت بناکر رکھے تو میں انکے در پر پانی بھرکر اپنا جیون سپھل سمجھونگا۔ پھر میں سب کچھ قربان کر اپنا سر انکے چرنوں میں چڑھا دونگا۔ میں انکا آبھاری ہوں، جن کے سہارے میں جی رہا ہوں،۔ میں انکے لئے اپنا سر بھی قربان کر دونگا۔ جو اس پرکار رہتے ہے چلتے ہے وے ہی سچے شردھالو اکت کہلاتے ہے۔ اس پرکار کاریہ بہت تیز رفتار سے چتر رہا تھا۔ کچھ دنوں کے پشچات سیٹھ وسمنلر پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کے ترلیے آئے۔ کاریہ کی پرگتی ایوں پرم پوجیہ سوامی جی کی ستگرو مہاراج کے لئے شردھا ایوں بھکتی دیکھ کر بہت پربھاوت ہوئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کو نویدن کیا کہ مندر کے ساتھ ساتھ بھنڈارے ایوں کٹیا کا کاریہ بھی آرمبھ کروالے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں اتر دیا کہ اپنی گدڑی کے انوسار ہی پیر پسارنے چاہیئے۔ سب سے پہلے ہمیں ستگرو مہاراج جی کے مندر کا کاریہ سمپن کرنا ہے۔ پھر یدی بچت ہوئی تو وہ بھی کاریہ کروائینگے۔ اس پر سیٹھ وسمنل نے انہیں ہاتھ جوڑکر ونتی کی جب تک آپ کا آشیرواد میرے سر پر ہے تب تک کسی پرکار کی کمی نہیں ہوگی۔ آپ کو میری کر بدھ ونتی ہے کہ دل کھول کر خرچہ کریں۔ کل سے ہی کٹیا اور بھنڈارے کا کاریہ آرمبھ کروانے

کی کرپا کریں ایوں ستگرو مہاراج جی کی مورتی بنوانے کی اعضا کریں۔ جس سے مندر کا نرمان پورن ہونے پر وے دونوں بھی بن کر پورن ہو جائیں۔ یہ کہ کر پانچ ہزار روپیے پرم پوجیہ سوامی جی کے چرنوں میں رکھ دیئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے اسکی بھکتی ایوں شردھا کی مہان بھاونا پر پرسنن ہوکر اسے آشیرواد دیا۔ دوسرے دن ادھک کاریگر لگاکر کٹیا اور بھنڈارے کا کاریہ آرمبھ کروایا۔ یہ کاریہ چلر ہی رہا تھا کہ پرم پوجیہ سوامی جی نے پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی کی ایک بڑی سندر سنگ مرمر کی مورتی بنوانے کا بچار کیا۔ پوچھتاج کرنے پر معلوم ہو گیا کہ مورتی بنانے کا کاریہ جے پور میں اچھا ہوتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی ایک دم جے پور پدھارے۔ سبھی مورتی کلاکاروں کی کلہ کی پرکھ کر ایک اچھے سدھ ہست کلاکار کو ڈھونڈ نکالا جسکی سارے جے پور نگر میں بڑی ساکھ تھی۔ اس کلاکار کو ستگرو مہاراج جی کی تصویر دیکر انکے ہردے میں جو ستگرو مہاراج کی سجیو تصویر بن ہوئی تھی اسکا بیان کر اسے سمجھایا۔ کلاکار بھی کلپنا کا دھنی تھا سو پرم پوجیہ سوامی جی کے ہردے میں بنی ہوئی اپنے ستگرو مہاراج جی کی شردھامیہ ایوں پرانمیہ سجیو مورتی ایک دم پکڑ گیا تتھا انہیں نویدن کیا کہ سبھی کاریہ چھوڑکر وہ ستگرو مہاراج کی مورتی بنانے کا کاریہ آرمبھ کر دیتا ہے۔ آپنے ہمارے ہردے میں ستگرو مہاراج جی کے لئے من میں شردھا ایوں بھکتی اتپن کر دی ہے۔ آج سے ستگرو مہاراج جی ہمارے بھی ستگرو ہے۔ ہم پورن لگن سے انہیں ساکشات سنمکھ سمجھ کر یہ پنیت کاریہ آرمبھ کرتے ہے آپ بھلی اپنی سودھاانوسار پدھار کر ہمیں مارگدرشن پردان کرتے رہے۔ ستگرو مہاراج جی کو پورن وشواس تھا کہ ستگرو مہاراج جی کی مورتی تو لاثانی بنیگی۔ وہ ہمارے ہردے میں براج مان اس سجیو مورتی کے سمان ہی شاندار بنیگی۔ یہ ذمیداری کلاکاروں کو سونپنے کے پشچات پرسنچت سے پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر پدھارے۔ نرمان کا کاریہ زور شور سے چل رہا تھا۔ ایک طرف پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی مندر کا کاریہ چلر رہا تھا دوسرے اور کٹیا اور بھنڈارے کا کاریہ چالو تھا۔ پرنتو کٹیا اور بھنڈارا جلدی ہی بن کر ہی تیار ہو گیا۔ ستگرو مہاراج جی کے مندر میں سیمینٹ کی آر۔ کا مضبوط شاہی گمبج بننے والا تھا سو اس میں کچھ سمے لگنے والا تھا۔ کٹیا تیار ہوتے ہی پرم پوجیہ سوامی جی کاریہ کی آٹھوں پہر دیکھ ریکھ کرنے ہیتو ایک دم کٹیا میں رہنے لگ گئے۔ اب تو سردی گرمی میں آٹھوں پہر دیکھ ریکھ کر کاریہ کو شیگھرتا سے پورن کروانے لگے۔ اس بیچ میں مورتی کے لئے جے پور میں بھی جاتے رہتے تھے۔ وہاں مورتی کا کار کو سمے سمے پر ہدایت دیکر اتساہت کرتے رہتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے اس کلاکاروں کو بھی اپنے پریم کی ڈوری میں باندھ دیا تھا۔ سو وے بیچارے پرم پوجیہ سوامی جی کے دوسرے چکر سے پورو ہی نردھارت کاریہ سے ادھک کاریہ پورن کر لیتے تاکہ پرم پوجیہ سوامی جی پرسنن ہوکر انہیں آشیرواد دے دیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی لگن ایوں اتھک پریتن سے آخر پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی کا مندر بن کر تیار ہو گیا۔ اب کیول ستگرو مہاراج جی کی مورتی کی ستھاپنا شیش رہتی ہے۔ جے پور کے کلاکاروں سے مورتی پورن ہونے کا سمے پوچھ کر مہونت نکلوا کر پریم پرکاش منڈل کے سبھی سنتوں کو ایوں پریمیوں کو مورتی ستھاپنا اتسو کے نمنترن پتر بھیج دیئے۔ پرم پوجیہ مہا منڈلیشور جی سے پرم پوجیہ سوامی جی جے پور آتے جاتے اوشیہ ملتے رہتے تھے۔ یہ مہونت بھی انہیں کے پرامرش پر نکلوایا۔ پھر بھی انہیں اتسو پر پدھارنے کا نمنترن آدر پوروک ویکتیگت روپ سے دیکر پدھارنے کے لئے ونتی کر آئے۔ آخر وہ شبھ دن آ ہی گیا۔ پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی کی مورتی بن کر تیار ہو گئی۔ پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر کے پریمیوں کو ساتھ لیکر سویں جے پور پدھارے۔ ستگرو مہاراج جی کی پوتر مورتی دیکھ کر پرم پوجیہ سوامی کا تن من اتی پرسنن ہو گیا۔ بڑی ساودھانی سے ٹرک میں مورتی اٹھوا کر اجمیر پدھار گئے۔ مورتی کے اناورن کا سمے آ گیا۔ دسمبر

ماہ ۱۹۵۰ میں بہت بڑے اتسو کا آیوجن کیا گیا۔ اس شبھ اوسر پر سمست پریم پرکاشی سنت ایوں شردھالو پریمی دور دور سے اپنے پیارے ستسنگ مہاراج جی کے درشن کرنے آشرم میں پہنچ گئے۔ اجمیر نگر ایوں آدرش نگر کے پریمی تو جیسے امڑ پڑے ہو۔ ستگرو مہاراج کی جے جے کار سے آسمان گونج اٹھا۔ یہ اتساہ کی لہر چاروں اور پھیل گئی۔ مورتی کی پران پرتشٹھا کے لئے ہون کا آیوجن کیا گیا۔ دوسرے وِدوان پنڈتوں کے ساتھ اجمیر کے پرسدھ پنڈت ایوں پرم پوجیہ سوامی جی کے پریہ پی رمی پنڈت بھگوان داس شاستری بھی پدھارے ہوئے تھے۔ ہون کی ویدی کے چارو اور پرم پوجیہ مہامنڈلیشور سوامی سروانند جی مہاراج، پرم پوجیہ سوامی جی کے پریمی ممنیلی پریم پرکاشی سنت سوامی چندنرام جی پونے والے ایوں سویں پرم پوجیہ سوامی جی بیٹھے۔ ویدک ودھی کے منتروں کا اچارن ہونے لگا۔ سارا واتاورن سگندھت ہو گیا۔ سبھی پریمی اس پوتر پوجا میں سملت ہوئے۔ ودھی ودھان سے ہون کی سماپتی کے پشچات مالیارپن کیا گیا۔ تتپشچات ستگرو مہاراج جی کی آرتی کی گئی۔ اسکے پشچات پریمیوں کے درشن کے لئے مندر کے پٹ کھولے گئے۔ ستگرو مہاراج جی کے درشن کر درشنارتھیوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی۔ مورتی کے الوکک جیوتی تھی ایوں وچتر آبھا تھی جس نے درشنارتھیوں کو منتر مگدھ کر دیا۔ ستگرو مہاراج کے مکھ منڈل پر جیوتی جھلک رہی تھی۔ اس مورتی کے درشن کر پریمی ایسے سمجھنے لگیں کہ پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی ساکشات براج مان ہے۔ مورتی سے پریمیوں کی آنکھ ہی نہیں ہٹ رہی تھی اور اس شبھ درشن سے دل ہی نہیں بھر رہا تھا۔ اس پوتر شبھ اوسر پر پوجیہ سوامی جی کے پرسنطع کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ آج انکی چر سادھنا پورن ہوئی تھی۔ انکا سنکلپ سدھ ہوا تھا۔ پرم پوجیہ ستگرو مہاراج بڑی کرپا کر انکے دوارے پدھارے تھے۔ جن کی آٹھوں پہر اندر میں یاد تھی۔ ان ستگرو مہاراج جی کے ساکشات درشن ہوتے رہینگے اور ستگرو روپی بھگوان کے ارچنا کا سؤسر پراپت ہوتا رہیگا یہ سوچ کر انکے ہردے میں اپار آنند کی لہریں اٹھنے لگی۔ اس شبھ اوسر پر یہ بھجن گاکر ستگرو مہاراج کے پوتر چرن کمل میں شردھا کے سمن چڑھایے۔ بھجن واہ واہ اجو درشن تھیو شری ستگرو مہاراج جو بھاگ جگیا کرم پھلیا مکھ ڈٹھو سر تاج جو۔ ۱۔ تاپئیئیں سنتاپساں ہیء جان ساری تھے جلی تھی ویئی سیتل ایں سندر پاے گیانو گنراج جو ۲۔ آش ہوئی منھنجے اندر میں شل ملراں ہکوار ماں اجو امیدوں سبھی پنیاں درشن پاے دیوراج جو ‎.3 ہتھ بدھی ہانے نمی 'مادھو' کیاں پرنام تھو۔ شلر رہے مھجے مرتھاں ہتھڈو گرونی جے باجھ جو ارتھ:- آج کیسا شبھ دن آیا ہے جو ستگرو مہاراج کے درشن ہوئے ہے۔ انکے درشن ماتر کرنے سے میرے بھاگیہ جاگ گئے اور کرم کھل گئے ہے۔ اس سر تاج کے شبھ مکھ منڈل کے درشن سے سب منگل ہو گیا۔ پاپ اور سنتاپ سے یہ ساری جان جل رہی تھی۔ پرنتو ستگرو مہاراج سے گیان پراپت کر یہ کایا سیتل ایوں سندر ہو گئی۔ میرے من میں یہ آشا تھی کہ ایک بار اپنے ستگرو مہاراج سے ملوں | سو آج اس دیوراج کے درشن کر میری ساری مرادے پورن ہو گئی میں ہاتھ جوڑکر اپنے ستگرو مہاراج کو یہ ونتی کرتا ہوں، کہ اپنی کرپا کا ہاتھ سدا میرے سر پر رہیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے ساتھ دوسرے پریم پرکاشی سنتوں نے بھی پرم پوجیہ ستگرو مہاراج کے چرن کملوں میں شردھا سمن چڑھایے۔ اس اوسر پر پرم پوجیہ مہا منڈلیشور ستگرو سوامی سروانند جی مہاراج جی نے ستتی کرنے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی کی اٹوٹ گرو بھکتی کو سراہتے ہوئے کہا کہ پرم پوجیہ سوامی مادھوداس مہاراج جی نے اپنے تیاگ، تپسیا ایوں اڑھ سنکلپ دوارہ بھارت میں یہ ستگرو مہاراج کی یہ پہلی سجیو سندر ایوں جیوتی والی مورتی ستھپت کروائی ہے۔ یہ سب انکی گہری گرو بھکتی کا پرنام ہے۔ ہم سمپورن پریم پرکاش منڈل کی اور سے اس مہانگی کیسمپورن ہونے پر انہیں دھنیواد دیتے ہے۔ ستگرو مہاراج کے کرپا کا ہاتھ سدیو ان

پر رہیگا۔ اس سؤسر پر پریمیوں کے لئے انڈارے کی بھی ووستھا کی گئی تھی۔ پربھی پرساد پاکر سنگرو مہاراج جی کے درشن پر پرسنہ ہوکر اپنے اپنے گھر لوٹنے لگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی اب پرتیدن اپنے سنگرو مہاراج جی کی سیوا کر ستسنگ کرنے لگے۔ پرم پوجیہ سنگرو مہاراج جی کی مورتی ستھاپنا کے بعد آشرم کی رونق ہی بڑھ گئی۔ دور دور سے پربھی سنگرو مہاراج کے درشنوں کو آنے لگے۔ ہر روز جیسا میلہ لگا رہتا تھا۔ اس پرکار سنگرو مہاراج کے شکشاؤں کا پرچار کرتے سمے بہت آنند سے کٹ رہا تھا۔ اب دوسرے نگروں کے رہنے والے پربھی پرم پوجیہ سوامی جی کو پکارنے لگے۔ انکا سنیہہ ایوں شردھا دیکھ کر انکی پیاس بجھانے ہیتو پرم پوجیہ سوامی جی نے رٹن کا کاریہ کرم بنایا۔ سب سے ادھک سنیہہ ایوں آگرہ سیٹھ پرشوتم داس جی کا تھا۔ اسلیے سب سے پہلے کلکتے رٹن کا کاریہ کرم بنایا۔ کلکتے پہنچنے پر سیٹھ پروشوتم داس ایوں انکے پریوار کے سدسیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کا ہاردک سواگت کیا اور انکی خوب سیوا کی۔ کلکتے کے پریمیوں کو جیسے پرم پوجیہ سوامی جی کے پدھارنے کا پتہ لگا۔ ویسے وے انکے درشن ہیتو دوڑتے ہوئے آئے۔ یہاں انکو اپنی شردھالو بھکتن دادی گوپی ملی جس نے حیدرآباد میں ستسنگ مہاراج کی کٹیا بنوانے کے لئے ناک کا ہیرا اتار کر پرم پوجیہ سوامی جی کو دیا تھا۔ یہاںپے ان سنت سیوی دیوی نے پرم پوجیہ سوامی جی کو ستسنگ کرنے تتھا وہاں پر پرم پوجیہ سنگرو مہاراج کی مورتی ستھاپنا کے لئے ایک کمرا ارپن کیا۔ اسکا تیاگ ایوں شردھا دیکھ کر اسے خوب آشیرواد دیا۔ اب اس ستھان پر پرتیدن ستسنگ ہونے لگا۔ پربھی سنیہہ ایوں شردھا سے پرتیدن سایں کال ستسنگ میں آنے لگے۔ ستسنگ کی مہمہ بتاتے ہوئے پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں یہ بھجن سنایا۔ بھجن اتھئی ستسنگ شانتی پائن لائ پہنچے من جی میل مٹائن لائی ا۔ ستسنگمیں سچوں گیان ملے ایں آتم جو پنی دھیان ملے سچے نام سندوں ت نشان ملرے ہیء راہ رام ریجھائن لائی۔۔۔ ۲۔ ستسنگ سمنڈ میں ناؤ اتھئی سچے رام ملن جی راہ اتھئی جے پربھوپسن جی چاہ اتھئی رکھو اگتے وکھ بدھائن لائی۔۔۔ 3... ستسنگ میں دکھ درد مٹے اے کوٹ جنم جو کجر مٹے ہن دیہہ دکھیء جو مرض مٹے ہیء دوا درد ہٹائن لائی۔۔۔ ٤۔ جے ستسنگ میں پیرو پائیدیں کدہں مادھو دوکھوں نہ کھائیں سچو لوکو سکھی کرے بھائیدیں رکھو نا تو توڑی نبھائن لائی۔۔۔ ارتھ:۔ پرم پوجیہ سوامی جی ان بھجن میں ستسنگ کی مہمہ بتاتے ہوئے کہتے ہے کہ ستسنگ من کی شانتی پراپت کرنے کے لئے تتھا من کی میل مٹانے کے لئے ہے۔ ستسنگ میں ہمیں آتم جان پراپت ہوتا ہے تتھا آتم ساکشتکار ہوتا ہے۔ ستسنگ میں پرماتما کو پراپت کرنے کا راستا ملتا ہے۔ یہی پربھو کی رجھانے کی راہ ہے۔ ستسنگ اس سنسار روپی ساگر میں ناؤ کے سمان ہے۔ تتھا اپنے سوامی سے ملنے کی سچی راہ ہے۔ یدی تم پرماتما کے درشن کرنا چاہتے ہو تو پھر ستسنگ میں آنے کے لئے قدم بڑھاؤں۔ ستسنگ دکھ درد مٹاتا ہے اور جنم جنماتر کا قرض اتر جاتا ہے۔ اسی سے دیہہ کے روگ مٹینگے۔ یہ دوا درد مٹانے کے لییے۔ یدی تم ستسنگ میں آؤنگے تو کبھی بھی دھوکا نہیں کھاؤنگے۔ سارا لوک تمہیں سکھی پرتیت ہوگا۔ اسلیے تم ستسنگ کے ساتھ اپنا ناتا جوڑو اور ناتا جوڑکر انت تک اسکو نبھانا۔ ستسنگ کی مہمہ کا بھجن سنانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ بڑے بھاگیہ سے ہمے ستسنگ روپی امرت پراپت ہوتا ہے۔ اسکا ہمیں اوشیہ لابھ اٹھانا چاہیئے۔ ستسنگ سے ہمیں من کی شانتی ملرتی ہے۔ من کا میل صاف ہوتا ہے اور گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ جس سے ہمیں آتم ساکشاتکار ہوگا اور پرماتما کو پراپت کر سکیں گے۔ اس سنسار روپی ساگر میں ستسنگ ہی ناؤ کے سمان ہے۔ جسکے سہارے ہم اسکو پار کر پرماتما سے ملر سکتے ہے۔ یدی آپ کو پرماتما سے ملنے کی چاہ ہے اور اس روحانی راہ پر چلنے کی تمنا ہے تو پھر آپ کو ستسنگ کا سہارا لینا ہوگا۔ ستسنگ میں آنے

سے ہمارے سب دکھ دور ہو جائیں گے۔ اس لوک میں سکھ پاکر پرلوک سدھارینگے۔ اسلیے نتیہ نعم سے ستسنگ میں آنا چاہیئے۔ یہ مانش جنم ہمیں ملا ہی پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے ہے۔ اسلیے ہر پتر اس پرماتما کا سمرن کر اپنا یہ امولیہ ہیرے جیسا جنم سپھل کرنا ہے۔ دنیاں کے کام کاج بھی کرتے رہو اور پرمارتھ کی راہ پر بھی چلتے رہو۔ یہ سب کاریہ بنے گا کرتے رہو۔ یدی پرماتما کے نام کے سمرن میں سستی کرینگے اور یہ سوچینگے کہ پہلے یہ کام کرنے کے بعد میں سمرن کرونگا تو پھر ہمارے ہاتھ سے یہ بیلا نکل جائیگی۔ اور پشچاتاپ کرتے رہ جائیں گے۔ دنیاں کے کارج پورے ہونے کے نہیں ۸ ہے۔ اسلیے من کو سمجھا کر شیگھر ہی ستسنگ کا سہارا لیکر نام کا سمرن کریں۔ یہ بات سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے ایک درشٹانت سنایا۔ درشٹانت:- ایک دن ایک مہاتما رٹن کرتے ہوئے گاؤں میں آئے۔ گھومتے گھومتے گاؤں میں انہیں ایک شردھالو بھکت ملا جو انہیں اپنے گھر لے آیا۔ وہاں پر اسنے بڑے سنیہہ ایوں شردھا سے مہاتما جی کی خوب سیوا کی۔ اس بھکت کے آگرہ پر مہاتما جی نے دیکھا کہ اس بیچارے کی آرتھک ستھتی بہت تنگ ہے۔ یہ ہوتے ہوئے بھی اس شردھالو بھکت نے اپنا پیٹ کاٹ کر بھی مہاتما جی کی خوب سیوا کی۔ اسلیے مہاتما جی کو اس پر دیا آ گئی۔ سوچا کہ اس کا یہ کشٹ کاٹنا چاہیئے۔ یہ سوچ کر چلتے سمے مہاتما جی نے اس بھکت کو پارسمنی دیکر کہا کہ یہ پارسمنی لے، یہ لوہے کو سونا بنا دیتی ہے۔ اب تمہیں جتنا بھی سونا بنانا ہے بنا لو۔ تین مہنے کے بعد ہم رٹن سے لوٹینگے اور تم سے یہ پارسمنی واپس لیکر چلے جائیں گے۔ سو ایک بار کا دھیان رکھنا کہ اسکے بعد ہم ایک گھڑی کے لیئےبھی زیادہ تمہارے پاس پارسمنی نہیں چھوڑینگے۔ اسلیے اس اودھی میں تمہیں جتنا بھی سونا بنانا ہے بنا ڈالو۔ مہاتما جی اسے سمجھا کر اپنے رٹن پر چلے گئے۔ مہاتما جی کے جانے کے بعد بھکت بازار میں لوہے کے ویوپاری سے پوچھا کہ بھائی! لوہا کیا بھاؤ ہے؟ ویوپاری نے کہا، بھائی! کل پانچ روپیے سیر تھا اور آج چھ:روپیے سیر ہے۔ اس پر بھکت نے سوچا کہ مہنگا لوہا کیوں خرید کروں۔ سو ویوپاری کو کہا کہ بھائی لوہا جب واپس پانچ روپیے سیر ہوگا تب کھریدوگاں ایک سپتاہ کے پشچات پھر لوہا خرید کرنے گیا، بھاؤ پوچھا، ویوپاری نے کہا بھائی! اب تو لوہا سات روپیے سیر ہے، ابھی بھاؤ کم نہیں ہوا ہے۔ بیچارہ بھکت بڑے سوچ میں پڑ گیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ لوہا تو مہنگا ہوتا جا رہا ہے، آخر سوچا کہ بھلی بھاؤ اترے تو پھر لوہا لیں گے۔ لوہا دنوں دن مہنگا ہوتا چلا گیا اور یہ بھکت لوہے کے بھاؤ کے اترنے کا انتظار کرتا رہا۔ اس پرکار اسمنجس کی ستھتی میں تین مہنے پورے ہو گئے۔ نہ تو بھاؤ اترا اور نہ ہی وہ لوہا خرید سکا۔ اوپر سے مہاتما جی آ دھمکے۔ مہاتما جی نے سوچا تھا کہ میرے بھکت نے سونے کے انبار لگا دیئے ہو نگے۔ جھوپڑی کے ستھان پر ایک شاہی محل ہوگا اور وہ نردھنتا کے شکنجے سے آزاد ہوکر خوب آنند میں ہوگا۔ پرنتو یہ کیا ہوا؟ یہاں تو وے ہی ڈھاک کے تین پات۔ بھکت کا حال پہلے سے بھی زیادہ بے حال تھا۔ یہ دیکھ کر اسے بہت آرشچیہ ہوا۔ پارسمنی ہوتے ہوئے بھی یہ کنگال کا کنگال رہ گیا۔ اسنے بھکت سے پوچھا کہ بھائی!تمہے ہم پارسمنی دے کر گئے تھے۔ جس سے تم تین مہینے میں پورے سونے کے ہو جاتے۔ پھر تم نے یہ سنہری اوسر غفلت میں کیسے گنوایا۔ بیچارہ بھکت دکھی ہوکر بولا کہ مہاراج! لوہا مہنگا ہو گیا تھا سو سوچا کہ سستا ہونے پر لیکر سونا بناؤنگا پرنتو لوہا توسستا ہوا ہی نہیں | اس پر مہاتما جی نے کہا کہ بھائی! یدی سو روپیے سیر لوہا لیکر بھی سونا بناتے تو بھی سونا تو ہزاروں میں بکتا، تم نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ پھر بھی یہ سودا سستا ہے۔ خیر تمہاری تقدیر میں کنگالی لکھی ہوئی ہے۔ اسکو ہم کیا کر سکتے ہے۔ اب ہمیں پارسمنی واپس دے دو تو ہم آگے جاویں۔ پاسمنی لیکر مہاتما افسوس کرتا ہوا روانا ہو گیا بھکت اپنے ہاتھوں سے اوسر گوانکر ہاتھ متڑتا ہوا رہ گیا۔

پرم پوجیہ جی درشٹانت دیکر کہنے لگے کہ پرماتما نے بڑی کرپا کر ہمیں یہ پارس جیسا یہ مانش جنم و انسانی جامہ دیا ہے کہ ہم پرماتما کا سمرن کر جنم مرن کے چکر سے چھوٹ کر مکتی پراپت کریں۔ یدی ہم نے سجاگ ہوکر ستسنگ کا سہارا لیکر پرماتما کا سمرن نہیں کیا تو ایک دن کال آکر سر پر کھڑا ہوگا اور ہم اس بھکت کی طرح ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ اسلیے کتنے بھی کشٹ آوے پرنتو کشٹ اٹھاکر بھی ستسنگ میں آکر پرماتما کا سمرن نتیہ کرتے رہو گے تو یہ لوک سپھل ایوں پرلوک سہیلا ہوگا۔ اس پرکار پریمیوں کو کھینچ کر نام کا سمرن کرواتے رہے۔ رہتے رہتے یہاں کے پریمیوں کو دھیرے دھیرے وہاں کے آشرم کی ووستھا سمجھا کر سرپد کرتے گئے۔ جس سے انکی انوپستھتی میں بھی ستسنگ کا دیبان جگا رہے اور ستگرو مہاراج جی کی سیوا ہوتی رہے۔ ہر شنیوار کو خوب پربھی آتے تھے۔ اس دن کو پرم پوجیہ ستگرو مہاراج کا جنم دن مان کر خوب سنیہہ ایوں شردھا سے مناتے تھے۔ اس دن خوب ڈھوڈھا چٹنی ایوں پرساد بانٹتے تھے۔ پریمیوں کو کہتے تھے کہ یدی ہر روز آنا سمبھو نہیں ہو تو ہر شنیوار پر اوشیہ آویں۔ وہاں کے پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کے وچن کو خوب نبھایا۔ انہوں نے ستسنگ کی دیبان برابر جگائے رکھا۔ شنیوار کے دن کو پرم پوجیہ ستسنگ کا جنم دن مان کر پورن سنیہہ ایوں شردھا سے مناتے رہے۔ کلکتے میں رہتے ہوئے سیٹھ پرشوتمداس کے سمپورن پریوار نے انکی بڑی سنیہہ ایوں شردھا سے سیوا کی۔ سمپورن پریوار پرم پوجیہ سوامی جی کو بھگوان مان کر انکی سنیہہ ایوں شردھا سے پوجا کرنیلگے۔ سمپورن پریوار میں ایسی تو شردھا جاگی کہ سمپورن پریوار نے ان سے بڑے شردھا سے نام لیا اور انکے چرن کمل دھوکر اس جل کو چرن امرت سمجھ کر سب پی گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکی بھکتی ایوں وشواس دیکھ کر بہت پرسنہ ہوئے ایوں انہیں ہردے سے آشیرواد دیا۔ انکی اسیم کرپا سے یہ پریوار خوب پھلنے پھولنے لگا۔ انکے ویوسائے میں برکت پڑتی رہی۔ اس برکت کے ساتھ انکے بھکتی میں بھی وردھی ہوتی رہی اور انکا وشواس بھی بڑھتا چلا گیا۔ انہوں نے ستگرو مہاراج کی سیوا تن من و دھن سے کر انت تک نبھایا، ستگرو مہاراج جی کے ورسی اتسو پر ہر سال سپروار آکر تن من دھن سے سیوا کرتے رہتے ہے۔ انکے ہردے میں ایسی تو شردھا جاگی جو ۱۹۷۳ میں شریمد بھگود گیتا سندھی میں چھپوا کر پرم پوجیہ سوامی جی کی پوتر سیوا میں ارپن کی۔ انکی سدا یہ تمنا رہتی تھی کہ اپنے ستگرو مہاراج کی خوب سیوا کر انہیں پرسنہ کریں ایوں انکا نام امر کریں۔ اپنے ستگرو مہاراج کا نام امر کرنے کے لئے اس پریوار نے پرم پوجیہ سوامی جی کی ہری دوار والی دربار میں نیا روپ دیکر وہاں اپنے ستگرو مہاراج جی کی مورتی کی ستھاپنا کر انکے نام سے ایک دھرمشال بنوائی جہاں آکر پربھی سکھ پاتے ہے۔ اس پرکار کلکتے کے پریمیوں کو نام دان دیکر ستسنگ روپی امرت پلا کر پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر لوٹے۔ کیونکہ انکو یہاں کے آشرم کے ووستھا کی چنتا تھی۔ یہاں کے پربھی انکے درشن کے لئے سیپ کے سمان پیاسے آس لگائے بیٹھے تھے۔ وے انکے پدھارنے پر بہت خوش ہوئے۔ انکے پدھارنے سے آشرم میں رونق آ گئی۔ انکے رٹن پر رہتے سمے انکے پربھی بابو مرلی دھر ہنومان پرساد آشرم کی دیکھ بھال ایوں ووستھا کرتے تھے۔ یہ شردھالو بھکت ہر روز بھجن بھاؤ کرتے رہتے تھے ایوں پریمیوں کو نتیہ نعم سے رامائن کا پاٹھ سناتے تھے۔ یہ ووستھا پرم پوجیہ سوامی جی کو بہت اچھی لگی۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے پدھارنے کا سماچار سن کر آدرش نگر ایوں اجمیر نگر کے پربھی انکے شبھ درشن کے لئے دوڑتے ہوئے آئے۔ اپنے ستگرو مہاراج جی کے شبھ درشن کر بیحد پرسنہ ہوئے۔ اور انسے کر بدھ ونتی کی کہ اس پرکار اتنے لمبے سمے تک ہم سے بچھڑ کر نہیں جائے۔ ہم آپکے درشن کے بنا دکھی ہو جاتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی انہیں سمجھا کر کہنے لگے کہ آپ نتیہ نعم سے آشرم میں آکر ستگرو مہاراج کے پاون درشن کر ستسنگ سن کر نام کا سمرن کرتے

رہو۔ ہم تو سدا آپکے سنگ ہے۔ کچھ دن اجمیر میں رہ کر پریمیوں کی پیاس بجھاتے رہے۔ پرنتو بڑودے کے پربھی جن میں دادی ستی وشیش روپ سے پرم پوجیہ سوامی جی کو بار بار وہاں پدھارنے کا آگرہ کرتی رہی، پرم پوجیہ سوامی جی ان پریمیوں کے سنیہسکت پکار کو ادھک دنوتک ٹال نہیں سکیں۔ بڑودے پہنچ کر پیاسے پریمیوں کو درشن دیکر ستسنگ روپی امرت پلا کر خوب موج مچائی۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے پہنچنے کا سماچار پریمیوں دووارا سارے شہر میں بجلی کی طرح پھیل گیا۔ پیاسے پربھی پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کے لئے دوڑتے ہوئے آئے۔ سبھی کے دل میں پرم پوجیہ سوامی جی کے لئے اٹوٹ شردھا تھی۔ وے سب انکی سیوا کرنے میں لگ گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کے نمنترن پر وارشا کالونی ایوں انیہ ستھانوں پر جاکر پریمیوں کو درشن دیکر ستسنگ کرتے تھے۔ یہاں پر پرم پوجیہ سوامی جی کے سمپرک میں سنت اوودداس جی آئے۔ سنت اودھوداس جی کے دل میں پرم پوجیہ سوامی جی کے لئے ایسی تو شہردھا جاگی تو بالا مردانا کی بھانتی آٹھوں پہر انکے ساتھ سائے کے سمان رہنے لگے۔ وہاں سے اجمیر آتے سمے انکے ساتھ اجمیر آئے اور انہیں کے ساتھ رہنے لگے۔ بڑودے میں رہتے سمے دادی ستی، دادی گیانی بائی، و دادی لکشمی بائی نے انکی خوب سیوا کی۔ یہاں پر اس بار سیٹھ گاگنداس نتھرداس ساگر ٹاکیز والے پرم پوجیہ سوامی جی کے سمپرک میں آئے۔ یہ پرم پوجیہ سوامی جی کے نئے پربھی تھے۔ کنتو انکے امرت روپی وچن سن کر ایسے تو مدھیہ ہو گئے تھے کہ انکو اپنے ساتھ لیکر اپنے بنگلے میں رہنے کی ووستھا کی اور انہیں کر بدھونتی کی کہ ہر روز وہیں پر سایں کال ستسنگ کا دیبان لگائیں۔ ستسنگ کے ترلیے بہت اچھی ووستھا تھی۔ انکا سنیہہ ایوں شردھا دیکھ کر پرم پوجیہ سوامی جی یہیں پر رہ کر پرتیدن ستسنگ کرنے لگے۔ ستسنگ میں پریمیوں کو ہر پتر یہی شکشا دیتے تھے کہ پر پل پربھو کا سمرن کر یہ مانش جنم سپھل بنائیں۔ یہ بیلا ہمارے ہاتھ پھر نہیں آئیگی۔ اسلیے اس غفلت کی نیند سے جاگ کر اس موہ مایا کو تیاگ کر پرماتما سے سچی پریتی لگاؤں۔ یہ بات سمجھانے کے لئے پریمیوں کو یہ بھجن سنایا۔ بھجن (سر بھیوری) اتھئ ساجھوری کرت سجاگی چھدرے ننڈ گھنی کر یاد دھنی، مانی مہبط وارے ماگ کھے۔ ا۔ تونڈیھو وجایو گھمندے، تو ت راتی وجائی سمہندے پہنجو پان کیڈ کوڈو مانو کیڈئ لاتڈ موہ مایا جے داغ کھے۔۔۔ ۲۔ ہییۂمر وجے تھی ہلندی تکھی نہر جیء وہ ندی دھیان گھری سکھو ہلو پار سکھو لنگھے چھوہ چھولینی جے چھاگ کھے۔۔۔ ...3دسو پہر گھڑی ہیء پلک ویئ لدے لوک منجھا ہیء خلق ویئ۔ تھنجی اجو سبھانے تھیندی جانو بجانی کیئں جھاگیندے ہن جھاگ کھے۔۔۔ ٤۔۔۔ ہیء 'مادھو' ننند ابھاگی جپی نام گروء جو جاگی اودیا موہ واری کٹے ترنت جاری واری وارث دے توں واگ کھے۔۔۔ ارتھ:۔ اس بھجن میں پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو سجاگ کرتے ہوئے کہتے ہے کہ اس جیون کی پربھات ہے اسلیے تم غفلت کی نیند سے جاگ کر پرماتما کا سمرن کر۔ اور مہوبت کے مٹھاس کا آنند اٹھاؤ۔ تم نے اب تک دن گھوم کر گنوایا اور رات سوکر گنوائی ہے۔ تم اپنی جھوٹھی مستی میں رہے ہو۔ تم نے موہ مایا کے جال میں پھنس کر اپنے آپ کو اور اپنے پرماتما کو بھلاکر اپنے جیون میں دا$گ لگا دیا ہے۔ یہ جیون تو گزرتا جا رہاہے۔ یہ تیکھی نہر کی طرح بھاگتی جا رہی ہے۔ اسلیے شیگھر ہی دھیان کریں اور جلدی پار چلے چلو اور اس سنسار کو لہروں کو چیرتا ہوا توں پار ہو جا۔ دیکھوں سمے پل پل ہاتھ سے جا رہا ہے، اور اس سنسار میں سے لوگ گجرتے جا رہے ہے تمہاری بھی ان جانے والوں کے سمان انت گھڑی آئیگی۔ پھر تم گہرے ساگر کو کیسے پار کروگے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ اس ابھاگی غفلت کی نیند سے جاگو اور پرماتما کے نام کا سمرن کرو۔ تم اودیا اور موہ سے جال کو کاٹ کر شیگھر اپنی یاترا اس پرماتما کی اور کر لو تو تمہارا یہ مانش جنم سپھل ہو۔ یہ بھجن سناکر انہیں سمجھا کر کہنے

لگے کہ بھاگیہ سے ہمیں یہ منشیہ روپی جامہ ملا ہے۔ اور بڑے بھاگیہ سے ہمیں سنتوں کا سنگ ملرا ہے سو ہم ہر روز ستسنگ میں آکر پرماتما کا سمرن کریں۔ پرماتما کے سمرن سے ہم سنسار روپی ساگر پار کر سکتے ہے۔ ہم آٹھوں پہر غفلت کی نیند میں گلتان ہوکر غوطے کھا رہے ہے۔ ہم یہ بھول گئے ہے کہ یہ دنیاں مسافر روانا ہے۔ یہاں سے ہرایک کو ایک دن جانا ہے۔ سب کچھ یہی رہ جائیگا۔ کوئی بھی ہمارے ساتھ نہیں جائیگا۔ کیول پرماتما کا نام ہی ہمارا سہارا ہے۔ اسلیے شیگھر ہی سجاگ ہوکر پل پتر پرماتما کے نام کا سمرن کریں۔ دن رات اسی پرماتما کو پکاریں۔ ایک پلر بھی ویرتھ نہیں گنوایے۔ ایسا نہیں ہو کہ وہ بیلا ہاتھ سے نکل جائے اور ہم پچھتاتے رہ جائے۔ یہ بات سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں یہ ارشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک جنگل میں ایک لکڑہار رہتا تھا۔ ہر روز لکڑیا کاٹ کر اس میں سے کوئلے بناکر شہر میں بیچنے جاتا تھا۔ اس پرکار وہ اپنے پریوار کا پالن پوشن کرتا تھا۔ ایک دن راجہ شکار کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ کر راستا بھولن گیا۔ راستے کی تلاشی میں بھٹکتے بھٹکتے راجہ آکر لکڑہارے کے پاس پہنچا۔ بھوک اور پیاس میں ویاکل ہوکر اسنے لکڑہارے سے کھانے کے لئے روٹی اور پینے کے ترلیے پانی مانگا۔ لکڑہارے نے اسکی حالت پر دیا کر اسے پانی پلایا اور جو روٹی وہ خود کے کھانے کو لایہ تھا اسکو کھلا دی۔ راجہ کھانا کھاکر اور پانی پیکر بہت پرسنہ ہوا۔ (اور اسکو کہا کہ میں اس دیش کا راجہ ہوں،۔ جب بھی تمہیں کسی چیز کی آوشیکتا ہو تو تم بنا سنکوچ میرے پاس چلے آنا۔ تم نے جو مصیبت کے سمے میری سہایتا کی ہے میں اسکے لئے تمہارا آبھاری ہوں،۔ یہ کہ کر راستا پوچھ کر راجہ نگر کی اور لوٹ گیا۔ بیچارہ لکڑہارا ہر روز لکڑیا کاٹ کر اپنا گوجر کرتا تھا۔ اس پرکار کرتے کرتے جنگل میں سے لکڑیا سماپت ہونے لگی۔ اسے یہ چنتا ستانے لگی کہ اب گوجر کیسے ہوگا۔ تب اسکو راجہ والی بات یاد آئی کہ اسنے کہا کہ مصیبت کے سمے وہ میری سہایتا کریگا۔ سو ایک دن تیار ہوکر دربار میں پہنچ گیا۔ دربان کو بولا کہ راجہ کو جاکر کہو کہ جنگل سے تمہارا لکڑہارا متر آیا ہے۔ راجہ نے یہ سماچار سنتے ہی اسے اپنی دربار میں بلا لیا۔ اور سارا حال چال پوچھا۔ لکڑہارے نے اسے نویدن کر کہا کہ جنگل سے لکڑیا سماپت ہو گئی ہے۔ اب میں اپنا گوجر کیسے کرونگا، اس چنتا نے مجھے بہت سمایا ہے۔ اسلیے سہایتا کے لئے میں آپکے پاس آیا ہوں،۔ راجہ نے اس کے دین ہین حال پر دیا کر اپنے منتری سے بچار ومرش کیا کہ اس غریب کی کس پرکار سہایتا کی جائے جس سے وہ زندگی بھر سکھ سے رہ سکیں۔ منتریوں نے راجہ کو راے دی کہ اس کو پاس والا چندن کا ون دیا جائے۔ جس سے وہ مالرا مال ہو جائے۔ سو راجہ نے اسکی اچھی آو بھگت کرنے کے پشچات اسے چندن کا ون دے دیا۔ لکڑہارا بہت خوش ہوا راجہ کا آبھار ویکت کر وہ اس نئے ون میں پہنچ گیا اور لگ گیا اپنے پرانے دھندھے میں۔ یہ اگیانی موڑھ لکڑہارا ہر روز چندن کی لکڑیاں کاٹ کر اسکے کوئلے بناکر شہر جاکر بیچ آتا تھا۔ اس پرکار وہ اپنا گوجر بسر کرنے لگا۔ بہت دنوں کے بعد راجہ کو ایک دن اپنے لکڑہارے متر کی یاد آئی۔ سوچنے لگا کہ اب وہ چندن کی لکڑیا بیچ کر خوب مالامال ہوکر سکھی جیون کاٹتا ہوگا۔ یہ سوچ کر اپنے منتری کو لیکر کھوجنے نکلا۔ وہاں پہنچ کر اسے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ سارا میدان صاف تھا۔ اس پر اسنے منتری سے پوچھا کہ بھائی! یہ چندن کا ون کہاں غائب ہو گیا؟ کہیں کسی غلط جگہ پر تو نہیں آ گئے ہے۔ اتنے میں انہیں ایک پیڑ کے نیچے ایک چھوٹی سی جھوپڑی نظر آئی۔ وے گھوڑے لیکر وہاں آئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ وہاں لکڑہارا پھٹے حال لکڑیاں کاٹ کر کوئلے بنا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر راجہ کو بڑا افسوس ہوا کہ یہ اگیانی چندن کی ان امولیہ لکڑیونکو جلاکر نعش کر رہا ہے۔ راجہ نے گھوڑے سے اتر کر اس سے حال چال پوچھا۔ لکڑہارے نے راجہ سے کہا کہ راجن۔ آپ کا دیا ہوا یہ ون بھی سماپت ہونے

والا ہے۔ مجھے یہ چنتا ستا رہی تھی کہ اسکے بعد کیا ہوگا۔ اچھا ہوا جو آپ یہاں آ گئے۔ راجہ نے اسے کہا کہ میرے کہنے پر تم ایک لکڑی کاٹ کر بازار میں بیچ کے آؤ۔ لکڑہارا سوچنے لگا کہ ایک لکڑی کون لیگا اور لکڑی کا کیا ملیگا؟ پرنتو راجہ کا کہنا مان کر وہ ایک لکڑی لیکر بازار میں آیا اور ایک دوکاندار سے پوچھا کہ بھائی! یہ لکڑی لوگے؟ دوکاندار نے لکڑی پہچان لی کہ یہ تو چندن کی لکڑی ہے۔ سو لکڑہارے کو بولا کہ اس لکڑی کے میں تمہیں دو روپیہ دوگاں۔ یہ سن کر لکڑہارا آشچریہ میں پڑ گیا۔ آشچریہ چکت ہوکر وہ بولا کہ تم اس لکڑی کے دو روپیہ دو گے؟ دوکاندار نے سوچا کہ لکڑہارے کو دو روپیہ شاید تھوڑے لگے ہے سو کہا کہ یدی تمہے دو روپیہ کم لگتے ہے تو میں تمہیں چار روپیہ دوگاں۔ وہاںپاس والے دوکاندار نے سوچا کہ یہ دوکاندار بیچارے لکڑہارے کو ٹھگ رہا ہے سو اسے بلاکر کہا کہ تم یہ لکڑی مجھے دو میں تمہیں اسکے دس روپیہ دونگا۔ لکڑہارے نے چلاکر کہا کہ دس روپیہ! دوکاندار نے سمجھا کہ دس روپیہ تھوڑے لگے ہے اسے سو اسے کہا کہ میں اس لکڑی کے پچیس روپیہ دوگاں۔ یہ سن کر لکڑہارا زور زور سے رونے لگا۔ دوکاندار نے اسے پوچھا کہ تم روتے کیوں ہو اس پر لکڑہارا بولا کہ میں برباد ہو گیا۔ لٹ گیا میں نے ایسی ہزاروں امولیہ لکڑیا جلاکر کوئلے بناکر برباد کر دی۔ مجھے یدی یہ پتہ ہوتاکی یہ لکڑیاں اتنی مولیہ وان ہے تو انمیں سے میں مالا مال ہو جاتا۔ پرنتو اب پچھتانے سے کیا لابھ۔ وہ اوسر تو ہاتھوں سے نکل گیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی یہ درشٹانت بتاکر پریمیوں کو کہنے لگے کہ یہ مانش دیہہ امولک ہے۔ اسکا ہر پل، ہر سوانس امولیہ ہے جس کا مول کیا نہیں جا سکتا ہے۔ یدی ہم سنسار کی جھوٹھی مایا جال میں پھنس کر اپنے سوروپ کو بھول کر جھوٹھ کمایئنگے تو پھر انت سمے اس لکڑہارے کے سمان سب کچھ گوانکر ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ مالک نے ہمیں سواسوں کو امولیکھجانا دیا ہے کہ ہر سانس میں اس پرماتما کا سمرن کر مکتی پراپت کریں کیونکہ یہ مانش دیہہ ہمیں بار بار نہیں ملے گی اسلیے سنتوں کے شرن میں آکر ستسنگ روپی امرت پیکر آتم پد پراپت کریں۔ اس بات کو سپشٹ کرنے کے لئے یہ پد کہا مانکھ جنم امولک کہیں پا تو پورن پنتے، سو بھو ساگر جے بھیڑ میں ریڑہے کری م رول، سامی سنمتی ساں ملی لہوآتم پد ادول، ہر ہر اہڑو ٹولو ہتھی انڈ کین کی ارتھ: سامی صاحب اس پد میں کہتے ہے کہ یہ امولک درلبھ مانکھجنم بہت بڑے پونیہ کے بعد ہمیں ملا ہے۔ اس امولیہ جنم کو تم اس جھوٹ ھے سنسار کے مایا جال میں بیکار مت گنواؤ۔ سامی جی کہتے ہے کہ تم سنتوں کی شرن میں جاکر آتم پد کو پراپت کر مکت ہو جاؤ۔ کیونکہ تمہیں یہ امولک جنم بار بار نہیں ملیگا۔ اس پرکار بڑودے میں رہ کر پرم پوجیہ سوامی جی ہر روز پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلا کر مست کرتے رہتے تھے۔ پربھی پرم پوجیہ سوامی جی پریم کی ڈوری میں ایسے تو پکے بندھ گئے تھے کہ وے پرم پوجیہ سوامی جی کو وہیں رہنے کے لئے آگرہ کرنے لگے۔ وہاں کے پریمیوں میں سنت شری اودھوداس مہاراج، سیٹھ گاگنداس کے سمست پریوار والوں نے ایوں دادی ستی نے پرم پوجیہ سوامی جی کی خوب سیوا کر انکو پرسنہ کیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی انکے اوپر بہت کرپا تھی۔ آخر کچھ دنوں کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں سے ملاکر اجمیر پرستھان کرنے کی تیاری کی۔ بھاری من سے پریمیوں نے انہیں پھر سے درشن کے لئے ونتی کر وداعی دی۔ سیٹھ گاگنداس، سنت شری اودھوداس مہاراج، دادی ستی اور کچھ پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کے ساتھ اجمیر چلنے کی تیاری کی۔ وہاں سے پرستھان کرنے سے پورو پرم پوجیہ سوامی جی نے بڑودے کے سمست پریمیوں کو ہر شنیوار کو پرم پوجیہ ستگرو مہاراج کے جنم دن کو منانے کے لئے ہدایت دی۔ سکھ سے پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر پدھارے۔ سبھی پیاسے پریمیوں نے انکا خوب سواگت کیا۔ کچھ دنوں کے پشچات دادی ستی نے پرم پوجیہ سوامی جی کو نویدن کیا کہ

اسکی اور سے گرو گرنتھ صاحب کا اکھنڈ پاٹھ رکھاہیں۔ اسکی ونتی سن کر پرم پوجیہ سوامی جی نے دربار میں گرو گرنتھ صاحب کا اکھنڈ پاٹھ رکھوایا۔ پاٹھ صاحب کے رکھوانے سے آشرم کا واتاورن پوتر ہو گیا۔ ستگرو مہاراج ایوں سنتوں کے امرت وچن سن کر پریمیوں کا ہردے شیتل ہو گیا۔ صبح سے شام تک پریمیوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ دادی ستی، سیٹھ گاگنداس ایوں بڑودے سے آئے ہوئے پریمیوں نے گرو گرنتھ صاحب تتھا سنگت کی خوب سیوا کی۔ سکھ سے پاٹھ صاحب کا بھوگ ڈالا گیا خوب پرساد بانٹا گیا اور بھنڈارا کیا گیا۔ سب پربھی پرساد پاکر بھنڈارے سے بھوجن کر بھجن سن کر پرسنہ ہوکر اپنے اپنے ستھان پر لوٹ گئے۔ پاٹھ صاحب کا بھوگ ڈالنے کے پشچات دادی ستی نے پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ گرو گرنتھ صاحب کے لئے الگ کمرا بنوائیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے اسکا نقشا بنواکر ایک دم دادی ستی کے سامنے ہی یہ شبھ کاریہ آرمبھ کروا دیا۔ اس گرودوارے کے لئے مکھیہ دوار کے پاس ستھان سنشچت کیا گیا تھوڑے ہی دنوں میں وہ کمرا بن کر تیار ہو گیا۔ جہاں گرو گرنتھ کے ساتھ ساتھ رامائن اور پریم پرکاش گرنتھ بھی رکھا گیا۔ یہاں آشرم میں رہ کر پرم پوجیہ سوامی جی کا اگادھ سنیہہ پاکر انکا ستسنگ روپی امرت پیکر ایوں مان سنمان پاکر سیٹھ گاگنداس ایوں دادی ستی ایسے انبھو کرنے لگے جیسے سورگپری میں رہ رہے ہیں۔ انکا یہاں سے جانے کا من ہی نہیں ہو رہا تھا۔ پرنتو اپنا کرتویہ پالن ایوں پریوار کی چنتا کے کارن بڑے بھاری من سے پرم پوجیہ سوامی جی سے آگیا مانگی۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہے آگیا دیکر کہا کہ اب یہ پریم کا اٹوٹ سمبندھ انت تک نبھانا۔ یہ پریم کی ڈوری پکی ایوں پکھتی تھی اس میں جو ایک بار بندھ گیا وہ سدا کے لئے بندھا رہیگا۔ سیٹھ گاگنداس کا سمپورن پریوار انت سمے تک پرم پوجیہ سوامی جی کی تن من ایوں دھن سے خوب سیوا کرتا رہا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی جوتی جوت سمانے کے پشچات انکے سپتر شری نارایںداس مہینوں یہاں آشرم میں آکر دیکھ بھال کرتے ہیں یہ سوامی جی کا سیوک پریمیوں کو ہر سال پرم پوجیہ سوامی جی کے نئے سوروپ کی تصویریں بنواکر نئے روپوں میں پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کرواکر شردھا سمن چڑھاتے رہتے ہیں۔ بڑودے سے آنے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی کچھ دن آشرم میں رہ کر آردش نگر ایوں اجمیر کے پریمیوں کو ستسنگ کا آنند دیتے رہیں۔ اب پھر بمبئی کے پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کو بمبئی میں پدھار کرپیاسے پریمیوں کو درشن دینے کے لئے نویدن کیا۔ یہ پریم پوروک نمنترن پاکر پرم پوجیہ سوامی جی بمبئی رتن کے لئے روانا ہو گئے۔ بمبئی پہنچنے پر پرم پوجیہ سوامی جی کو انکے پرانے پربھی سیٹھ ایسرداس گوپالداس داتوانی کے سسنیہ نویدن کیا کہ انکے کٹیا میں رہ کر پوتر کریں تتھا ستسنگ کا دیبان وہیں پر لگاکر پرمیوں کو آنند پردان کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انکے سنیہہ ایوں شردھا کو دیکھ کر انکا نویدن سویکار کیا۔ کچھ دنوں کے پشچات انکے شردھالو پربھی میرا کی سوروپ دادی کھوبے کی ماتا نے انہیں اسکے گھر پر پدھارکر وہیں ستسنگ کی دیبان لگانے کے لئے انونیہ ونتی کی جس سے وہاں کے پربھی پرم پوجیہ سوامی جی کے شبھ درشن کر ستسنگ کا لابھ لے سکیں۔ یہاں پر پرم پوجیہ سوامی جی کے سمپرک میں شری دیونداس ہریرامانی آئے۔ درشن کرتے ہی اسکیشردھا کا ساگر امڑ پڑا۔ یہ پربھی انکے پریم میں ایسا تو متوالا ہو گیا جو سب کچھ بھلاکر انہی کے چرنوں میں رہ کر خوب سیوا کرنے لگا۔ انکاسنیہ ایوں شردھا دیکھ کر پرم پوجیہ سوامی جی ان پر بہت پرسنہ ہوئے تتھا ان پر آشیرواد کا ہاتھ رکھا۔ اور انکی ونمر ونتی پر انکے گھر پدھار کر انکی کٹیا کو پوتر کیا۔ شری دیونداس کی سیوا پر پرسنہ ہوکر یہ بھجن کہا۔ بھجن شیوہ سہاگنی کھے ملے شیوہ سہاگنی ا۔ جنھی جے اجن ستگرو ایں سنت اچنی تھا پریم تے پرسن تھی پرے رکھنی تھا جنم جنم سندا تنی بھاگ کھلنی تھا تھو ورے چوطرف وارو ویراگین۔۔۔ ۲۔ _

جنہں جو مستک گروء آگیاں روز نے تھو سک ساں سچی شیوہ کرے چرن چھے تھو، اندے ویندے سنتو گرو بھوجن جھے تھو، سچو ت تنی آ پا تو مہبتی ماگن--- ...3کے ٹیؤں کرم جدہس دھرم کھلنی تھاتدہس گرو دیو ایں سنت ملنی تھا وجنی دکھیا دیہس سکھیا واء لگنی تھا برہ سن دو باگو کھلو بھاگو بیراگینی ارتھ: اس بھجن میں ستگرو مہاراج جی کہتے ہے کہ بھاگیہ شالی لوگوں کو سوبھاگیہ سے سیوا کا سؤسر پراپت ہوتا ہے۔ جس ویکتی پر پرسنہ ہوکر ستگرو مہاراج اپنے پوتر چرن کمل رکھتے ہے اسکے جنم جنم کے بھاگیہ کھل جاتے ہے اور چاروں اور سے لابھ ہی لابھ ہوتا ہے۔ جس گرومکھ کا مستک ستگرو مہاراج کے چرنوں میں ہر روز جھکتا ہے اور جو انکے چرن چوم کر سنیہہ سے سیوا کرتا ہے اور جس در پر آتے جاتے سنت اور ستگرو مہاراج بھوجن گرہن کرتے ہے وے ہی سچے پریم کے پاتربنتے ہے۔ ستگرو مہاراج کہتے ہے کہ جب ہمارے دھرم کا پھل ہمیں ملتا ہے تبھی گرو دیو ایوں سنت ہمیں ملرتے ہے۔ تب ہمارے دکھ کے دن سماپت ہوتے ہے اور سکھ پراپت ہوتا ہے۔ تب ورہ کے دن سماپت ہوتے ہے ہمارا بھاگیودیہ ہوتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی اس پربھی کی سیوا، سنیہہ ایوں شردھا پر بہت پرسنہ ہوئے سوچنے لگے کہ سنسکار اسکے پورو جنم کے ہے۔ یہ پربھی پرمارتھ کی راہ پر اچھی ترقی کر سکتا ہے۔ سو اسے کہنے لگے کہ بھائی دیونداس ہم تمہاری نمرتا ایوں سیوا پر بہتپرسنہ ہوئے ہے۔ پرنتو بتاؤں کہ تم نے نام دان لیا ہے یا نہیں۔ اس پر شری دیونداس نے نمرتا پوروک پرم پوجیہ سوامی جی کو بتایا کہ اسنے ابھی تک گرو نہیں کیا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی اسے سمجھا کر کہنے لگے کہ ہم روحانی راہ پر گرو کے بنا ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اپنے ستگرو مہاراج سے نام روپی چابی لیکر اندر سے پٹ کھول کر آتم ساکشاتکار کر اپنا یہ جنم سپھل کر سکتے ہے۔ گرو بن گت نہیں ہے۔ یہ مانش جنم بنا نام سمرن ویرتھ ہے۔ گروکی مہمہ سمجھانے کے لئے یہ دشٹانت دیا-: درشٹانت:- گرو امرداس جی شروع سے ویشنو پنتھے کو مانتے تھے۔ انکی تیرتھ یاترا کرنے میں گہری آستھا تھی سو ہم دوسرے ورش گنگا سنان کے لئے جاتے تھے۔ جب بیسوی بار گنگا سنان کر لوٹ رہے تھے۔ تب مہرہ گاؤں کے پاس انکی ملاقات ایک برہمچاری سے ہوئی۔ دونو نے ملکر پیڑ کے نیچے وشرام کیا اور ساتھ ساتھ بھوجن کیا۔ انکا اتنا آپس میں پریم بڑھ گیا جو برہمچاری گرو مہاراج جی کے آگرہ پر انکے یہاں رات بھر رہ گئے۔ یہاں ستگرو مہاراج نے بڑیکھاترداری کی۔ برہم چاری انکی نرملتا، نمرتا ایوں مدھر بیوہار پر اتنے مگدھ ہوئے کہ سوچنے لگے کہ وے کسی کامل گرو کے ششئے ہے۔ سو راتری کو جب وشرام کرنے لگے تب ان سے کہنے لگے کہ بھائی۔ ہم آپکے بیوہار پر بہت پرسنہ ہوئے ہے۔ اب ہمیں بتاؤں کہ آپنے یہ سب گیان کون سے گرو سے تریا ہے۔ اس پر شری گرو امرداس جی نے انہیں بتایا کہ بھائی! میں نے تو ابھی تک گرو کیا ہی نہیں ہے۔ یہ سن کر برہم چاری سے چیخ نکل گئی۔ کہنے لگے کہ آپنے اس وردھ اوستھاتک ابھی گرو ہی نہیں کیا ہے۔ تم نگرے ہو یہ کہ کر کرم کوٹ نے لگے۔ کہنے لگے کہ میرا تو دھرم اشٹ ہو گیا۔ میرا گنگا سنان ویرتھ ہو گیا۔ مجھے یدی پتہ ہوتا کہ تم نگرے ہوتو میں تمہارے ہاتھ کا پانی بھی نہیں پیتا۔ اب مجھے لوٹ کر گنگا سنان کرنا پڑے گا جس سے میرے پاپ دھل جائیں۔ یہ کہ کر راتری کو بھی اسی سمے اپنا بستر گول کر گنگا جی کی اور چلے گئے۔ برہم چاری کا یہ برتاؤ دیکھ کر گرو امرداس جی کے دل کو گہری چوٹ لگی۔ سوچنے لگے جیون کے اتنے ورش میں نے سمرن کیوں نہیں کیا۔ چنتا میں انہیں ساری رات نیند نہیں آئی۔ اچانک پربھات کے سمے انکے کان پر گروونی کی مدھر (دھونی) پڑی۔ وہ گروونی بی بی امرو پڑھ رہی تھی۔ بی بی امرو گرو انگد صاحب کی سپتری تھی جو بالہی میں انکے بھتیجے کے ساتھ شادی کر آئی تھی۔ وہ ہر روز صبح اٹھ کر جپ جی صاحب اور انیہ گروؤں کی وانی

پڑھتی تھی۔ اس سمے بی بی امرو جو گرو وانی پڑھ رہی تھی اسکا ارتھ تھا جو پروش لوہے کی کٹی جیسا نیچ کیوں نہ ہو پرنتو گرو کہنے سے وہ سونے کے سمان شدھ ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے ستگرو مہاراج سے نام دان لیکر اتنا تو نرمل ہو جاتا ہے کہ اسے اور کسی وستو کی چاہ ہی نہیں رہتی۔ گرو امرداس جی کو یہ شبد سن کر گہری چوٹ لگی۔ سوچنے لگے کہ میرا جیون کیا گرو کے بنا ویرتھ چلا گیا۔ جیسے شبد سماپت ہوا وے سیڑیاں اتر کر بی بی امرو کے پاس آئے۔ اس سے پوچھا کہ پتری تم یہ کس کا شبد گا رہی تھی۔ اس پر بی بی امرو نے بتایا کہ یہ گرو نانک صاحب کا شبد تھا جن کی گدی پر اس داسی کے پتا صاحب شری گرو انگد صاحب براج مان ہے۔ یہ سن کر گرو امرداس نے اسے ونتی کر کہا کہ ہمیں انکے پاس ابھی لے چلوں کیونکہ ہمارا ہردے انکے درشن کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اس پر بی بی امرو نے انہیں کہا کہ اس سمے میں چلنے میں اسمرتھ ہوں، کیونکہ کچھ سمے پہلے میں وہاں سے ہوکر آئی ہوں،۔ پھر انکی یہ آگیا ہے کہ انکے بلانے پر ہی میں وہاں جاؤں۔ اسلیے کچھ دن ٹھہر کر میں آپ کو وہاں لے چلونگی۔ پرنتو گرو امرداس جی نے اسے ونتی کر کہا کہ پتری! تم ہمیں ابھی وہانلے چلو اس سے جو پاپ پڑے گا وہ ہم اپنے سر پر جھیلینگے۔ تم کوئی چنتا مت کرو۔ ایسا سنیہہ دیکھ کر بی بی امرو انہیں کھنڈور میں لے آئی جہاں گرو انگد صاحب براج مان تھے۔ گرو امرداس جی کو باہر ہی کھڑا کر بی بی امرو پوجیہ پتا صاحب سے اعضا لینے کے لریے انکی دربار میں اندر گئی۔ گرو صاحب تو انتریامی تھے سو اسے دیکھتے ہی کہا کہ پتری! جنہیں اپنے ساتھ لائی ہو انہیں باہر کیوں کھڑا کر آئی ہے؟ پھر وے سویں باہر آکر ان سے سمبندھیوں کی طرح ملے۔ پرنتو گرو امرداس نے انکے چرنوں میں بیٹھ کر انہیں ارداس کر کہا کہ ہم آپکے شرن میں آئے ہے کرپا کر ہمیں چرنوں میں ستھان دیکر آشیرواد کا ہاتھ ہمارے اوپر رکھیں۔ پھر گرو امرداس جی نے وہاں رہ کر ستگرو مہاراج جی کی ایسی تو لگن سے سیوا کی جو ستگرو مہاراج نے انہیں اپنی کرپا سے رنگ کر لعل کر دیا اور انت میں انہیں گرو گدی بخشیش کی۔ یہ درشٹانت بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ اس سنسار روپی ساگر کو پار کرنے کے لئے ستگرو روپی ملراہ کی آوشیکتا ہے۔ پریمیوں کو ستگرو کی مہمہ کا یہ شلوک بتایا اہڈی کی رو کرے، سامی بنا ستگروء بھگتی جوگ ویراگ جا، ڈلئے بھنڈار بھرے، انوبھئے جوت اندر میں ستہ سدھ برے پلرک نہ تھئے پرے، رمتا رام اکھینی کھوں۔ شری دیونداس کو پرم پوجیہ سوامی جی کا ستسنگ سننے کے پشچات اگادھ شردھا جاگی اور انکی خوب سیوا کرنے لگے۔ ایک دن پرم پوجیہ سوامی جی کو ونتی کر کہا کہ کرپا کرکے مجھے نام دان کی بخشیش دینے کی کرپا کریں۔ جس سے میں آپکے چرنوں کا سمرن کر اپنا یہ جیون سپھل کر سکوں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے اس پیر بھکت کی سیوا و شردھا دیکھ کر انہیں نام دانے کی بخشیش کر نہال کر دیا۔ نام دان لینے کے پشچات شری دیونداس جی پرم پوجیہ سوامی جی کو پرماتما کا ہی روپ سمجھ کر خوب شردھا سے سیوا کرنے لگے۔ آٹھوں پہر انہیں کے دھیان میں رہ کر شردھا سے سمرن کرنے لگے۔ نہ کیول اتنا پرنتو ہر ورش سمپورن پریوار، دھرم پتنی سورگیہ شریمتی کلا ونتی، سپتر بھرت کمار، دھرو کمار، گوردھن پتری چندرا، پشپا ایوں کملا سہت ستگرو مہاراج جی کے ورسی اتسو پر آکر پرم پوجیہ سوامی جی کی خوب سیوا کرنے لگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی بھی اس پرم بھکت پر اتی کرپا تھی۔ اس پرکار پریمیوں کی پکار پر پرم پوجیہ سوامی جی بمبئی کا رٹن کرتے رہے۔ کیونکہ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ جتنے ادھک شہروں کا رٹن میں کرونگا اتنا ہی میں ستگرو مہاراج کے شکشاؤں کا پرچار کر انکا یش پھیلا سکونگا۔ اس بار ماتا صاحب مولی بائی کر نانی جو ستسنگ کی بڑی پریمی تھی اور پرم پوجیہ سوامی جی کو اودوت مہاراج کی ورسی پر وشیش نمنترن دیکر بلاتی تھی اس بار انہیں وشیش آگرہ پوروک بمبئی بلوایا

کہ وہاں آکر ستسنگ روپی امرت پیلاکر ترشت کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی بھادرپد کے چاند پر یہاں پدھارے پوجنیہ ماتا صاحب مولی بائی پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کر بہت پرسنن ہوئے۔ آتے ہی انہیں نویدن کیا کہ دوسرے چاند تک پورا ایک مہنا یہاں رہ کر ستسنگ روپی امرت پلاویں۔ پوجینی ماتا صاحب کو پرم پوجیہ سوامی جی کے ستسنگ کی خوب چاہ تھی۔ ہر روز ٹائنئے کال ستسنگ کا آنند ہونے ترگا۔ جیسیستگرو سوامی ٹیؤنرام مہاراج جی کو بھجن کے ساتھ بھوجن کروانے کا شوق تھا اسی پرکار پرم پوجیہ سوامی جی بھی بھجن کے ساتھ بھنڈارا بھی کرواتے تھے۔ سبھی پریمی بھجن کے ساتھ بھنڈارے کا بھی آنند اٹھاتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں سے کہتے تھے کہ جوپیٹ بھر کے پرساد کھائیگا اسکے بھنڈار سدا بھرے رہینگے۔ اسکے من کی مرادیں مہاراج سب پورن کرینگے۔ اس اوسر پر پرم پوجیہ سوامی جی نے آگیا کی کہ اکھنڈ پاٹھ صاحب چالو کرو۔ اور پانچ ہمارے لڈو، بنواکر پوجیہ ماتا صاحب کو دو تو وے اپنے ہاتھ سے بانٹ کر دان کریں۔ اس سمے گھر کے نیچے منڈپ لگاکر ستسنگ کا دیبان لگایا گیا اور لڈو بانٹے گئے اور اکھنڈ پاٹھ چالو کیا گیا۔ پوجیہ ماتا صاحب نے اپنے ہاتھو سے لڈو، بانٹے اور انکے پانچ سپترو نے پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ پوجیہ ماتا صاحب سے دان کا سنکلپ کروالیے۔ انکی اچھا کے انوسار دلر کھول کر دان کریں۔ ہم پوجیہ ماتا صاحب کی ہر طرح سے آگیا ماننے کے لئے تیار ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے پوجیہ ماتا صاحب کو کہا کہ اس سمے آپکے پانچوں سپتر سرو شری لچھیرام موہن داس، مرلی دھر، لالچند ایوں سب ملکر آپ سے سنکلپ کرواتے ہے کہ یہ آپکے نام سے ہری دوار میں ان شیتر چلواینگے۔ اور اپنے سپتروں اور پتر ودھؤں کو اور جو بھی آگیا کرینگے وے ماننے کے لئے تیار ہے۔ پوجیہ ماتا صاحب نے پرم پوجیہ سوامی جی سے کہا کہ میری یہ اچھا ہے کہ میرے پریوار کے سب سدسیہ پرتیدن نعم سے ڈیڑھ گھنٹہ صبح گھر میں ستسنگ کا آنند روپ دیبان ترگائینگے اور پرتی دن پوجا پاٹھ کرینگے۔ یہ بات سبھی نے سہرش سویکار کی۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے پوجیہ ماتا صاحب کی ایسی شردھا بھکتی دیکھ کر انہیں یہ بھجن سنوایا۔ بھجن انت ویلو کجائ سھیلو اہو منہنجو اجرآ ا۔۔۔ بندراون جو تھتر ہجے مکھ میں تلسی دلو ہجے گنگا جو پنی جل ہجے اہو منہنجو ارج آ۔۔۔ ۲۔ گیتاجو پنی گیان ہجے گرو مورت جو دھیان ہجے سو ہم شبد جو بھان ہجے اہو مہنجوں ارجوآ۔۔۔ '.3مادھو' سو اس سھیلو کجاڈوں داتر تونن دھیلو کجائیں شانت سکھ جو میلو کجائ اہو منہنجو ارجوآ۔۔۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں پرماتما سے نویدن کر کہتے ہے کہ ہے پرماتما۔ آپ انت سمے تک سب اچھا کنا یہی میرا نویدن ہے۔ اس انت سمے میرے سمیپ ورنداون کی پوتر بھومی ہو، میرے مکھ میں تلسی کا دل ہو اور گنگا کا پوتر جل ہو یہی میری پرارتھنا ہے۔ اس انت سمے میں میرے پاس گیتا کا گیان ہو ہردے میں گرو مہاراج کی مورتی کا دھیان ہو اور ہر سو اس میں سو ہم مہاواکیہ کا آبھاس ہو۔ یہی میری ونتی ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے ہے کہ ہے پرماتما انت میں میرے سو اس آسانی سے اس شریر کو چھوڑکر آپکے چرن کمل میں سماہت ہو جائے۔ اور اس سمے سب کو شانتی پردان کرنا یہی میرا نویدن ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پرتی دن ستسنگ میں پریمیوں کو آتم گیان کے سمبندھ میں اس پرکار کھول کر سمجھانے لگے۔ اپنے نج سوروپ کو پہچاننے کے گیان کو ہی آتم گیان کہتے ہے۔ جس گیان میں ستھوتر سکشم، کارن شریر سے اپنے آپ کو نیارا جان کر ستچت آنند روپ آتما کو پراپت کرنے کو آتمگیان کہتے ہے۔ آتما کا ایک سامانیہ روپ ہے دوسرا وشیش روپ ہے۔ جو سب میں ویاپک ایوں سمایا ہوا ہے۔ وہ سامانیہ روپ ہے ایوں جو ستیہ روپ، چیتن روپ ایوں آنند روپ ہے وہ وشیش روپ ہے، اگیانی کو آتما کیول ستروپ پرتیت ہوتا ہے پرنتو گیانان کو ستچت آنند روپ نتیہ مکت نتیہ شدھ روپ پرتیت ہوتا ہے۔ اسلیے ست روپ،

چیتن روپ، وشیش آتم سوروپ کو جاننے کو آتم گیان کہتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو بتانے لگے کہ آتما کے نواس کا ستھان کہاں ہے، آتما سامانیہ روپ سے پریمیوں کے بدوی روپی گپھا میں رہتی ہے۔ جیسے اگنی سامانیہ روپ سے سرو ویاپک ہے پرنتو وشیش روپ سے پرکاش وان دیپک میں ہے۔ دیپک میں تیل، تیل میں باتی اور باتی میں جیوتی کا پرکاش ہے۔ اسی پرکار شریر میں انت:کرن و انتکرن میں بدھی ایوں اس بدھی میں آتم جیوتی کا پرکاش ہے۔ اسلیے وہ بدوی روپی گپھا ہی آتما کے نواس کا ستھان ہے۔ اسکے پشچات پرم پوجیہ سومی جی کہنے لگے کہ اس آتم سوروپ کا ساکشات درشن کیسے کریں؟ اس گوڑھ گیان کو سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے پریمیوں کو یہ بھجن سنایا۔ جھاتی پاے پسو توں جیء میں اندر سب اصرار پریتم--- ۱۔ اندر برہما وشنو مہیش، دیوتی جو دیدار پریتم ۲۔ اندر سورج تارہ کتیوں چنڈ سدوں چمکار پریتم--- .3اندر گنگا جمنا گوداوری کاشی اے کیدار پریتم--- ٤۔ اندر گوکل گایونگوپیوں راس منڑلتر ربسار پریتم--- ٥۔ کہے ٹیڑں آہے تہنجے اندر سارو ہی سنسار پریتم--- ارتھ: پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی کہتے ہے کہ تم اپنے اندر جھانک کر دیکھو تو تمہیں سب اشچریہ اپنے ہی اندر میں دکھ جائیں گے۔ تمہارین اپنے ہی اندر گنگا، یمنا و گوداوری جیسی پوتر ندیاں ہے اور اندر میں ہی مہان تیرتھ جیسے کاشی اور کیدار ہے۔ تمہارے اندر میں ہی بھگوان شری کرشن ، گوکل گاؤں اسکی گائیں و گوپیوں کی راس لیلا بھی دکھیگی۔ ستگرو مہاراج جی کہتے ہے کہ تمہے تمہارے اندر میں یہ سارا سنسار ہی دکھ جائیگا بس تم ایک بار انترمکھ ہوکر اندر جھانک لو۔ یہ بھجن بتاکر پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو کہنے لگے کہ آتم ساکشاتکار کرنے ایوں پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے ہمیں اپنے اندر میں جھانکنا ہوگا۔ کیونکہ پرماتما ہمارے اندر ہی براج مان ہے۔ اسلیے باہر مکھتا چھوڑکر اندرمکھ ہونا پڑے گا۔ بھٹکا ہوا انسان مرگ کے سمان کستوری کو ڈھونڈنے کے لئے ویرتھ اٹکتا ہے اسے یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ کستوری اس کی نابھی میں سمائی ہوئی ہے۔ وہ اسے باہر ڈھونڈنے پر کیسے مل سکتی ہے۔ پی ہی جے پرسی پان پنہنجو پان میں ت نکو موتی مونڑھ کو نکو اشور بیو ارسیں اندر بھی اسیں باہری اسی گولہیوں اس پد میں پرم پوجیہ سوامی جی کہتے ہے کہ یدی تم اپنے اندر جھانک کر اپنے آپ کو دیکھو تو تمہیں آبھاس ہوگا کہ تمہارے اندر اور ایشور میں کوئی بھی بھید نہیں ہے۔ جسے ہم باہر ڈھونڈے ہے وہ تو ہمارے ہی اندر ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو سمجھا کر کہنے لگے کہ اندر جھانکنے کے لئے باہر کے نو دوار بند کر ہمیں اپنا دھیان دسویں دوارہ لگانا ہوگا تبھی ہمیں درشن ہوگا۔ یہ گوڑھ بات سمجھانے کے لئے پریمیوں کو یہ درشٹانت سنایا۔ درشٹانت:- ایک سمے کی بات ہے کہ ایک بستی میں ایک مہاتما جی آئے۔ وہ ہر روز بستی میں ستسنگ کرتے تھے۔ اسکے گیان کی پرشنسا سن کر بستی کے بہت سے لوگ اسکے ستسنگ میں آنے لگے۔ مہاتما جی نے ستسنگ میں اتنا تو رس تھا جو اس راجیہ کا منتری بھی پرتی دن ستسنگ میں آنے لگا۔ ایک دن راجہ نے کسی کاریہ وش منتری کو بلوانے کے لئے گھر پر کسی کو بھیجا۔ گھر والوں نے اسے کہا کہ وہ اس سمے ستسنگ میں گئے ہوئے ہے۔ راجہ کے سندیش واہک نے منتری کو ستسنگ میں آکر راجہ کا آدیش سنایا۔ منتری نے کہا کہ راجہ کو جاکر کہو کہ ستسنگ سن کر میں شیگھر انکی سیوا میں اپستھت ہو جاؤنگا۔ ستسنگ سماپت ہونے پر منتری راجہ کے دربار میں اپستھت ہو گئے۔ راجہ نے اس سے پوچھا کہ تم ہر روز ستسنگ میں کیوں جاتے ہو۔ منتری نے کہا کہ مہاتما جی کے ستسنگ میں جانے سے من کو اپار شانتی ملتی ہے۔ یہ بات سن کر راجہ بھی دوسرے دن ستسنگ میں آیا۔ مہاتما جی کے درشن کر ایوں انکا ستسنگ سن کر راجہ کو بھی پرم آنند آیا۔ اسنے یہ بات اپنی رانی سے کہا کہ مہاتما جی بہت پہنچے ہوئے ایوں گیانی ہے۔ انکے درشن کرنے سے اپار شانتی ملرتی ہے۔

اس پر رانی نے کہا کہ پہنچے ہوئے جانی مہاتما کے درشن اسے بھی کروایں۔ راجہ نے رانی کی بات سن کر سوچا کہ مہاتما جی کو محل میں بلاکر رانی کو درشن کروا دیتے ہے۔ سو مہاتما کو بلوانے کے لئے ایک سندیش واہک کو بھیجا گیا۔ کنتو مہاتما جی نے اسے یہ کہ کر لوٹا دیا کہ وے کہیں بھی نہیں جاتے ہے۔ جسے درشن کرنا ہو وہ سویں یہاناویں۔ اب راجہ بڑی الجھن میں پڑ گیا کہ کیا کیا جائے۔ مہاتما جی محل میں آنا نہیںچاہتے اور رانی پردے میں ہونے کے کارن وہاں جا نہیں سکتی۔ آخر اس سمسیا کا ہل ڈھونڈنے کے لئے راجہ نے منتری کو بلوایا۔ منتری بہت بدھیمان تھا۔ اسنے بچار کر راجہ کو بتایا کہ مہاتما جی ہر روز پرات: کال بھکشا کے لئے کسی ایک گھر میں جاتے ہے۔ وہاں سے بھوجن کر اپنے ستھان پر آکر دھیان میں بیٹھتے ہے۔ آپ اپنے سمپورن راجیہ میں ڈھنڈھورا گھمواؤں کی کل سبھی اپنے گھر کا دروازہ بند رکھے اور اب مہاتما جی گھومتے گھومتے اوشیہ آپکے دوار پر آکر بھکشا مانگیگے۔ اس پرکار رانی مہاتما جی کے درشن کر سکیںگی۔ راجہ کو منتری کی یہ بات بہت پسند آئی۔ اور اسنے یہ ڈھنڈھورا پٹوایا کہ کل سبھی اپنے گھر کے اندر رہینگے اور کوئی بھی دروازہ نہیں کھولیگا۔ مہاتما جی نیم انوسار پراتکال بھکشا کرنے کے لئے نکلے۔ سارا نگر بند دیکھ کر گھومتے گھومتے آکر محل کے دوارپر پہنچے جہاں راجہ اور رانی انکے سواگت کے لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے مہاتما جی کا ہاردک سواگت کیا۔ سنیہہ ایوں شردھا سے انہیں محل میں لے آئے ایوں انکی خوب سیوا کی۔ مہاتما جی انکی اس سسنیہ بھاونا پر بہت پرسنن ہوئے۔ وے یہ بات سمجھ گئے کہ اسے محل میں بلانے کے لئے ہی یہ ساری یوجنا بنائی گئی تھی۔ اب راجہ نے ہاتھ جوڑکر مہاتما جی سے نویدن کیا کہ مہاراج۔ کرپا کر یہ بتائیے کہ بھگوان کے درشن کیسے ہو نگے ؟ اس پر مہاتما جی نے کہا کہ بھگوان اپنے پیاروں کو دو پرکار سے درشن دیتے ہے۔ ایک تو وپتی آنے پر بھکت کی سچی پکار سن کر جیسے بھکت پرہلاد کو وپتکے سمے بھگوان نے نرسنگھ اوتار دھارن کر درشن دیا۔ اور دوسرا پریم وش بھگوان اپنے بھکت کو درشن دیتے ہے۔ جیسے بھکت نام دیو کو اسکے پریم کے وش میں آکر باون بار درشن دیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی یہ درشٹانت بتاکر پریمیوں کو کہنے لرگے کہ راجائیوں رانی مہاتما جی کے درشن تب کر سکے جب انہوں نے شہر کے انیہ سبھی دروازے بند کروالیے۔ اسی پرکار جب ہم بھی یہ نو دوارے بند کر اپنا دھیان دسویں دوارے لگاینگے تب وہاں پہنچ کر ہمیں آتم سوروپ میں ساکشات درشن ہو نگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو اس پرمارتھ کی راہ پر ستگرو کی مہمہ سمجھا کر کہنے لگے کہ جیسے پارس لوہے کو سونا بنا سکتا ہے ویسے ہی ستگرو ہی جگیاسا کو اس سنسار سے پار کر مکت کر سکتا ہے۔ پارس تو لوہے کو کیول سونا ہی بنا سکتا ہے کنتو سچا گرو اپنی کرپا درشٹی سے جگیاسو کو اپنے رنگ سے رنگ کر اپنے جیسا پارس بنا دیتا ہے۔ اب پرشن آتا ہے کہ ایسا سچا ستگرو کیسے گنو والا ہونا چاہیئے ؟ ایسا سچا گرو پرماتما سوروپ ویدوں کے گیان کا زاتا برہمشروتری ہونا چاہیئے۔ برہن ایوں آتما کے ادویت گیان میں جسکی نشٹھا ہو ایسا برہمنیشٹھی ہو۔ جگیاسو کے بدوی میں پانچ پرکار کے بھید ہے۔ (١) جیو اور ایشور کا بھید (٢) جیو اور جیو کا ایک دوسرے سے بھید (3) جیو کا جڑ سے بھید (٤) ایشور اور جڑ کا بھید (٥) جڑ کا جڑ سے بھید۔ انیک یکتیوں سے ان بھید پر انت روپی دویت کو دور کر ادویت شدھ کا جگیاسو کو ساکشاتکار کرائے۔ جو شاستر کی ودیا کو بھلی پرکار جانے و شاستر انوسار شبھ گنوں کو سویں دھارن کرے تتھا جگیاسو کو بھی دھارن کروالیے۔ ایسے سبھی شبھ گنوں والے کو سچا ستگرو کہتے ہے۔ ایسے برہم، گیانی برہمنیشٹھی ستگرو سے آتمگیان پراپت کرنے کے لئے ستگرو کی سیوا کی آوشیکتا ہے۔ شردھا سے ستگرو کو نمن کریں۔ تن من دھن و وانی سب ستگرو کو ارپن کریں۔ تن سے ستگرو کی سیوا کریں، آگیا کا پالن کریں۔ من میں ستگرو کے اپدیش کو اچھی طرح وچارے۔

ستگرو کو پرماتما سوروپ مان کر شردھا ایوں وشواس رکھے | دھن کو ستگرو کے آگیانسار شبھ کرم میں لگاوے۔ وانی سے ستگرو کے گنوں کا پرچار کریں۔ اس پرکار ستگرو کی سیوا کر انکی پرسنتا پراپت کر آتمگیان کو پراپت کرے موہ کے بندھن سے چھوٹ کر موکش پد پراپت کریں ایسے گیان کو پراپت کرنے کے لئے ستگرو کی سیوا کی آوشیکتا ہے۔ اس پرکار ہر روز پرم پوجیہ سوامی جی ستسنگ روپی ورشہ کر پریمیوں کی ترپت کرتے رہتے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد سوامی چندنرام جی ولایت سے لوٹ کر بمبئی آئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی ایوں سوامی چندنرام جی رام لکھن کی جوڑی کے سمان تھی۔ دونوں ایک دوسرے کا خوب مان سمان کرتے تھے۔ سوامی چندنرام جی نے پونے میں ستگرو سوامی ٹیؤکنرام جی کی عالیشان دربار بنوائی تھی پرم پوجیہ سوامی جی کے آگرہ پر وے بھی انکے ساتھ پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلانے لگے۔ اس سمے کے آنند کا بیان کیا نہیں جا سکتا ہے۔ پوجیہ ماتا صاحب نے پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ آپ میرے پریوار پر سدا اپنی کرپا درشٹی بنائے رکھینگے۔ اور اپنے سپتروں کو آگیا کی کہ پرم پوجیہ سوامی جی کو ایشور کا روپ مان کر سدا انکی تن من اور دھن سے سوا کرتے رہینگے۔ پوجیہ ماتا صاحب کی اس انتم آگیا کا سب نے خوب پالن کیا۔ یہاں تک کہ پرم پوجیہ سوامی جی کے جیوتی جوت سمانے کے پشچات انکے سپتر شری دادہ صاحب شری مرلی دھر کر نانی اجمیر والی دربار پر رہ کر انکا نام امر کرنے کے لئے آشریہ کی خوب سیوا کر یہ ناتا نبھا رہے ہے۔ بمبئی کے پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت کا آنند دلاتے ہوئے ایک دن پرم پوجیہ سوامی جی کے شرن میں ایک ایسا پریمی آیا جس کا نہ تو ایشور کی ستہ میں وشواس تھا اور نہ ہی مہاتماؤں میں شردھا تھی۔ پرنتو اپنی بہن کے آگرہ پر انمنا ہوکر انکے ستسنگ میں آیا۔ پہلے دن وہ پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کرکے بنا شنکا سمادھان لوٹ گیا۔ دوسرے دن انکی پریہ بہن نے ستسنگ کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی سے اسکا پرچیہ کرواتے ہوئے کہا کہ یہ میرا بھائی واشی دیپا ہے جو اندونیشیا سے کسی کام سے آیا ہوا ہے۔ شری واشیدیپا نے پرم پوجیہ سوامی جی سے نڈرتا سے کہا کہ مہاراج۔ میں اپنی بہن کے کہنے سے یہاں آیا ہوں،۔ میرا ایشور تتھا اسکے بھکتوں میں کوئی وشواس نہیں ہے۔ میں تو بالکل ناستک ہوں،۔ پرم پوجیہ سوامی جی اسکی سچائی ایوں دل کی صفائی پر بہت پرسنہ ہوئے اور کہا کہ ہمیں ایک سچا ایوں صاف دل والا ناستک ہزار اندھ وشواسی ویکتیوں سے زیادہ پیارا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو سروگی ایوں انتر یامی تھے۔ سو اسکے دلن کا حال جان گئے۔ سو اسے کہا کہ دلر کا حال کھول کر بتاو۔ تم ہمیں بہت پریہ ہو۔ اسے خوب آشیرواد دیکر کہا کہ مصیبت اب ٹل چکی ہے۔ تمہارے دوست نے تمہاری انوپستھتی میں تمہاری خوب مدد کی ہے۔ واشی دیپا نے پرم پوجیہ سوامی سے اس دوست کا نام پوچھا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے مکھاروند سے اس متر کا نام سن کر یہ پریمی آشچریہ چکت ہو گیا۔ سوچنے لگا کہ پرم پوجیہ سوامی جی انتر یامی ہے ایوں ردھی سدھی کے مالک ہے سو شردھا سے انکے چرن پکڑکر ونتی کی کہ مہاراج میں آپکے شرن میں آیا ہوں، اپنے چرنوں کا داس بنا دیجیے۔ اس پرکار پرم پوجیہ سوامی جی کے شرن میں آنے کے بعد اسکا سنیہہ و شردھا دنوں دن بڑھتے ہی رہے۔ اب یہ پریمی ہر ورش ستگرو مہاراج کے ورسی اتسو پر سپروار ایوں اپنی متر منڈلی کے ساتھ آکر پرم پوجیہ سوامی جی کی تن من و دھن سے خوب سیوا کرنے لگا۔ پرم پوجیہ سوامی جی اس نڈر بہادر سچے پریمی کو خوب پیار کرتے تھیئیوں اسے خوب مان سمان دیتے تھے۔ یہ پریمی بھی بنا جھجھک ہنومان کی بھانتی انکے چرنوں میں بیٹھ کر ہر بات صفائی سے کہہ دیتا تھا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا اس پریمی پر اتنا تو پیار ایوں وشواس تھا جو جیوتی جیوت سمانے سے پورو اسے اپنا پرتیندھی بنا کر ٹرسٹ میں چھوڑ گئے۔ اس پریمی کے دل میں پرم پوجیہ سوامی جی کے لئے اگادھ

شردھا ایوں پورن وشواس ہے۔ انکی یہ ہاردک ابھلاشا ہے کہ پرم پوجیہ سوامی جی کا یش چاروں اور پھیلاکر انہیں امر بنا دوں | اس پرکار بمبئی میں اپنے پریمیوں کو خوب پیار دیکر اپنی ڈوری میں پورن روپ سے باندھ دیا۔ اب پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر لوٹ آئے جو وہاں کے پربھی انہیں پریم سے بار بار پکار رہے تھے۔ سبھی پریمیوں نے انہیں دین من ہوکر یہ ونتی کی کہ اس پرکار لمبے سمے تک ویوگ دیکر ہم سے دور نہیں جائیں۔ ہم آپکے درشنوں کے لئے تڑپتے رہتے ہیں۔ آنکھیں بچھا کر آپکے آنے کی راہ دیکھتے رہتے ہیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں سانتونا دیتے ہوئے کہا کہ اب ہم یہاں رہ کر ستگرو مہاراج کی سیوا کرتے رہینگے۔ اجمیر میں رہ کر یہاں کے پیارے پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلانے کے ساتھ ساتھ آشرم کا وستار بھی کرتے رہے۔ پرنتو جب کبھی انہیں فرصت ملتی تھی تب وے اپنے من میلی ساتھی شری گنیشانند جی کے ساتھ پشکر راج چلے جایا کرتے تھے۔ وہاں بالو کے اس ٹیلے پر گھنٹوں بیٹھ کر سادھنا کرتے تھے جہاں کسی زمانے میں ستگرو مہاراج نے آکر دھونی رمائی تھی۔ سوامی گنیشانند جی کو پرم پوجیہ سوامی جی نے کہا کہ بھائی! اس ستھان پر ٹنڈے آدم جیسا ستگرو مہاراج جی کا آشرم بنوانا چاہتے ہیں۔ جس سے انکا یش سارے بھارت میں پھیل جائے۔ پشکر راج سبھی تیرتھوں کا گرو ہے۔ اس ستھان پر برہما نے یگی کر تپسیا کی تھی۔ سارے بھارت میں برہما کا مندر کیول یہیں پر ہے۔ سبھی شردھالو یاتری چاروں دھام کر یہاں پشکر راج کے پوتر سروور میں آکر ڈبکی لگاتے ہے۔ اسکے بعد ہی اسکی یاترا سپھل ہوتی ہے۔ اسلیے یہاں پر پر سدا میلہ لگا رہتا ہے۔ اسکے اترکت یہاں کارتک پورنماسی پر وشال میلہ لگتا ہے۔ اس سمے دیش ودیش سے لاکھوں یاتری آکر پوتر سروور میں ڈبکی لگاتے ہے۔ اسلیے ہماری یہ ہاردک ابھلاشا ہے کہ اس پوتر ستھان پر ستگرو مہاراج کا ایسا سندر ایوں وشال آشرم بنوائے جو سبھی یاتری یہاں آکر ستگرو مہاراج کے درشن کر آنند پاویں۔ یہ بچار کر پشکر راج نگرپالیکا کے ادھیکش سے ملے اور اسے کہا کہ اس ستھان پر ہم اپنے ستگرو مہاراج کا ایک وشال آشرم بنوانا چاہتے ہے۔ اسلیے یہ بھومی ہمیں دیجیے۔ پرنتو ادھیکش نے کہا کہ اتنی بڑی بھومی ہم آپ کو دینے میں اسمرتھ ہے۔ نگر پال کا کے نیم انوسار اتنی بڑی بھومی ہم کسی ایک ویکتی کو آونٹت نہیں کر سکتے ہے۔ آپ اسکا تیسرا بھاگ لے سکتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں سمجھا کر کہا کہ ہم اپنے ستگرو مہاراج جی کا وشال آشرم بنوانا چاہتے ہے۔ آپ جو بھومی دینا چاہتے ہے وہ اسکے ترلیے بہت کم ہے۔ بیچارے ادھیکش نے دین من ہوکر پرم پوجیہ سوامی جی سے نویدن کیا کہ ہم اپنے ادھیکار کے انوسار ہی بھومی آپ کو دے سکتے ہے باقی اتنی بڑی بھومی دینے کا ادھیکار کیول جلا کلیکٹر کو ہے۔ سو آپ بھلی ان سے ملرے۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو ردھی سدھی کے مالک تھے۔ انکا یہ مہان سنکلپ تو اوشیہ پورن ہونے والا تھا۔ سو سنیوگوش ایک دن کلیکٹر اپنے پریوار سہت پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کرنے کے لئے آدرش نگر والے آشرم پر آئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں خوب مان سمان دیکر پگھر پہناکر پرساد دیکر آشیرواد دیا اور پھر آشرم پر آنے کے لئے کہا۔ اب کلیکٹر جلدی جلدی آشرم پر آنے لگا۔ ایک دن کلیکٹر کی پتنی نیدین من ہوکر پرم پوجیہ سوامی جی سے کہا کہ مہاراج میرے پتی دیو کے ٹانگ پر ایک داغ ہے جس کا علاج ہم نے بڑے بڑے ڈاکٹروں سے کروایا ہے پرنتو کہی سے بھی لابھ نہیں ہوا ہے۔ ہم سب جگہ سے نراش ہوکر آج آپکے شرن میں آئے ہے آپ کرپا کر ہم پر دیا کریں تاکی یہ دکھ دور ہو۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں سانتونا دیتے ہوئے کہا کہ آپ کسی پرکار کی چنتا نہ کریں۔ ہمارے پرم پوجیہ ستگرو مہاراج میں اپار شکتی ہے آپ جاکر انکی بھبھوت لگاؤ تو آپکے سب دکھ دور ہو۔ ادبھوت چمتکار ہوا۔ جو روگ ڈاکٹروں کے اتنے اپچار کے بعد بھی لاعلاج ہو گیا

تھا سو ستگرو مہاراج کی کرپا سے بالکل ٹھیک ہو گیا۔ کلیکٹر کا پورا پریوار انکی سیوا میں اپستھت ہوکر واروں وار انکا وندن کرنے لگا اور کہنے لگے کہ مہاراج! آپکی اثیم کرپا سے ہی یہ چمتکار ہوا ہے۔ پرنتو سوامی جی نے انہیں کہا کہ یہ سمپورن کرپا میرے ستگرو مہاراج جی کی ہے۔ سو آپ جاکر انکی چرن وندنا کرو اور آشیرواد لو۔ کتنی ونمرتا ہے کتنا مہان ونیت بھاؤ ہے۔ اپنے آپ کو کبھی نہیں درشایا۔ سارا لیش اپنے شردھییہ ستگرو مہاراج کو دیا۔ اپنے ستگرو مہاراج کے لئے کتنا سمرپن بھاؤ تھا۔ سنت کبیر نے گرو کی مہمہ بتاتے ہوئے بھگوان اور گرو کی اس پرکار تلنا کی ہے۔ گرو گووند دونوں کھڑے کا کے لاگو پانڈ بلہاری گرو آپنے گووند دیو دکھائ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی کا سمرپن بھاؤ تو سہجو بائی کے سمان بہت اونچا ہے۔ سہجو بائی تو گرو کو سرووپری ایوں سب کچھ مانتی ہے اسکے دل میں گرو کے سوائے اور کسی کے لئے ستھان ہی نہیں ہے۔ اسنے گرو کا ورنن ایوں مہمہ اس پرکار کی ہے رام تجؤں پر گرو نہ بساروں' اس پرکار پرم پوجیہ سوامی جی آٹھوں پہر اپنے دل میں اپنے ستگرو مہاراج کا سمرن ایوں گن گان کرتے رہتے تھے۔ انکی گرو بھکتی مہان ہے۔ ستگرو مہاراج جی کے آگے نمن کرنے کے پشچات کلیکٹر ایوں اسکا پریوار آکر پرم پوجیہ سوامی جی کے چرنوں میں بیٹھا اس سمے کلیکٹر کی دھرمپتنی بھاؤ وبھور ہوکر پرم پوجیہ سوامی جی سے ونتی کرنے لگی کرپا کر ہمیں اپنی سیوا کا سئوسر پردان کرنے کی کرپا کریں اس دوار کی سیوا کر ہم اپنے آپ کو دھنیہ سمجھینگے۔ اس پر پرم پوجیہ سوامی جی نے ان سے کہا کہ یدی آپ سچ مچ اس دوار کی سیوا کرنا چاہتے ہیں تو پشکر راج میں ستگرو مہاراج کے وشالر آشرم کے لئے بھومی دلوائیے۔ اس پر بیچارہ کلیکٹر چنتا میں پڑ گیا کیونکہ نیم انوسار اتنی بڑی بھومی کسی ایک ویکتی کے نام پر ہو نہیں سکتی تھی۔ پرم پوجیہ سوامی جی انتریامی تھے سو انکے من کے بھاؤ جان گئے۔ سو انکو کہنے لگے کہ آپ چنتا کیوں کرتے ہیں؟ ہمیں تو بھگوان وامن کی بھانتی کیول تین پگ بھومی چاہیئے جو آپکے ادھیکار میں ہے۔ بیچارہ کلیکٹر اس گوڑھ رہسیہ کو سمجھ نہیں سکا۔ اس پر پرم پوجیہ سوامی جی نے انہے کھول کر سمجھایا کہ آپ یہ بھومی تین سنتوں کے نام پر دے سکتے ہیں۔ ایک بھاگ سوامی گنیشانند جی کے نام دوسرا بھاگ سوامی سویں پرکاش جی کے نام اور تیسرا بھاگ ہمارے نام پر کر دیجیے۔ یہ بات سن کر کلیکٹر بہت پرسنہ ہوا۔ انکے سر کا بھار حلقہ ہو گیا اور سمجھا کہ ان پرکار تین بھاگوں کی بھومی دیکر میں پرم پوجیہ سوامی جی کی سیوا کر سکمبوگا۔ لکھا پڑھی کروانے کے پشچات یہ وشال بھومی پرم پوجیہ سوامی جی کو مل گئی۔ ان دونوں سنتوں نے اپنے حصہ کی بھومی پرم پوجیہ سوامی جی کے نام کر انہیں سونپ دی۔ اب اس وشال بھومی کی بندش کرنے کے لئے ایک لمبی باؤنڈری وال بناوائی گئی۔ میڑتا روڑ ایوں پشکر روڑ پر دونوں اور دو بڑے وشال گیٹ بنوائے کنتو پشکر نگر پال کا کے ادھیکش نے پشکر روڈ والے گیٹ پر آپتی کی اور اسے گرانے کے لئے نوٹس دیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو دھیریہ ایوں سنتوش کی ساکشات مورتی تھے سو کسی بات کی چنتا نہ کر پاس میں سے ہی ایک چھوٹا گیٹ بنوا ڈالا۔ پرنتو ادھیکش سے کسی پرکار شکوا شکایت نہیں کی۔ یہ چھوٹا گیٹ بنوانے کے پشچتا نگر پالک کے ادھیکش کو دکھوانے کے لئے اپنے پاس بلوایا۔ ادھیکش پرم پوجیہ سوامی جی کے بلانے پر جس حالت میں تھے دوڑتے ہوئے انکی سیوا میں اپستھت ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر پرم پوجیہ سوامی جی کے چرن پکڑکر ششٹانگ پرنام کر جاروں زار شما مانگنے لگا۔ کہنے لگا کہ میریسے بہت بڑی خطا ہوئی جو گیٹ کا کام روکوا کر آپ جیسے مہان سنت کی دل دکھائی ہے۔ قدرت میرے اوپر قہر برپا کر رہی ہے۔ میرے ایک پتر کی نوکری چھوٹ گئی۔ دوسرا لڑکا بستر پر پڑا موت سے جھوجھ رہا ہے۔ اسکو کوئی دوا بھی اثر نہیں کر رہی ہے۔ اب میں اگیانی آپکے شرن میں آیا ہوں،۔ میری خطا شما کیجیے۔ میں آج ہی

آپکی سیوا میں پشکر روڑ پر وشال گیٹ بنوانے کا آدیش پاس کر بھیجتا ہوں،۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے ادھیکش کو سانتونا دیتے ہوئے کہا کہ آپ کسی پرکار کی چنتا نہیں کریں۔ ستگرو مہاراج سب ٹھیک کرینگے۔ اسے پکھر پہنا کر پرساد دیکر کہا کہ یہ ستگرو مہاراج کا پرساد جاکر اپنے بچوں کو کھلاؤں پرماتما آپکے سب کارج سدھ کرینگے۔ ستگرو مہاراج آپکے سب کشٹ دور کرینگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو ردھی سدھی کے مالک تھے۔ انکا وچن کبھی خالی جانے والا نہیں تھا۔ سو تھوڑے دنوں کے پشچات ادھیکش مہودیہ مالابیں ایوں پرساد لیکر اپنے دونوں پتروں کے ساتھ پرم پوجیہ سوامی جی کی سیوا میں اپستھت ہوا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کو یہ خوش خبری بتائی کہ جس لڑکے کی نوکری چھوٹ گئی تھی اسکی نوکری پھر سے بحال ہو گئی ہے۔ اور انکا بیمار بیٹا اب بالکل ٹھیک ہوکر اپنی سیوا میں اپستھت ہوا ہے۔ اسنے پرم پوجیہ سوامی جی کے چرن پکڑکر کہا کہ یہ کشٹ آپکی ہی آشیرواد سے کٹے ہے۔ میں اگیانی آپکی شرن میں آیا ہوں، آپنے کرپا کر ہمیں شما کیا ہے۔ اب ہم سب آپکے در کے غلام ہے۔ آپ کرپا کر ہمیں سیوا کا اوسر اوشیہ دیتے رہیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے نگرپالیکا سے آدیش پراپت ہونے پر پشکر روڈ پر وشال گیٹ بھی بنوایا ساتھ ساتھ رامائن پردرشنی ایوں میڑتا روڈ والے کونے میں گیسٹ ہاؤس بھی بنوانا آرمبھ کیا۔ اس کاریہ کی دیکھ ریکھ کرنے کے لئے پرم پوجیسوامی جی ہر روز صبح کو پشکر راج جاتے تھے تتھا سانیکال ہر روز نعم سے آدرش نگر آکر ستسنگ کا دیہان لگاتے تھے۔ جب جب بیچ بیچ میں اوسر ملتا تھا تب دوسرے شہروں میں رٹن کر اپنے ستگرو مہاراج کی شکشاؤں کا پرچار بھی کرتے رہتے تھے۔ ادھکتر چھ: مہینے باہر رٹن کرتے تھے اور چھ: مہنے یہاں پر رہ کر ستسنگ کرتے تھے۔ انکی انوپستھتی میں انکے پریمی نعم سے ستسنگ کرتے رہتے تھے۔ کنتو انکے آنے پر آشرم میں رونق آجاتی تھی۔ سبھی پریمیوں کے چہرے چمک جاتے تھے۔ دور دور سے پریمی سنیہہ ایوں شردھا سے آکر پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کر آتم شانتی پراپت کرتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی میں بھگوان کرشن کی بھانتی ایک الوکک چمبکیہ شکتی تھی جو سبھی کو اپنی اور آکرشت کرتی رہتی تھی۔ گوپیوں والی راس لیلا لگی ہوئی تھی۔ ہر ایک پریمی پریم کے اس ساگر میں ڈبکی لگاکر آنند وبھور ہو رہا تھا سارا واتاورن سورگمیہ بنا ہوا تھا۔ کچھ دنوں کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی کے پاس کمبھ کے میلے کا نمنترن پتر آیا۔ پرمپرا انوسار پرم پوجیہ ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤںرام جی کے سمے سے ہی اس وشال میلے میں پریم پرکاش منڈل کو الگ سے پنڈال ملتا آیا ہے۔ جہاں پریم پرکاشی سنت جاکر ستسنگ کا دیہان لگاتے ہیں ایوں ان شیتر چلاکر پریمیوں ایوں سنتوں کی خوب سیوا کرتے ہیں ۔ سو یہ نمنترن پتر پراپت کر پرم پوجیہ سوامی جی اپنی منڈلی لیکر کمبھ کے میلے میں الاہباد پہنچ گئے۔ اس سمے میلے میں بھاری ورشہ ہوئی ۔ ساری رات برسات ہوتی رہی۔ سبھی سنت تمبؤں میں رہ رہے تھے۔ تمبؤں میں پانی بھر گیا ساری رات سنتوں نے پانی میں بیٹھ کر کاٹی۔ اس قدرتی قہر کا پرم پوجیہ سوامی جی کے سواستھیہ پر بہت برا پربھاؤ پڑا انہیں تیز بخار آیا۔ پرات:کال ہوتے ہی ساری سنت منڈلی تروینی میں ڈبکی لگانے کے لئے تیار ہو گئی۔ پرم پوجیہ سوامی جی بھی انکے ساتھ ڈبکی لگانے کے لئے تیار ہوئے۔ انیہ سنتوں نے اس حال میں انہیں وشرام کرنے کے لییکہا پرنتو سوامی جی پرم شردھالو تھے تتھا سدا آتما میں ستھت رہتے تھے سو اس شریرک کشٹ کی پرواہ نہیں کرتے ہوئے پوتر جل میں ڈبکی لگا لی۔ اسکا پربھاؤ انکے سواستھیہ پر پڑا۔ انکے ایک پاؤں کے انگوٹھے مے کمپن ہونے لگی۔ وے تو ہٹھ یوگی تھے سو انکو اس بات کی بالکل چنتا نہیں رہی۔ پرماتما اپنے بھکتوں سے انکی بھکتی کی پریکشا لینے کے لئے کوئی نہ کوئی سوغات اوشیہ دیتے ہے۔ کن ہی سے بھکت شرومنی سدامیں کے سمان دردر بناکر دانے دانے کے لئے ترساکر اپنے دھیریہ کی پریکشا لیتے

ہے۔ کنہی کو راون کے سمان اپیش کی آگ میں جلاکر خاک کر دیتے ہے۔ تو کسی کو پرمیوگی بھیشم پتامہ کے سمان تیروں کی سیج پر سلاکر گھور کایا کا کشٹ دیتے ہے۔ جو بھکت اس اگنی پریکشا سے پار ہو گیا وہ ہی اسے پاکر جنم مرتیو کے چکر سے مکت ہو جاتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے بھی اس شریرک کشٹ کو اسکی سوغات سمجھ کر سہرش گلے سے لگایا۔ تتھا وے شانتی سے انکے بھانے پر راجی رہے اور کبھی بھی اف نہیں کی۔ جب کبھی کوئی بھکت پربھی ان سے پوچھتا تھا کہ آپکی طبیعت کیسے ہے تو مسکرا کر اتر دیتے تھے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں،۔ کبھی بھی کوئی شکایت نہیں کی۔ سطر ایوں شکر کی وے ساکشات مورتی تھے۔ یہ کشٹ کی سوغات کمبھ کے میلے سے لیکر پرم پوجیہ سوامی جی پرسنچت اجمیر والے آشرم پر پدھار گئے۔ انہوں نے اپنے اس کشٹ کی بھنک کسی کو بھی نہیں لگنے دی۔ نعم سے ستسنگ کی دیبان لگاکر پریمیوں کو آنند دیتے رہے۔ اور ساتھ ساتھ آشرم کے وکاس ایوں وستار کے کاریہ کو بھی کرتے رہے۔ کچھ دنوں کے پشچات انکے پرم بھکت شری ٹھاکرداس آشا بردرس والے انکی سیوا میں اپستھت ہوئے۔ اس بھکت نے پرم پوجیہ سوامی جی کو کانپور چلنے کے لئے نویدن کیا۔ سواستھیہ ٹھیک نہ ہونے کے کارن اجمیر کے پریمیوں نے انہیں آشرم میں رہ کر وشرام کرنے کے لئے نویدن کیا۔ کنتو اس پرم بھکت کے آگرہ کو پرم پوجیہ سوامی جی ٹال نہیں سکیں۔ اس دن ستسنگ میں یہ بھجن سناکر اپنا اڑھ نشچیہ ویکت کیا۔ بھجن چھو تھیوں مونکھے جھتریوں ماں تھیں دیسی جوگیانی برہ جو پانی بھریدیس بھینرو ا۔ لکھیوں لیکھ پورب جنم جو اکھر سجانی پڑھدیسی بانی راتڑی وہانی۔۔۔ چھو تھیوں مونکھے جھلیو ۲۔ طعنہ لوکنی جاتام تھی بھایاں دینی دہانی کین سا کمائی وجع بھو ساگر ماں ت ادانی چھو تھی یوں مونکھے جھتنیون۔۔۔ 3 ۳ .آیس آس کرے دیہہ ابا نے پرکھ پرانی ہوئی سا دادانی سائی منجھ ساہ کھے سیبانی چھو تھی یوں مونکھے جھلیو۔۔۔ ۷۔۔۔ کہتا ٹیؤں رتتھی رواں ماں ای بنی بانی نینہ تے نمانی وتاں در گرونی جے ت وکانی چھو تھیوں مونکھے جھتریو۔۔۔ ارتھ: پرم پوجیہ سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ مجھے آپ لوگ کیوں روک رہے ہے میں تو جوگن بنونگی میری بہن میں تو اس راہ میں ورہ کا پانی پیؤنگی یہ سب پورب جنم کا لکھا ہوا ہے۔ میں اکشر پہچان کر وانی پڑھونگی | اب تو رات بھی سماپت ہونے والی ہے اسلریے مجھے مت روکو۔ اس پریم کی راہ میں لوگ جو طعنے دیتے ہے اسے میں سوغات مانتی ہوں،۔ لوگ تو روز ہی دیتے رہتے ہے۔ میں تو اس بھوساگر میں اڑکر اس پار جانا چاہتی ہوں، ۔ میں بڑی آس لیکر اس دیش میں آئی تھی۔ یہ جو پرانی پکھر ہے یہ میرے پوروجوں کی دی ہوئی ہے یہ ہی مجھے پرانوں سے بھی پریہ ہے۔ ستگرو مہاراج کہتے ہے کہ میں پشچاتاپ کے آنسو بہا رہی ہوں، میں انیک کمیوں سے بھری ہوئی کیول سچا پریم لیکر آئی ہوں، میں اپنے ستگرو مہاراج کے دوار پر بک چکی ہوں، اسلیے مجھے وحی جانے دو روکو مت۔ بھجن پورا کر پریمیوں کو کہنے لگے کہ بھائی ٹھاکرداس ہمارے پریہ پربھی کانپور سے چلرکر ہمیں سسنیہ لیتے آئے ہے سو ہم اسے نراش نہیں کرینگے۔ سنت تو کیول بھاونا کے بھوکھے ہوتے ہے۔ وے پریمیوں کی پریم کی ڈوری میں بندھے رہتے ہے۔ اسلیے ہم کانپور اوشیہ جائیں گے۔ اسلریے ہمیں روکو مت ہمیں سنیہہ سے جانے دو تانکی وہاں سے جلدی لوٹ کر ستگرو مہاراج کے چرنوں میں سیوا کریں۔ شری ٹھاکرداس پرم پوجیہ سوامی جی کی یہ گھوشنا سن کر خوشی سے مارے اچھل پڑے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے چرنوں پر سر رکھ کر واروں وار وندنا کر کہنے لگے کہ مہاراج! آپنے شرناگت کی لاج رکھی ہے۔ آپنے ہمارے یہ نویدن سویکار کر ہم پر بڑی کرپا کی ہے۔ ہم جنم جنماتکر آپکے آبھاری رہینگے۔ ہم آپکے چرنوں کے داس ہے۔ دوسرے دن صبح کو پرم پوجیہ سوامی جی شری ٹھاکر داس کے ساتھ کانپور کے لئے روانا ہو گئے۔ اجمیر سے روانا ہونے

سے پورو شری ٹھاکرداس نے پرم پوجیہ سوامی جی کے کانپور پدھارنے کا سماچار بھیج دیا تھا۔ سو کان پر کے اسٹیشن پر پرم پوجیہ سوامی جی کے سواگت کرنے کے لئے پریمیوں کا ساگر امڑ پڑا۔ سبھی پریمی ہاتھوں میں پھولوں کے ہار لیکر آنکھ بچھا کر بے صبری سے گاڑی کے آنے کا انتجار کر رہے تھے۔ وہاں کے ستھانیہ لوگ پریمیوں سے پوچھنے لگے کہ آج یہ جنسموہ کا ساگر کیسے امڑ پڑا ہے۔ کون سا وی۔ آنے والا ہے ؟ پرم پوجیہ سوامی جی کے کانپور اسٹیشن پر پدھارنے سے سارا واتاورن انکی جے جے کار سے گونج اٹھا پریمی انکا درشن کرنے کے لئے چارو طرف سے امڑ پڑے۔ ہر ایک پریمی بڑی شردھا سے انہیں پھول مالائیں پہناکر خوشی سے پھولے نہیں سما پا رہے تھے۔ اسٹیشن سے لیکر بھائی پروشوتمداس کے گھر تک ساری سڑک پھولو سے ایسی چھایی ہوئی تھی جیسے پرم پوجیہ سوامی جی کے سواگت میں پھولو کے گلیچے بچھا رکھے ہو۔ سڑک کے دونوں اور سے پریمی پرم پوجیہ سوامی جی پر پھولو کی ورشہ کر انکی جے جے کار منع رہے تھے۔ بھائی پروشوتمداس کے سمپورن پریوار نے انکی خوب سواگت کر سیوا کی۔ پرم پوجیہ انکے پریم وش ہوکر کانپور میں پورے بیس دن رہے۔ یہاں رہ کر ہر روز ثانئے کال ستسنگ کا دیبان تگاتے تھے۔ کانپور کے پرمی دور دور سے آکر انکے درشن کر تتھا ستسنگ روپی امرت پیکر آنند وبھور ہو جاتے تھے۔ ایک دن جیسے نیم انوسار سلینکال ستسنگ کر رہے تھے اس سمے اچانک دکان سے ایک نوکر آیا اور آکر ٹھاکرداس کو کچھ کہا، اسکی بات سن کر تھوڑے سمے کے لئے بھائی ٹھاکرداس گھبرا گئے، پرنتو جلدی اپنے آپ کو سنبھال کر دھیان سے ستسنگ سننے لگے۔ اور من میں کہنے لگا کہ یہ سب کچھ دیا بھی تو اسی کا ہے۔ سو اسکی رکشا بھی وے سویں ہی کرینگے۔ اور یدی ان کی اچھا ہوگی تو سب کچھ جانے دو۔ اس میں ہمارا کیا ہے؟ ہم ستسنگ کا اوسر ہاتھ سے کیوں جانے دیں؟ نوکر کچھ سمے دور رہ کر انکے اتر کی پرتیکشا کرنے لگا۔ پرنتو اسکو ستسنگ میں لین دیکھ کر وہ نوکر بھائی رتن لال کے پاس گیا۔ اور اسے کان میں کچھ کہا۔ نوکر کی بات سن کر بھائی رتن لال بھی تھوڑے سمے تک وچلت ہوئے پرنتو بھائی ٹھاکرداس کو ستسنگ میں لین دیکھ کر سویں بھی پرم پوجیہ سوامی جی کے چرنوں میں چت لگاکر بیٹھا رہا۔ بیچارہ نوکر انکی بیپرواہی دیکھ کر چپ چاپ دکان پر لوٹ گیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو انتریامی تھے سو پریمیوں کی پیڑ کو سمجھ گئے اور اس دکھ کی گھڑی میں بھی انکی شردھا ایوں بھکتی دیکھ کر انکو سانتونا دینے کے لئے یہ درشٹانت دینے لگے۔ درشٹانت:- ایک دن جب وشنو بھگوان شیر ساگر میں شیش ناگ کی شییا پر وشرام کر رہے تھے تو اس سمے بھکت شرومنی نارد بھگوان نارائن نارائن کرتا ہوا آکر وہاں پہنچا۔ بھگوان وشنو کو پرسنہ چت دیکھ کر کہنے لگا کہ بھگوان میں آٹھو پہر آپ کا ہی دھیان ایوں سمرن کرتا رہتا ہوں،۔ کرپا کر یہ بتانے کی کرپا کرے کہ میرے سے بھی پریہ اور بھی کوئی آپ کا بھکت ہے کیا؟ بھگوان وشنو نے مسکراکر کہا کہ منیشور! اس بات کی تو آپ کو زیادہ خبر ہے، میں آپ کو کیا بتاؤ۔ نارد جی کو انکا یہ رہسیمیہ اتر سن کر کچھ شنکا ہوئی ۔ دل میں کہنے لگے کہ سمے آنے پر اپنے آپ سب کچھ سدھ ہو جویگا کہ بھگوان کا سب سے پریہ بھکت کون ہے۔ نارد منی بھگوان وشنو کی ستتی کر مرتیو لوک کی اور روانا ہو گیا۔ مرتیو لوک میں گھومتے گھومتے آکر ایک دوار پر کھڑے ہو گئے۔ وہاں پر وردھا بار بار یہی کہہ رہی تھی ہے بھگوان سب کچھ آپ کو ارپن۔ تھوڑے سمے کے بعد وہ گھر کی جھاڑو لگانے لگی۔ کچرا اٹھاکر جب باہر پھینکنے لگی تبھی کہا کہ ہے بھگوان! تمہیں ارپن۔ نارد منی کو یہ دیکھ کر بہت غصہ آیا کہ یہ اگیانی وردھا بھگوان کو کچرا ارپن کر انکا گھور اپمان کر رہی ہے۔ سو بنا سوچے سمجھے اسے ایک زوردار تھپڑ لگا دی۔ بچاری بڑھیا نے تھپڑ پڑتے ہی کہا ہے بھگوان! تمہیں ارپن۔ نارد منی نے سمجھا کہ یہ بڑھیا تو سٹھیا گئی ہے .جو تھپڑ پڑنے کے بعد

بھی کہتے ہے کہ ہے بھگوان تیرے ارپن۔ نارد منی مرتیو لوک سے گھوم کر آکر وشنو لوک میں پہنچا۔ بھگوان اسی پرکار اپنے آسنہ پر براج مان تھے۔ کنتو انکے گال پر پانچوں انگلیوں چھپی ہرٹھ دیکھ کر اچرج میں پڑ کر پوچھا کہ بھگوان! آج یہ کس کی مجال ہوئی کہ آپکے گال پر اس پرکار تھپڑ مار کر گال لعل کر دیا ہے۔ بھگوان وشنو مسکرا کر بولے کہ یہ کرپا میرے کسی پرم بھکت کی ہے۔ اس پر نارد منی غصے میں آکر کہنے لگے کہ یہ کیسا اگیانی بھکت ہے جس نے یہ گستاخی کی ہے۔ بھگوان پھر رہسیمیہ ڈھنگ سے مسکراتے ہوئے انکے طرف دیکھتے ہوئے بولے منیشور اس بات کی خبر میرے سے زیادہ آپ کو ہے۔ نارد منی دین من ہوکر بھگوان سے ونتی کر بولے کہ بھگوان! آپ اس پرکار پہیلیاں نہیں بجھاؤں۔ صاف صاف بتائیے کہ یہ دو:ساہس کس مورکھ نے کیا ہے۔ اس پر بھگوان وشنو کہنے لگے کہ ہے منیشور یہ کرپا آپنے ہی مجھ پر کی ہے۔ نارد منی الجھن میں پڑ گیا کہ بھگوان یہ کیا کہہ رہے ہے۔ میں تو یہا تھا ہی نہیں پھر میں نے بھگوان کے تھپڑ کیسے لگائی ہوگی۔ نارد منی کو اس پرکار وسمیہ میں پڑتا ہوا دیکھ کر بھگوان وشنو نے ساری گھٹنا اسے کھول کر سمجھاتے ہوئے کہا کہ منیشور وہ بڑھیا میرے پرم بھکت آٹھوں پہر میرے دھیان میں مگن رہ کر سارا سمے یہ کہہ رہی ہے ک بھگوان سب کچھ تیرے ارپن۔ جس سمے غصے میں آکر آپنے اسکو تھپڑ ماری اس سمے تھپڑ لگتے ہی اسنے کہا کہ ہے بھگوان تیرے ارپن۔ اس پرکار وہ تھپڑ بھی مجھے ارپن کر دی۔ اسلیے وہ آپکی ماری تھپڑ اسے تو لگی نہیں پرنتو آکر مجھے لگی۔ اس پرکار جو بھکت ہر سمے بھگوان کی بھکتی یا اپنے ستگرو مہاراج جی کے دھیان میں رہتے ہے تو وے انکے کشٹ سویں ستگرو مہاراج اپنے اوپر لے لیتے ہے۔ اب پرم پوجیہ سوامی جی نے یہ درشٹانت سماپت ہی کیا تھا کہ وحی نوکر ہنستا کودتا وہاں آیا اور بھائی ٹھاکر داس کو بولا کہ بھگوان کی کرپا سے وہ کٹھن آپدا ٹل گئی۔ بھائی ٹھاکرداس نے پرم پوجیہ سوامی جی سے ونتی کر کہا کہ مہاراج! آج آپنے ہم پر گیپت کرپا کر بہت بڑی مصیبت سے بچا لیا جس سمے آپ کا ستسنگ سن رہے تھے اس سمے ہمارے اوپر بہت مصیبت آئی ہوئی تھی پرنتو ہم سب آپکے چرنوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے سوچا ستگرو مہاراج کے شرن میں آنے کے پشچات ہمارا بال بھی بانکا نہیں ہوگا۔ آپ تو انتریامی ہے۔ ردوی سدھی کے مالک ہے۔ آپنے ایسی کرپا کی کہ ہم سب اس بہت بڑی مصیبت سے پار ہو گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انکی گرو بھکتی ایوں اٹوٹ وشواس دیکھ کر انہیں یہ آشیرواد دیا کہ آپ سدا اسی پرکار پرماتما کا دھیان کرتے رہینگے اور پرماتما آپکے سب کارج اپنے آپ راس کرینگے۔ یہ آشیرواد دیکر پریمیوں کو یہ بھجن سنایا۔ بھجن ہری شل ہمیشہ سچو دھیان دے توں، سدا شانت وارو سچو گیان دے توں--- ۱۔ رہیتا تنہجی دی نہ رات دل میں سچے نام پنہجے جو نیشان دے دوں--- ۲۔ پسنچھو پربھو تنہجی ت صورت سدائی سچے پریم وارو سو پروان دے توں--- 33 ...ردا شیام تنہجی رہے پیاس پربھو اساں کھے ت ایشور اہو دانو دے توں--- ٤۔ رہے 'مادھو' ہر نام تنہی جو سچو پریم پنہجو ت بھگوان دے توں--- ارتھ:- پرم پوجیہ سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ پرماتما آپ ہمیں اپنا سچا دھیان پردان کرو اور شانتی والا سچا گیان پردان کرو۔ دن رات کیول آپ ہی کی یاد رہے دل میں۔ آپ اپنے نام کی سچی پہچان دے دو۔ ہے پربھو ہم سدا آپکی ہی صورت دیکھتے رہے۔ آپ اپنا رچا پریم ہمیں پردان کرو۔ ہے پربھو ہمارے دل میں سدا آپکے درشن کی پیاس بنی رہے یہی دان ہمیں پرماتما پردان کرو۔ سوامی جی پرماتما سے ونتی کر کہتے ہے کہ ہمارے دل میں سدا ہری کا ہی نام سدا رہے ایسا سچا پریم آپ ہمیں پردان کرو۔ کانپور میں رہتے ہوئے جب لکھنؤ کے پریمیوں کو پرم پوجیہ سوامی جی کے پدھارنے کا پتہ چلا تب وے پربھی سوامی جی کے چرنوں میں اپستھت ہو گئے اور انہیں ونمر نویدن کیا کہ مہاراج لکھنؤ

کے پریمی بھی آپکے درشن کے پیاسے ہے۔ کرپا کر وہاں اپنے پوتر چرن گھوما کر انہیں آشیرواد دینے کی کرپا کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکا سنیہہ و شردھا دیکھ کر کچھ دنوں کے لیے لکھنؤ گئے۔ وہاں کے پریمیوں کو ستسنگ روپی امرت پلا کر انہیں یہ کہ کر آئے کہ ہر شنیوار کو ستسنگ ،مہاراج جی کی آرتی کر ڈھوڈھا چٹنی بانٹ کر پرماتما کا نعم سے بھجن کرتے رہیں۔ لکھنؤ سے لوٹ کر پرم پوجیہ سوامی جی کچھ دن کانپور میں رہے۔ یہاں پر سیٹھ پروشوتمداس جی کے سپتروں نے انکی خوب سیوا کی۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکی سیوا پر بہت پرسنہ ہوئے اور انکو خوب آشیرواد دیکر اجمیر کے لئے روانا ہو گئے۔ کیونکہ انکو پشکر راج میں ستگرو مہاراج کے آشرم بنوانے کی چنتا تھی۔ کانپور سے لوٹنے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی پشکر راج والے آشرم کے نرمان میں لگ گئے۔ رامائن پردرشنی کا حال تیار ہو چکا تھا۔ پرم پوجیہ سوامی جی اس رامائن پردرشنی کو اتنا تو سندر ایوں آکرشک بنوانا چاہتے تھے جس سے ہرایک یاتری اسے دیکھ کر مریادہ پرشوتم بھگوان شری رام کا درشن کر رامائن کا سمپورن گیان پراپت کر سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے رامائن ہمارے ساماجک جیون کا آدرش ہے۔ رامائن کی شکشاؤں کو گرہن کرنے سے ہمارا جیون سکھی ایوں آنندمے ہو سکے گا۔ رامائن سورگ کی سیڑھی کے سمان ہے۔ سبھی شاستر میں رامائن گنگا جل کے سمان اتی پوتر ایوں پاون ہے۔ اسلیے ایسے پاون من بھاون گرنتھ کو سندر ایوں سرل طرح کے کرنے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے بال کانڈ میں سے شری رام کے جنم بال کریڑا ایوں وواہ کے پانچ مکھیہ پرسنگ چنے۔ اسی پرکار ایودھیا کانڈ میں سے پتاجی کی آگیا سے بنواس کے پرسنگ چنے آرنیہ کانڈ ایونکلندا کانڈ سے سگریو کا شرن آنا، سندر کانڈ میں سے شری مہاویر ہنومان کا، لنکا دہن ایوں ماتا جانکی کے درشن کے لنکا کانڈ میں سے راون ودھ کے و اتر کانڈ میں سے شری رام کے راجتلک کے پانچ پانچ شکشا دایک ایوں منوہر پرسنگ چنے۔ انکے آدھار پر سنگ مرمر کی سندر مورتیا بنوائی۔ وے سب اس حال میں دیواروں پر چاروں اور ترگوائی۔ ان تصویروں کو لگانے سے سارا ہال چمکنے لگ گیا۔ سمپورن رامائن کے درشن ہو رہے تھے۔ یہ سندر سجیو مورتیا جیسے موک بھاشا میں شری رام کی کتھا کہہ رہی تھی سارا واتاورن ہی راممیہ ہو گیا ہے۔ ہرایک یاتری یہ مورتیوں دیکھ کر شری رام کی مہمہ سمجھ جاتا ہے۔ پرتیک تصویر کے نیچے سنکشیپ میں وورن بھی لکھوایا گیا ہے جسے یاتری اسے پڑھکر اچھی طرح سے سمجھ سکیں۔ رام بھکتوں کے لئے ہر تصویر کے اوپر اس چتر سے سمبندھت رامائن سے چنی ہوئی چوپائیاں بھی لکھوائی جس سے وے بھکت رام رس پیکر آنند وبھور ہوکر شری رام میں لین ہو جائیں۔ اس پرکار رامائن پردرشنی میں ہر طرح کے جگیاسو کے لئے سامگری موجود ہے۔ جو کیول شری رام لیلا کا درشن کرنا چاہتے ہے وے ان سندر تصویروں کو دیکھ کر اپنی آنکھے ٹھنڈی کر سکتے ہے۔ جو جگیاسو رامائن کا سنکشیپ میں گیان پراپت کرنا چاہتے ہے وے وورن پڑھکر اسے دھارن کر اپنا جیون سپھل بنا سکتے ہے۔ اور جو رامائن روپی سکھساگر میں گہری ڈبکی لگاکر موتی پراپت کرنا چاہتے ہے وے لکھے ہوئی سندر چوپائیاں پڑھکر شری رام میں لین ہو سکتے ہے۔ رامائن پردرشنی تیار ہو جانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی کے ہردے سے ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤنرام جی کے وشال، بلند نج مندر بنوانے کی ابھلاشا تھی۔ وے چاہتے تھے کہ یہ میرے ستگرو مہاراج کا مندر تاج محل کے سمان سندر ایوں انوکھا بنے۔ ایسے بھویہ مندر بنوانے کے لئے اپار دھن کی آوشیکتا تھی ہر سمے اس سندر مندر کی تصویر انکے ہردے میں رہتی تھی۔ بس اب کسر تھی اس سمے بھاماشاہ کے پرکٹ ہونے کی۔ ایک دن پرم پوجیہ سوامی جی دیہلیگیٹ والی سوامی بنسترام جی کے مندر میں ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج کے جینتی اتسو پر گئے ہوئے تھے۔ ستگرو مہاراج کی جینتی اتسو کے منانے کا ادھیکار سوامی بسنترام جی مہاراج جی کو ملا ہوا

ہے۔ ورسی اتسو منانے کا ادھیکار پرم پوجیہ سوامی جی کو ملا ہوا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو مریادہ کی مورتی تھے سو اس جینتی اتسو پر سبھی دن نعم سے آتے تھے اور سبھی کاریہ کرم میں بھاگ لیتے تھے۔ جیسے اس اتسو سے لوٹ رہے تھے تو اس سمے شری بھگوان داس میانی شری گاگنداس کے ساتھ آکر پرم پوجیہ سوامی جی کے چرن وندنا کرنے لگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں خوب آشیرواد دیا اور انہیں آشرم پر چلنے کے لئے کہا۔ شری بھگوان داس میانی تو پرم پوجیہ سوامی جی کے شردھالو شِشّے تھے سو ایک دم آشرم پر رہنے کے لئے راجی ہو گئے۔ پرنتو شری گاگنداس نے کہا کہ ہماری تو جانے کی ٹکٹ بک ہے سو ہم آشرم میں کیسے جا سکتے ہے۔ اس پر شری بھگوان داس میانی نے اسے بتایا کہ پرم پوجیہ سوامی جی میرے ستگرو مہاراج ہے۔ میں نے حیدرآباد سندھ میں پوجیہ پتا صاحب کی آگیا سے نام دان لیکر انہیں اپنا گرو سویکار کیا تھا۔ دیش کے وبھاجن کے بعد آج بہت بھاگیہ سے انکا شبھ درشن ہوا ہے۔ پوجیہ پتا صاحب نے بھی پرم پوجیہ سوامی جی کو اپنا گرو بناکر نام دان لیا تھا۔ پوجیہ پتا صاحب مجھے نوکری دلانے کے لئے آشیرواد لینے کے لئے پرم پوجیہ سوامی کے پاس لے آئے تھے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی نے آگیا کی کے آپ تو ویوپاری ہو سو بیوپار کر خوب دھن کماؤں۔ ستگرو مہاراج جی آپ کا بھاگیہ بھلا کرینگے۔ نوکری میں کیا رکھا ہے انہیں کی آگیا ستیہ وچن جان کر انہیں کی پریرنا سے میں ولایت گیا اور آج جو کچھ ہمارے پاس ہے وے سب آپکی آشیرود سے پراپت ہوا ہے۔ اسلیے ہم کچھ دن انکے چرنوں میں رہ کر انکی سیوا کرنا چاہتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی اس شردھالو پربھی کو لیکر آشرم میں پدھارے۔ انہیں خوب سنیہہ دیا مان سمان دیا اور سدا سدا کے لئے اپنے پریم کی ڈوری میں باندھ دیا۔ ایک دن انہیں پسکر راج والے آشرم پر لے گئے۔ انہیں وہ ستھان بتایا جہاں ستگرو مہاراج نے آکر دھونی رمائی تھی۔ وہ ستھان دکھاکر کہا کہ ہم اس ستھان پر ستگرو مہاراج کا ایک وشال تاج محل جیسا سنگ مرمر کا سندر نج مندر بنوانا چاہتے ہے۔ جس سے ستگرو مہاراج جی کا یش سارے بھارت میں پھیل جائے۔ یہ بات سن کر شری بھگوان داس میانی نے پرم پوجیہ سوامی جی سے ونیت بھاؤ سے ونتی کی کہ اس پوتر سیوا کرنے کا مجھے اوسر دینے کی کرپا کریں۔ اس سیوا کے لئے اور کسی پربھی سے سہایتا آوشیکتا نہیں ہے۔ آپ کرپا کر اس شبھ کاریہ کو بھلی آج ہی آرمبھ کروائیے۔ اس کاریہ کو کرنے میں کبھی بھی کوئی کمی نہیں آئیگی۔ کنتو ہمارا ایک نویدن اوشیہ سویکار کرنے کی کرپا کریں۔ جو اس سیوا میں اور کسی کا پیسہ نہیں لگائیں گے۔ اور ہماری اس ونیت سیوا کو گپت رکھنے کی کرپا کریں۔ جس سے اس بات کا آبھاس کسی کو بھی نہیں ہو۔ آپ ہمارے مہاراج ہے ہمارے لئے پرماتما سوروپ ہے۔ ہمیں یہ جو کچھ ملا ہے وہ سب آپکی کرپا سے ملا ہے اس میں سے ایک لوٹی بھرکر اپنے چرنوں میں چڑھانے کی انومتی پردان کرنے کی کرپا کریں۔ تاکہ یہ جنم سپھل ہو سکیں۔ یہ گرو دکشنا اپنے چرنوں میں ارپن کرنے کا سؤسر پردان کرنے کی کرپا کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی شری بھگوان داس میانی جی کی گرو بھکتی، شردھا تتھا انکے ونیت سیوا بھاؤ پر بہت پرسنّہ ہوئے۔ تتھا انہیں خوب آشیرواد دیا۔ شبھ مہورت نکلاواکر اس بھاگیرتھ کاریہ کا ودھودھان سے سنکلپ کرواکر شبھارمبھ کروا دیا۔ شری میانی جی نے اپنے وچن کو پورن کیا اس ماہن کاریہ کو نرنتر شردھا سے کرتے رہے۔ وے جب بھی بھارت میں آتے تھے تب پرم پوجیہ سوامی جی کے ساتھ پشکر راج میں آکر اس کاریہ کی پرگتی دیکھ کر اتی پرسن ہوتے تھے۔ یہ بھویہ ایوں سندر نج مندر تیار ہونے کے پشچات پرم پوجیہ سومی جی نے مندر کے بیچ میں پرم پوجیہ ستگرو مہاراج جی کی سنگ مرمر کی کھڑی، سجیو، جیوتی والی مورتی ستھاپت کروائی یہ مورتی ایسی تو سندر ایوں سجیو ہے جو اس میں سے آنکھ ہی نہیں نکلتی۔ ستگرو مہاراج جی کے اس سوروپ کے

درشن پر پریمیوں کو اپار شانتی مل رہی ہے۔ اس سوم یہ ایوں سندر مورتی کی ستھاپنا کے بعد دونوں اور ستگرو مہاراج کے الگ الگ سوروپ کی دو شاہی بیٹھی ہوئی تسویرے ستھاپت کروائی۔ جس سمے یہ مورتیاں ستھاپت ہو رہی تھی اس سمے پرم پوجیہ سوامی جی سے پوچھا کہ ایک ہی ستھان پر ستگرو مہاراج کی تین مورتیاں ستھاپت کروا رہے ہے۔ اس پر پرم پوجیہ سوامی جی نے اتر دیا کہ ہم چاہتے ہے کہ ہم جہاں پر بھی بیٹھے وہاں سے ہمیں کیول اپنے ستگرو مہاراج کے ہی درشن ہوں۔ ہمارے ہردے میں آٹھوں پہر کیول ستگرو مہاراج ہی بستے ہے۔ ہم چاہتے ہے ہمیں ہر ستھان پر دشا میں کیول ستگرو مہاراج جی کے ہی درشن ہو۔ ستگرو مہاراج جی کی ہم پر اثیم کرپا ہے۔ ستگرو مہاراج کی مہمہ کا یہ شلوک کہ کر انکی بڑھائی کی کامل کرم کیو تدہں کھلی آیوں دسی پہنچے جیو جو سو ونچو سبھی ویو، بھاسے کین ہیو، سامی چئے سروپ رے۔ ارتھ:- اس شلوک میں گرو کی مہمہ کرتے ہوئے سامی صاحب کہتے ہے کہ ستگرو جب کرپا کرتے ہے تبھی ہمارے گیان روپی آنکھیں کھلتی ہے تبھی ہم پرماتما کے درشن اپنے اندر ہی کر لیتے ہے۔ جس سے ہمیں آتم شانتی ملتی ہے۔ جب گرو کی کرپا ہوتی ہے تب ہمارے من سے سبھی پرکار کی شنکائے سماپت ہو جاتی ہے اور ہمیں پرماتما کے سوائے اور کچھ بھی نہیں دکھتا ہے۔ ستگرو مہاراج کی یہ سندر مورتیاں ستھاپت کروانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے ستگرو مہاراج کی جیون لیلا کی چوبیس بڑی تصویریں بنواکر چاروں اور لگوائی تانکی جگیاسوؤں کو ستگرو مہاراج کے جیون لیلا ایوں مہمہ کا گیان مل سکیں۔ ستگرو مہاراج جی کی پردرشنی تیار کروانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے سوچا کہ مکھیہ حال میں سناتن دھرم کے سمبندھ میں جانکاری دینی چاہیئے کیونکہ ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤنرام جی سناتن دھرم کے پرچارک ایوں رکشک تھے۔ اسکے اترکت پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ سندھ گھاٹی کی اچ کوٹی کی سبھیتا کے وارث ہے۔ جس سبھیتا کا سنسار میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ ہم نے اس سندھو ندی کا پانی پیا ہے جسکے کنارے بیٹھ کر رشیوں منیوں نے پوتر مہان آدی گرنتھ ویدوں کی رچنا کی تھی۔ دیش کے بٹنواریں کے بعد دھرم کی رکشا ہی تو جب ہم اپنی ماتر بھومی چھوڑکر بھارت بھومی پر پہنچے تب یہاں کے لوگوں کو ہمارے دھارمک وشواس ایوں دھرم پراینتا کی جانکاری نہیں تھی۔ وے ہمیں اس اجت اور اپنیپن کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔ جسکے ہم ادھیکاری تھے۔ وے ہمارے دھرم کو اپنے دھرم سے الگ مانتے تھے۔ کیونکہ ہم پاکستان سے پلائن کر آئے تھے۔ اسلیے پرم پوجیہ سوامی جی نے سوچا کہ اس مہان آشرم میں سناتن دھرم کے مہان گرنتھوں جیسے رامائن، شریمد بھگوت گیتا و شریمد بھگوت کا گیان ایسے سندر طرح آکرشک تسویکروں دوارہ دیا جائے جس سے کہ اس آشرم میں آنے والے ہر یاتری کو یہ جانکاری ملے کہ سندھی سماج کا سناتن دھرم میں کتنا وشواس ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی پرم زانی ایوں دھرم پراین تھے۔ انکی یہ منوکامنا تھی کہ جو بھی جگیاسو اس آشرم میں آوے اسے سناتم دھرم کی گہرائی، وشالتا ایوں ایشور کی ستہ میں اٹوٹ وشواس کے سمبندھ میں گیان ملنا چاہیئے۔ اور اوتار بعد سناتن دھرم کا آدھار ہے۔ اس سمبندھ میں بھگوت گیتا میں شری کرشن بھگوان نے سویں کہا ہے کہ:-
یدہ یدہ ہی دھرمسیہ گلانربھوتی بھارت ابھیتھانم دھرمسیہ تداتمانن سرجامیہم پرترانائے سادھوناں وناشچیہ دشکرتام دھرم سنستھاپ پنارتھائے سمبھاوامی یگے یگے۔ ارتھ: ہے بھارت! جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی وردھی ہوتی ہے، تب تب ہی میں اپنے روپ کو رچتا ہوں، ارتھات پرکٹ کرتا ہوں،۔ کیونکہ سادھو پرشوں کا ادھار کرنے کے لئے اور دوشت کرم کرنے والوں کا نعش کرنے کے لئے تتھا دھرم ستھاپن کرنے کے لئے یگ یگ میں پرکٹ ہوتا ہوں،۔ اسلیے پرم پوجیہ سوامی جی نے اس نج مندر کے پرویش حال میں چوبیس اوتاروں کی ستھاپنا اتی سندر طریقے

سے کروائی۔ چوبیس اوتاروں کی سندر سجیو سنگ مرمر کی تسویرے بنواکر ہر حال کے دیواروں پر اس پرکار لگاوائی جس سے جو بھی یہاں پرویش کریں انکی درشٹی ان سندر تصویروں پر اوشیہ پڑے۔ تسویرے اتنی تو سندر ایوں آکرشن ہے کہ جگیاسو آنکھ ہی نہیں ہٹا سکتے ہے۔ ان مورتیوں کے پاس میں اندردھنشی رنگوں میں ان اوتاروں کے بارے میں بہمولیہ جانکاری لکھوائی ہے۔ اسکی جانکاری بہت کم لوگوں کو ہے۔ اس وورن میں مکھیہ روپ سے یہ گیان دیا گیا ہے کہ بھگوان نے اوتار کیوں لیا ارتھات کس کارن اوتار لیا، بھگوان نے کس روپ میں اوتار لیا تتھا اوتار دھارن کر کس پرکار دھرم کی رکشا کی۔ ان اوتاروں کا درشن کر اور انکا یہ وورن پڑھکر جگیاسوؤں کے من میں ایشوریہ ستہ میں تتھا دھرم کیوشیہ میں اوشیہ وشواس ہو جائیں گے۔ ان چوبیس اوتاروں کا درشن کرنے کے پشچات ہر یاتری یہ آشا لیکر لوٹتے ہے کہ بھگوان دھرم کی رکشا کرنے، اس پاکھنڈ، اناچار ایوں اتیاچار سے دھرا کو مکت کرانے کے لئے اوشیہ ہی کلنکی روپ میں اوتار دھارن کر سب کا ادھار کرینگے۔ یہ آشا کی کرن من میں جگا کر جیسے جگیاسو نج مندر کی سیڑیاں پار کرینگے تو سامنے اسکو گیتا پردرشنی کے درشن ہونگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ شریمدبھگوتگیتاشری کرشن بھگوان کے مکھاروند سے نکلی ہوئی وہ امرتدھارا ہے جسکے گیان سے جگیاسو جنم مرن کے چکر سے مکت ہوکر پرم پد پراپت کرتا ہے۔ اس گیتا پردرشنی کے بیچ میں شری کرشن بھگوان ایوں رادھیکا کی سندر تصویر ستھاپت کی ہوئی ہے۔ تتھا سنگ مرمر کی دیواروں پر چاروں اور شریمدبھگوتگیتا کے سات سو سنسکرت میں مول شلوک سندر لیکھ میں لکھے ہوئے ہے۔ گیتا کے گوڑھ تتو گیان کو سرل طرح سے سمجھانے کے لئے پرتیک ادھیائے کا سنکشیپ میں سار ہندی میں لکھوایا گیا ہے۔ جس سے جن سادھارن اسے سمجھا کر اس سے لابھ اٹھا سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی یہ ابھلاشا تھی کہ پرتیک ادھیائے پر ایک ایسا چتر بنوایں جسکو دیکھ کر جگیاسو اس ادھیائے کے سار و بھاؤ کو سمجھ جاویں۔ اس پرکار اس مہان گرنتھ کے سار ایوں سندیش کو جن جن تک پہنچانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے مول سنسکرت کے شلوک، ہندی میں پرتیک ادھیائے کا سار تتھا ہر ادھیائے کو کھول کر سمجھانے کے لئے اس سے سمبدھت چتر بنوانے کی یوجنا بنائی۔ گیتا پردرشنی کے دوار پر سمپورن گیتا کا سار بڑے ایوں سندر اکشروں میں لکھوایا جسے جگیاسو پڑھکر سب کچھ پرماتما کے چرنوں میں ارپن کر پرم آنند پراپت کر سکیں۔ وہ سار اس پرکار ہے گیتا سار ویشر چنتا کیوں کرتے ہو؟ کسی سے ویرتھ کیوں ڈرتے ہو؟ تمہیں کون مار سکتا ہے؟ آتما نہ ہی جنم لیتی ہے اور نہ ہی مرتی ہے۔ جو ہوا اچھا ہوا، جو ہو رہا ہے وہ بھی اچھا ہو رہا ہے۔ جو ہوگا وہ بھی اچھا ہی ہوگا۔ تم بیتے ہوئے پر مت پشچاتاپ کرو۔ بھوشیہ کی چنتا چھوڑ دو۔ یہ سمے تو گوجر ہی رہا ہے۔ تمہارا کیا گیا جو روتے ہو؟ تم کیا لائے تھے جو تم نے گنوا دیا؟ تم نے کیا پیدا کیا تھا جو نعش ہو گیا؟ نہ تم کچھ لائے، جو لیا یہیں سے لیا، جو دیا یہیں پر دیا۔ جو لیا سو اس (بھگوان) سے لیا۔ جو دیا اسکو دیا۔ خالی ہاتھ آئے، خالی ہاتھ چلینگے۔ جو آج تیرا ہے کلن کسی اور کا تھا، پرسوں کسی اور کا ہوگا۔ تم اسے اپنا سمجھ کر مگن ہو رہے ہو۔ بس یہ خوشی ہی تیرے دکھوں کا کارن ہے۔ پرورتن سنسار کا نعم ہے۔ جسکو تم مرتیو سمجھتے ہو یہی جیون ہے، ایک شن میں تم کروڑوں کے مالک بنتے ہو، دوسرے ہی شن تم درد بن جاتے ہو۔ میرا تیرا چھوٹا بڑا اپنا پرایا من سے مٹا دو، بچار سے ہٹا دو، پھر سب تیرا ہے، تم سب کے ہو۔ نہ شریر تمہارا ہے، نہ تم شریر کے ہو۔ یہ آگ، پانی /وایو، پرتھوی، آکاش سے بنا ہے اور اسی میں متر جائیگا۔ پرنتو آتما ستھر (ستھائی) ہے۔ پھر تم کیا ہو؟ تم اپنے آپ کو بھگوان کو ارپن کر دو یہی سب سے اتم سہارا ہے۔ جو اسکے سہارے کو سمجھتا ہے وہ بھے چنتا دو:کھ سے سدا مکت ہے۔ جو

کچھ تم کرتے ہو وہ بھگوان کو ارپن کرتا چل اس سے تم سدا جیون مکت ہو کے آنند کا انبھو کرونگے۔ گیتا کا یہ سار لکھوانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی کہنے لگے کہ گیتا پردرشنی کے پشچات اب ہم نو گرہوں کی ستھاپنا کرنا چاہتے ہے۔ کیونکہ ہمارے شاسترو گرہوں کا بہت بڑا مہتو ہے۔ جنم سے لیکر مرتیو تک جو بھی کارج ہوتے ہے، انہیں پورن کرنے سے پورو نو گرہوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ انسان کے لابھ ہانی میں گرہوں کا بڑا یوگ دان ہوتا ہے۔ گرہوں کی دشا راجہ میں سے رنک اور رنک میں سے راجہ بنا دیتا ہے۔ اسلیے گرہ شانتی کے لئے بڑے بڑے انوشٹھان کیے جاتے ہے۔ اسلیے پرم پوجیہ سوامی جی نے ان نو گرہوں کے لئے نو کلش بنوانے کی آگیا دی۔ جس سمے ان کلشوں کا نینو کا پتھر رکھ کر پوجا کی تیاری کی جا رہی تھی۔ اس سمے اچانک دو موٹریں پریمیوں سے بھرکر آئی۔ ان پریمیوں نے بتایا کہ وے سپین سے آئے ہے۔ کسیکاریہ وش جے پور آئے ہوئے تھے۔ وہاں سے ٹیکسی کر پرم پوجیہ سوامی جی کے درشن کرنے آدرش نگر گئے تھے۔ جہاں پر انہیں پتہ لگا کہ پرم پوجیہ سوامی جی پشکر راج گئے ہوئے ہے۔ سو ہم دوڑتے ہوئے انکے شبھ درشن کے لئے یہاں آئے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے ودھی ودھان سے ان سے نو گرہوں کے کلشوں کی ستھاپنا کی پوجا کروائی تتھا نینو کا پتھر رکھوایا انہیں پرساد دیکر پکھر پہنائی تتھا بھوجن کرواکر خوب مان سمان دیا۔ اس پربی نے سنیہہ ایوں شردھا سے پرم پوجیہ سوامی جی کے چرنوں میں ایک بلیک چیک بھینٹ سوروپ پرستت کرتے ہوئے نویدن کیا کہ ان کلشوں پر جو بھی خرچہ ہو وہ اس چیک میں بھرکر میری بھینٹ سمجھ کر سویکار کرنے کی کرپا کریں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے وہ چیک لیکر اسے دہرا کیا دہرا کرنے کے بعد چولڑا کیا۔ پھر اسے پربی کو نکٹ آنے کا سنکیت دیا۔ جب وہ پربی نکٹ آیا تب وہ چیک اسکے جیب سے ڈال کر کہا کہ ہماری امانت سمجھ کر آپ اسے آشیرواد سمجھ کر اپنے پاس رکھو۔ بیچارہ پربی آشچریہ میں پڑ گیا کہ پرم پوجیہ سوامی جی میری یہ شردھاپوروک بھینٹ کیوں نہیں سویکار کر رہے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں جیسے تیسے سمجھا کر روانا کر دیا۔ اس پربی کے جانے کے پشچات ہم نے پرم پوجیہ سوامی جی سے ونتی کی کہ اس سمے کاریہ بہت زور شور سے چل رہا ہے۔ آپ اس پربی کی بھینٹ سویکار کر اس یگی میں لگا سکتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے کہا کہ یہ بہت گہرے رہسیہ کی بات ہے۔ جسے ہم نے گپت رکھا ہے۔ سمے آنے پر آپ کو اوشیہ پتہ لگ جائیگا۔ تھوڑے سمے کے بعد وے کلش بن کر تیار ہو گئے۔ اس سمے پرم پوجیہ سوامی جی کے پرم بھکت شری بھگوان داس میانی آشرم میں آئے ہوئے تھے۔ انکے پرچیہ کرواتے ہوئے کہا کہ ہم نے اس پرم بھکت کو وچن دیا تھا کہ پشکر راج والے آشرم پر کیول انہیں کا پیسہ لگے گا۔ اس کارن ہم نے اپنے وچن کو نبھانے کے لئے اس دن سپین والے پریمیوں سے ان کلشوں کے بنوانے کے لئے بھینٹ سویکار نہیں کی۔ پرم پوجیہ سوامی جی شری بھگوان میانی کو کہنے لگے کہ ہم نے اپنے وچن کو نبھاتے ہوئے آپ کی سیوا گپت رکھی ہے۔ اب آپ ہمیں سورگواسی پوجیہ پتاساہب پوجیہ ماتا صاحب تتھا پوجیہ بھائی صاحب کے فوٹو دے دو تو ہم انکے پتلے بنواکر ان کلشوں میں سے سب سے پرتھم کلش میں ستھاپت کر آپ جیسے داناویر بھاماشاہ کے پوروجوں کا سمان کریں جنھوں نے آپ جیسے سپاتر کو جنم دیا ہے۔ اسکے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے ہمارا پرچیہ کرواتے ہوئے شری بھگوان داس میانی کو بتایا کہ یہ جمناداس کیسوانی انکی دھرمپتنی شریمتی لکشمی کیسوانی ہے جو سچ مچ لکشمی کا سوروپ ہے۔ یہ سمپورن پریوار، سردی، گرمی، دیر سویرے لگن سے پشکر راج والے آشرم کی سیوا کر رہے ہے۔ ہم نے بڑے چاؤ سے انہیں اپنا شِشیہ بنایا ہے۔ سنگرو مہاراج جی کے اس مہان کاریہ میں آپ دھن و من سے سیوا کر رہے ہے یہ تن اور من سے سیوا کر

رہے ہے۔ جیسے ہم نے آپکی سیوا گپت رکھی ہے ویسے ہی انکی سیوا بھی ہم نے لوگوں سے چھپاکر گپت رکھی ہے۔ ہم پشکر راج والے آشرم کی سمپورن سیوا انہیں سے لیتے ہے۔ انکے من میں اٹوٹ گرو بھکتی ہے اسلیے یہ لوگ پشکر راج پر کاریہ کرواکر پرتی دن سایں کال آدرش نگر والے آشرم پر آکر ہماری خوب چاؤ سے سیوا کرتے ہے۔ انہوں نے ہماری ونیت سیوا کر ہمارا من جیتا ہے۔ ستگرو مہاراج یہ ناتا کریں انت تک نبھایے۔ اس کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے وچنانسار نو گرہوں والے ککشوں میں سے پر تھمککش میں میانی پریوار کے تین پتلے ستھاپت کروایے۔ دوسرے ککشوں میں ونانک بھگوان شری گنیش، بھگوان شو شنکر، ماتا درگا، راما پیر اور انیہ دیوتاؤں کی سنگ مرمر کی مورتیاں ستھاپت کروائی۔ باقی نو گرہوں کے لئے تین ککش رکھے جہاں ہرایک ککش میں تین تین گرہوں کی سندر ایوں سجیو مورتیاں ستھاپت کروائی۔ ہرایک گرہ کے اوپر اس گرہ کی پورن جانکاری دی جیسے اس گرہ کی چنھ کیا ہے وہ گرہ سوریہ سے کتنا دور ہے اسکا آکار و رنگ کیسا ہے وہ گرہ کون سی راشی کا سوامی ہے، اس گرہ کا ہرایک راشی میں کتنا ٹھہراؤ ہے۔ اس گرہ کا پربھاؤ کم کرنے کے لئے کون سا رتن پہننا چاہیئے اور کون سے دھاتو کا دان کرنا چاہیئے۔ اس گرہ کی کون سے گرہ سے متڑتا اور کون سے گرہ سے شترتا ہے اور گرہ شانتی کے لئے کون سے منتر کا جاپ کرنا چاہیئے۔ اور کتنی بار کرنا چاہیئے۔ یہ سب جانکاری اس لئے دی گئی ہے کہ جیسے جگیاسو اسکے دوارہ گرہ شانتی کر انشٹھ کو دور کر سکھ اور شانتی کی جیون بتا سکیں۔ یہ بہمولیہ گیان اس پرکار لوک کلیان کی بھاونا سے پرم پوجیہ سوامی جی نے دیا۔ ۱۔ سوریہ سوریہ چوتھے آکاش پر و منڈل کے بیچ میں ستھت ہے۔ آکرتی گول اور رنگ لعل ہے، سنگھ راشی کے سوامی ہیں۔ یہ ہرایک راشی میں ایک ماہ رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لئے ہرونش پران کا پاٹھ سننا چاہیئے رتن مانک دھارن کرنا چاہیئے اور دھاتو سونے کا دان کرنا چاہیئے۔ متر گرہ: چندر، منگل، و برہسپتی تتھا شترگرہ شنی، راہو و شکر ہیں۔ جپاکو سمسنکاش کا کاشیپییں مہادیتم، تمورں سروپاپگھن پرنتو5$ سمی دواکرم)اس منتر کا جاپ ۷۰۰۰ بار رویوار سے آرمبھ کرنا چاہیئے (۲۔ چندر:- چندر سوریہ سے ایک لاکھ یوجن دور سولہ کلاؤں سے یکت ہے، آکار اردھ گولاکار و رنگ سفید ہے۔ یہ کرک راشی کا سوامی ہے یہ ہرایک راشی میں سوا دو ماہ رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لئے ترپر جاپ کرنا چاہیئے۔ موتی رتن دھارن کرنا چاہیئے و دھاتو چاندی کا دان شبھ ہے۔ متر گرہ روی و بدھ شترگرہ راہو ہے۔ منتر:- ہیں دگھشڈکھ تشارابھں شیرودارن وسمبھوم نمامی ششن سوم شمبھومکٹ بھوشنم ۳۔ منگل :- منگل سوریہ سے دس لاکھ یوجن دور پن۔ پُچوے آکاش پر ستھت ہے۔ اسکا آکار رکونو رنگ لعل ہے۔ یہ ورشچک ایوں میش راشیوں کا سوامی ہے یہ ہرایک راشی میں ڈیڑھ ماہ تک رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لئے ردری جاپ کرنا چاہیئے۔ رتن پروال کا دھارن کرنا چاہیئے۔ تتھا دھاتو سونے کا دان کرنا چاہیئے متر گرہ روی، برہسپتی چندر ہے۔ شترگرہ بدھ وراہو ہے۔ منتر ہیں دھرنیگر مسمبھوتں ودھتکانتی سمپربھم کمارں شکتہستں تں مڈگلں پرنمامیہم)اس منتر کا جاپ ۱۰۰۰ بار منگلوار سے کرنا چاہیئے۔(٤۔ بدھگرہ:- بدھ سوریہ سے آٹھ لاکھ یوجن دور دوسرے آکاش پر ستھت ہے۔ آکار دھنش و رنگ ہرا ہے۔ یہ متھن و کنیا راشیوں کا سوامی ہے۔ یہ ہر راشی میں ایک ماہ تک رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لئے دھاتو کان سے کا دان کرنا چاہیئے۔ رتن پننے کا دھارن کرنا چاہیئے۔ مترگرہ روی، راہو و شکر۔ شترو گرہ چندر ہے۔ منتر:- ہیں پریگکلکاشیامں روپینا پرتمں بدھم| سو میں سومیگنوپیتں تں بدھں پرنمامیہم۔۔ ۵۔ برہسپتی:- برہسپتی سوریہ سے بارہ لاکھ یوجن دور چھٹے آسمان پر ستھت ہے۔ آکار اشٹدل و رنگ پیلا ہے۔ یہ دھنو و مین راشیوں کا سوامی ہے ہر راشی میں تیرہ ماہ رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لئے اماوسیا کا ورت رکھنا چاہیئے۔ رتن پکھراج کا

دھارن و دان ہیرے کا شبھ ہے۔ متر گرہ روی، چندر و منگل ہے۔ شترگرہ بدھ و شکر ہے۔ منتر:- ہیں دیواناں چ رشیناں چ گنرو کانچن سننبھم ا بدوموتں ترلوکیش تں نمامی ورہسپتم-۔)اس منتر کا جاپ ۱۱۰۰ بار برہسپتی سے کرنا چاہیئے۔(٦۔ شکر گرہ:- شکر سوری سے ٦ لاکھ یوجنا دور تیسرے آکاش پر ستھت ہے۔آکاش چتشکون و رنگ سفید ہے۔ یہ تلا و ورش راشی کا سوامی ہے۔ یہ ہر راشی میں ایک ماہ تک رہتا ہے۔ پربھاسو کم کرنے کے لئے گودان کرنی چاہیئے۔ رتن ہیرا دھارن و دان چاندی کا شبھ ہے۔ متر گرہ راہو شنی ہے۔ شترگرہ روو چندر ہے۔ منتر:- ہیں مکند مرناترا بھں دیتیاناں پرمں گروم۔ سروشاستر پروتک مارگوں پرنمامیہم-۔)اس منتر کا جاپ ۱۰۰۰ بار شکر سے آرمبھ کرنا چاہیئے۔(۷۔ شنگرہ:- شنی دیوتا سوریہ سے چودہ لاکھ یوجن دور ساتویں آکاش پر ستھت ہے۔آکار منشیہ کا و رنگ کالا ہے۔ یہ مکر و کمبھ راشیوں کے سوامی ہے۔ یہ ہر راشی میں تیس ماہ تک رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لئے مرتینجیہ منتر کا جاپ کرنا چاہیئے۔ رتن نیلم کا دھارن و دان لوہے کا شبھ ہے۔ متر گرہ بدھ راہو و شکر ہے۔ شترو گرہ روی، چندر و منگل ہے۔ منتر:- ہیں نیلانجنسمابھاس روپ تر یماگرجم ا چھایامارتنڈسمبھوتں تں نمامی شنیشچرم-۔)اس منتر کا جاپ ۲۳۰۰ بار شنیوار سے آرمبھ کرنا چاہیئے۔(۸۔ راہگرہ:- راہو سوریہ سے سولہ لاکھ یوجن دور نیرتیا کرن میں ستھت ہے۔آکار مکر کا و رنگ کالا ہے۔ راہو ہر راشی میں اٹھارہ ماہ تک رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لیا بھجنگ دان کرنا چاہیئے۔ رتن گومید کا دھارن و دھاتو شیشے کا دان شبھ ہے۔ متر گرہ بدھ، شنو شکر ہے۔ شترو گرہ روی، چندر و منگل ہے۔ منتر ہیں اردھکاریہ مہاویریہ چندرادتیومردنم ا سنسھکاگربھسمبوں تں راہں پرنمامیہم-۔)اس منتر کا جاپ ۱۸۰۰۰ بار برہسپتی سے آرمبھ کرنا چاہیئے۔(۹۔ کی تو گرہ: کی تو سوریہ سے اٹھارہ لاکھ یوجن دور وایبیہ کون میں ستھت ہے۔آکار جھنڈے کا و رنگ کالا ہے۔ یہ ہر راشی میں اٹھارہ ماہ تک رہتا ہے۔ پربھاؤ کم کرنے کے لئے جھنڈا دان کرنا چاہیئے۔ رتن لسنیا دھارن کرنا و دھاتو لوہے کا دان شبھ ہے۔ منتر ہیں پلاششپسنکاش تارکاگرہستکم ا رودرں رودراتمکں گھونر ت کی تو پرنمامیہم-۔ اس پرکار نو گرہوں کی ستھاپنا کے پشچات یہ آشرم جگیاسوؤں کے لئے جگیاسا کا کیندر بن گیا۔ پشکر راج میں آنے والے ہر یاتری یہاں کھینچ کر آنے لگا۔ یہ وشال بلند تاج مہلر جیسا سندر آشرم ہرایک یاتری کے آکرشن کا کیندر بن گیا۔ یاتریوں کو گیان کے ساتھ پرم شانتی پراپت ہونے لگی۔ اسکی سگندھی سارے بھارت میں پھیلنے لگی۔ اس آشرم کی مہمہ سن کر ایک بار دادی و سیجی اپنے پریمیوں کی ٹولی کو جے پور سے بس میں بٹھاکر سیدھے پشکر راج والے آشرم پر پہنچے دادی و سیجی الوکک آبھا والی سنت مورتی ہے جن کا جے پور کے اندرا مارکیٹ میں ایک سورگ جیسا سندر صاف ستھرا آشرم ہے جہاں ہر روز ستسنگ کا دیبان لگتا ہے۔ دادی و سیجی اپنے ساتھ کھانے پینے کی سامگری بھی ساتھ لائی تھی پرم پوجیہ سوامی جی نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بابل کے گھر آئی ہے۔ یہ ستھان آپکے مائکے کے سمان ہے۔ اس ستھان پر آپ کا پورن ادھیکار ہے۔ اسلیے اس کھادھیہ سامگری کو بالکل بند رکھیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے ایک دم بھوجن تیار کروانے کا آدیش دیا۔ جب تک بھوجن تیار ہو تب تک ستسنگ کا دیبان لگا لیا۔ اس ستسنگ کا آنند الوکک تھا اس سورگ جیسے آشرم میں دو مہان سنت مورتیوں نے مستی میں آکر بھجن گایے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اندرپری سورگ سے پرتھوی پر اتر آئی ہے۔ سبھی پربھی مستی سے جھوم رہے تھے تتھا بھجنوں کا رساسوادن کر رہے تھے۔ اس سمے وصی جی نے یہ بھجن بڑی مستی میں گایا۔ ہتھ اندئی کین پھکری -۲ جیسیں من جی اتھئی امیری۲ ہتھ اندئی ا۔ جیسی موہ ممت نا چھدیں دے منھ دنیاں خاں نہ میدے جیسیں کون چھدیندے دل گیری۲ ہتھ ایندرئی۔-۔ ۲۔ جیسیں کندے نہ نوڑت نیازی تیسیں کین

کھنڈرے باجی جیسیں کین کندے توں ہجوری -۲ ہتھ اندرئی--- .3 جیسیں راجی رضا تے نہ رہندے دکھ سکھ میں سم نا تھیندرے جیسیں کین کندے توں سبوری--- ہتھ ایندئی ٤۔ جیسی نیچوں تونا تھیندرے تیسیں اوچو کین کی تھیندرے جیسیں اتھئ کندھ میں کیڑی--- ہتھ ایندئی ٥۔ لیلاوتی ہی گل ہی تو نہ مرجیدرے کدہی کین فقیر توں تھیندرے چاہے بھٹکیں عمر سموری--- ہتھ ایندئی ارتھ: اس بھجن میں کہا گیا ہے کہ جب تک من سے تم فقیر نہیں بنے ہو تب تک تم سچے ارتھ میں فقیر نہیں بن سکتے۔ جب تک موہ ممتا نہیں چھوڑونگے۔ دنیاں سے دور نہیں جاؤنگے تب تک سنت نہیں بن سکتے۔ جب تک نمر بن کر نہیں جھکوگے تب تک تم یہ باجی نہیں جیت سکتے۔ جب تک تم نمر نہیں بنو گے تب تک تم سنت نہیں بن سکتے۔ جب تک تم پرماتما کے حکم میں رہ کر راضی نہیں رہتے۔ دکھ اور سکھ میں سم نہیں رہتے جب تک تم صبر نہیں کرتے تب تک سنت نہیں بن سکتے۔ جب تک ابھیمان چھوڑکر تم نیچے نہیں جھکونگے تب تک تم اونچے نہیں چڑھ سکتے۔ سنت کہتے ہے یدی تم یہ باتیں نہیں مانونگے تو کبھی بھی سنت نہیں بن سکتے۔ ستسنگ سماپت کر سب نے بڑے پریم سے پرساد گرہن کیا اسکے بعد پرم پوجیہ سوامی جی دادی صاحب کو و انکی بھجن منڈلی کو اجمیر آدرش نگر والے آشرم پر لے آئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی دادی صاحب کو کہنے لگے کہ ہم آپکے اندر اپنے ستگرو مہاراج کی جیوتی دیکھ رہے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے دادی صاحب کو اپنے پاس آسنننہ پر براج مان کر خوب مان سمان دیا۔ دادی صاحب اتنا بڑا مان سمان پاکر بھاؤ وبھور ہوکر کہنے لگی کہ ستگرو مہاراج ہمارے ہے اور اب ہم ستگرو مہاراج کے ہو گئے ہے۔ سمرپن کا کتنا اونچا بھاؤ ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی جب جے پور والے میلے میں پدھارے تب دادی صاحب نے انہیں سویں کے آشرم پر چلنے کے لئے ونتی کی۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکا اتنا سنیہہ ایوں شردھا دیکھ کر ایک دن انکے آشرم پر پدھارے۔ دونو مہان سنت مورتیوں کے میتراپ سے سارا واتاورن سگندھت ہو گیا۔ اس دن ستسنگ میں ورنداون والی وہ موج مستی آگئی جیسے کہ ساکشات بھگوان شری کرشن سویں ورنداون میں راس رچا رہے ہے۔ اس سمے پرم پوجو سوامی جی کو دادی صاحب کے پرم بھکت شری بسنت کمار کا ایک بھجن بہت بھایا جسے بار بار تین بار سنا-: اوکھی آہے فقیری، اوکھو فقیر سدائن وہاں ستسنگ کی موج مچانے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے دادی صاحب سے وداع لی۔ دادی صاحب نے انہیں کار میں بیٹھ کر امرا پر جانے کے لئے نویدن کیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی انکی ونتی سویکار کر کار میں بیٹھنے لگے تب انکی نگاہ کار چلانے والی کنیا پر پڑی۔ انہوں نے اپنا پاؤں باہر ہی روک لیا۔ اور دادی صاحب سے کہا کہ ہم کار میں بیٹھنے میں مجبور ہے۔ ہمیں یہ فقیری کا سوانگ نبھانا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی مریادہ کے مالرک تھے۔ وے کبھی بھی کسی استری کے ساتھ کار میں نہیں بیٹھتے تھے۔ سوپیدل دوڑتے ہوئے پانچ بتی تک چلے گئے۔ دادی صاحب نے پرم پوجیہ سوامی جی سے یہ سنیہہ کا سمبندھ انت تک نبھایا۔ پرم پوجیہ سوامی جی میں ایک چمبکیہ شکتی آکرشن تھا جو ایک بار انکے شرن میں آتا تھا وہ سدا سدا کے لئے انکا ہو جاتا ہے۔ دادی صاحب ستگرو مہاراج جی کے میلے پر وشیش روپ سے پرم پوجیہ سوامی جی کے سواستھیہ کے بارے میں پوچھنے کے لئے اپنی ٹولی سہت آدرش نگر والے آشرم پر پدھارے۔ جب دادی صاحب نے انکے سواستھیہ کے بارے میں پوچھا تب انہوں نے مسکراکر بڑے سہج ڈھنگ سے اتر دیا کہ ہم بالکل ٹھیک ہے پرم پوجیہ سوامی جی سطر ایوں شکر کے مالک تھے۔ کبھی کوئی شکایت نہیں کرتے تھے۔ اسکے پشچات پرمپوجیہ سوامی جی کے جیوتی جیوت سمانے پر اپنی منڈلی سہت انتم درشن کے لئے دادی صاحب پدھارے تھے، اس پرکار دونوں مہان سنت مورتیوں نے یہ سنیہہ کا سمبندھ انت

تک نبھایا۔ اس سمے ان مہان سنتوں کا سنگم دیکھ کر ہم بہت پربھاوت ہوئے تھے دونوں ہی ایک دوسرے کا بہت سمان کرتے تھے۔ دادی صاحب کی سوبھیہ مورتی ہمارے ہردے پٹل پر سدا سدا کے لئے انکت ہو گئی۔ اور جب ہم نے پرم پوجیہ سوامی جی کا جیون درشن لکھنا آرمبھ کیا تب ہم دادی صاحب کے آشرم میں اپستھت ہوئے اور جب ہم نے ان سے پرم پوجیہ سوامی جی کے سمبندھ میں چرچا آربھں کی تو وے بھاؤ وبھور ہوکر انکی سمرتی میں لین ہو گئی اور ان پرانے پرسنگو کانئیسا سچیو شردھا سے بیان کیا کہ جیسے پرم پوجیہ سوامی جی ہمارے بیچ میں براج مان ہوکر درشن دے رہے ہو۔ دادی صاحب نے ہمیں بھی پرم پوجیہ سوامی جی کا ہی روپ جان کر اتنا تو سنیہہ ایوں سمان دیا کہ وہ الوکک درشن بھولے نہیں بھترایا جاتا ہے۔ دادی صاحب کی سوبھیہ مورتی آج بھی ہمارے ہردے میں براج مان ہے۔ پشکر راج میں اپنے ستگرو مہاراج کے آشرم کی ستھاپنا کرنے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے بچار کیا کہ اب ہری دوار میں بھی ستگرو مہراج کا آشرم بنوانا چاہیئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے لئے ہری دوار کا بڑا مہتو تھا۔ یہ وہ پوتر ستھان ہے جہں:ش پرم پوجیہ سوامی جی نے سنیاس دھارن کر گیرو وستر دھارن کیے تھے۔ پوتر گنگا کے کنارے ہرکی پوڑی پر ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی نے اپنے شبھ ہاتھوں سے پرم پوجیہ سوامی جی کو گیرو وستر دھارن کر تیاگ اور ویراگیہ کا جیون آرمبھ کرواکر دیکشا دی تھی۔ اس پرکار اسی ستھان پر پرم پوجیہ سوامی جی نے سنسار تیاگ کر سنیا سی بن کر پرمارتھ کی راہ پر پہلا قدم رکھا تھا۔ اسی ستھان پر ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤںرام جی نے اپنی مہر میا سے انکے ہردے میں گیان کا دیپک پرجولت کر سدا سدا کے لئے انکی راہ روشن کر لی تھی۔ جس راہ پر خود چلکر لاکھوں جگیاسوؤں کو پریم کا پرکاش دیکر جیون سپھل بنایا تھا۔ اسی لیے پرم پوجیہ سوامی جی نے ہری دوار میں اپنے ستگرو مہاراج جی کی یاد میں انکا ایش پھیلانے کے لئے آشرم بنوانے کا اڑھ نشچیہ کیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی نیک دل میں اپنے ستگرو مہاراج کے لئے کتنی شردھا و بھکتی تھی۔ وے کہتے تھے کہ ستگرو مہاراج جی کی جتنی مہمہ گائی جائے وہ تھوڑی ہے۔ بنا ستگرو کے اس جیون میں اندھکار ہی ادھنکار ہے۔ جے سو چندہ اگئی، سورج کوٹی ملرائی دادو گروگوبند بن تؤ بھی تمر نہ جائی۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے سوچا کہ ہری دوار سبھی تیرتھوں کا مول ہے۔ یہاں پر لاکھوں یاتری آکر ہرکی پوڑی پر گنگا میں ڈبکی لگاکر آتم شانتی پراپت کرتے ہے۔ اس کے اترکت یہ وحی ستھان ہے جہا کمبھ کا مہان اتہاسک میلہ لگتا ہے جسمیں سارے بھارت ورش کے سادھو سنیا سی تتھا لاکھوں شردھالو آکر ڈبکی لگاتے ہے۔ اس ستھان پر پرم پوجیہ سوامی جی سویں بھی اپنے ستگرو مہاراج جی کے ساتھ کمبھ کے میلے میں پدھارے تھے۔ جہاں ستگرو مہاراج جی نے اپنے الگ پنڈال میں ان شیتر چلا کر سادھو سنتو کی خوب سیوا کی تھی۔ اسلیے پرم پوجیہ سوامی جی نے سوچا کہ اس ستھان پر ستگرو مہاراج جی کا آشرم بنواکر انکے شکشاؤں کا پرچار کر ایش پھیلا سکیں گے۔ اس پریوجن سے پرم پوجیہ سوامی جی سویں یہاں پر پدھارے۔ اور ایسے ستھان کی تلاش کرنے لگے جو ہرکی پوڑی کے نکٹ ہو۔ جس سے جگیاسو آسانی سے وہاں پہنچ کر کر آند پا سکیں۔ یہ سب سوچ کر اسٹیشن بس سٹینڈ و ہرکی پوڑی کے نکٹ جیسارام مارگ پر گجراتی لوج کے پاس زمین کا ٹکڑا لیا۔ یہ ستھان شہر کے بیچ میں ہونے کے کارن یہاں پشکراج و آدرش نگر کے سمان بہت بڑا پلاٹ ملنا سمبھو نہیں تھا۔ بڑے پلاٹ شہر سے بہت دور متر رہے تھے جہاں پریمیوں کو پہنچنے میں اسودھا ہوتی۔ پرم پوجیہ سوامی جی چاہتے تھے کہ ستگرو مہاراج کا آشرم ایسے ستھان پر بنوایا جائے جہاں پریمی آسانی سے پہنچ کر درشن کر سکیں۔ اس درشٹی سے یہ ستھان بہت اپیکت تھا۔ زمین ملنے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے اس آشرم کے نرمان کاریہ کو آرمبھ کر دیا کاریہ کے چلتے بیچ بیچ میں پرم

پوجیہ سوامی جی اجمیر آکر وہاں سے آشرم و پشکر راج والے آشرم پر چل رہے کاریہ کو دیکھ ریکھ کرتے رہتے تھے۔ اس آشرم کے نرمان میں انکے گرو بھائی شری ارجن پرکاش جی نے خوب سہیوگ دیا۔ آشرم کے کمرے بن کر تیار ہو گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی یہ منوکامنا تھی کہ پشکر راج والے آشرم کا کاریہ سمپن کروا کر پھر ہری دوار چل کر رہینگے اور وہاں رہ کر ستسنگ مہاراج جی کی مورتی کی ستھاپنا کر کاریہ پورن کرینگے۔ پرنتو پشکر راج والے وشال آشرم کا کاریہ پورن کرواتے کرواتے پرم پوجیہ سوامی جی کا سواستھیہ ایسا نہیں رہا تھا کہ ہری دوار وہاں کے کاریہ کو پورن کروا سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا ایسا سواستھیہ دیکھ کر من میں یہ شنکا رہی کہ اب یہ کاریہ کیسے پورن ہوگا۔ جب کبھی ان سے اس سمبندھ میں پوچھتے تھے تو مسکرا کر اتر دیتے تھے کہ میرے ستگرو مہاراج سرو شکتمان ہے۔ وے اپنے کارج اپنے آپ پورن کرینگے۔ کرنے و کروانے والے تو وے ہی سویں ہے، ہم تو کیول نمت ماتر ہے۔ یہ سب انکے پریرنا سے اپنے آپ ہو نگے۔ اسلیے ہمیں یہ گمان ہی نہیں کرنا چاہئیے کہ ہمارے سوائے یہ کاریہ ہو نگے ہی نہیں | یہ کہ کر گرووانی میں سے ایک درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:-امرتسر والی دربار پر ہر ساتر گروؤں کا میلہ لگتا تھا۔ اس میلے پر بہت سے سکھؔ آکر سیوا کرتے تھے۔ ایک پاس والے گاؤں سے سنتسنہ نام کا ایک سکھ وہاں سیوا کرنے آیا۔ اسنے شردھا اوں لگن سے ایسی تو سیوا کی جو ستگرو مہاراج نے پرسنہ ہوکر اسے خوب آشیرواد دیا۔ سنتسنہ ستگرو مہاراج سے آگیا لینے آیا تب ستگرو مہاراج نے اس سے کہا کہ بھائی! ہم آپکے سیوا سے بہت پرسنئے ہے۔ ہماری اچھا ہے کہ دو چار دن اور رہ کر کاریہ کو سمیٹ کر پھر چلے جانا۔ پرنتو سنتسنہ نے انہیں کہا کہ مہاراج میں مجبور ہوں،۔ میرے بچہ چھوٹے ہے گھر پر اور کوئی کاریہ کرنے والا نہیں ہے۔ اسلیے میں ضرور جاؤنگا۔ نہیں تو سب بھوکھے مرینگے۔ اب میں یہاں ایک پل بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ گرو مہاراج نے اسے بہت سمجھا کر کہا کہ تم یہاں سیوا کرو ستگرو مہاراج اپنے آپ تمہارے کارج کرینگے۔ پرنتو سنتسنہ گھر جانے کے لئے جد کر بیٹھا۔ آخر ستگرو مہاراج نے ووش ہوکر اسے آگیا دی۔ پرنتو جاتے سمے اسے ایک پتر پاس والے گاؤں میں جمیندار کو دینے کے لئے دیا سنتسنہ نے وہ پتر خوشی سے لیا۔ کیونکہ وہ گاؤں اسکے راستے میں پڑتا تھا۔ سنتسنہ پتر لیکر ستگرو مہاراج سے آگیا لیکر اپنے گاؤں کے لیا روانا ہو گیا۔ راستیں میں روک کر ستگرو مہاراج والا پتر جاکر جمیندار کو دیا۔ پتر ملتے ہی جمیندارنے اپنے پتروں کو بلاکر اس میہمان کی خوب سیوا کرنے کی آگیا دی۔ ان سیوکوں نے اسکے کپڑے اتار کر اسے اتر پھلیل سے سنان کرواکر نئے کپڑے پہناکر اسے گدو پر بٹھاکر اسکی خوب سیوا کی اور آرام کرنے کے لئے کہا۔ وہ بیچارہ انہیں انونیونیہ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنے گاؤں جانے دو کہ جاکر اپنے بچوں سے ملوں۔ پرنتو انہوں نے اس کی ایک بھی نہیں سنی۔ انہوں نے اسے بتایا کہ گرو مہاراج کی اس چٹھی میں لکھا ہوا ہے کہ پتر واہک سکھؔ ہمارا خاص سیوک ہے اسے ہمارا ہی روپ جان کر اسکی خوب سیوا کرنا اور اسے چھ: مہینے تک اپنے پاس ہی رکھنا۔ اور اسکی خوب خاطر کرنا۔ سو آپ کو ہمارے پاس چھ: مہینے تک رہنا پڑے گا۔ ہم گرو مہاراج کی آگیانسار آپ کی خوب سیوا کرینگے۔ آپ کو یہانکوئی بھی تکلیف نہیں ہوگی۔ بیچارے سنتسنہ نے بہت کوشش کی پرنتو جمیندار نے اسکی ایک بھی نہیں سنی۔ ووش ہوکر ایک ایک دل پہاڑ سا سمجھ کر گن گن کر کاٹنے لگا۔ اسنے سمجھا کہ میرے پیچھے میرے بچہ بھوک سے مر گئے ہوگیں کام کاج سب ٹھپ ہو گیا ہوگا۔ ستگرو مہاراج نے پتہ نہیں کس کھتاکی سزا دی ہے۔ اتنی سیوا و خاطر ہوتے ہوئے بھی اس کا من یہاں بالکل نہیں لگ رہا تھا۔ اسے گھر پریوار کی چنتا آٹھوں پہر لگی رہتی تھی۔ اسلیے اسے کچھ بھی نہیں بھاتا تھا۔ ادھر اسکے گاؤں والوں نے جب دیکھا کہ سنتسنہ اتنے دنوں کے بعد بھی

میلے سے نہیں لوٹا ہے اور نہ ہی اسکا کوئی سماچار ہی ملا ہے سو اسے مرا ہوا مان کر بھول گئے۔ ان سب نے ملکر بچار کیا کہ اسکے بچہ کو کسی کام پر لگانا چاہیئے تاکہ وے اپنی روزی روٹی کما سکیں۔ اسکا بڑا لڑکا ہوشیار تھا سو اسے ایک دکان دے دی اور چھوٹے لڑکے کا کپڑے کی دکان پر لگوا دیا۔ اس بچوں کے بھاگیہ پربل تھے۔ بڑے لڑکے کی دکان خوب چلنے لگی۔ اسنے اس میں سے خوب کمایا اور رہنے کے لئے پکا مکان بنوا دیا۔ انکے دنبدل گئے سو اچھا کھانا اور پہننے لگے۔ وے تو پہلے سے بہت اچھے ہو گئے۔ باپ کے رہتے وے روکھا کھاکر و سادہ پہن کر دن گجارتے تھے۔ اب تو وے سکھی و سمپن ہو گئے۔ انکو اپنے پتا کی یاد بھی نہیں رہی۔ وہاں بیچارے سنتسنہ نے قید میں بند قیدی کی بھانتی ایک ایک دن کر کاٹا۔ آخر اسکا سمے سماپت ہوا۔ جمیندار نے بڑے مان سمان سے خوب سوگاتیں دیکر اسے بدا کیا۔ وہ راستے پر سوچتا رہا کہ میرے بچہ میرے بنا مر کھپ گئے ہونگے۔ پتہ نہیں انکا کیا حال ہوا ہوگا۔ جیسے جیسے گاؤں کے نکٹ پہنچ رہا تھا ویسے ویسے اسکا ہردے زور زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ آخر وہ گاؤں میں پہنچ گیا۔ اپنے گھر کے پاس پہنچ کر اسنے دیکھا کہ وہاں جھوپڑی کے ستھان پر محل جیسا مکان کھڑا تھا ڈر ڈر کر کسی سے پوچھا کہ یہ کس کا مکان ہے؟ اسی کے اس گاؤں والے نے اسے بتایا کہ بھائی! یہ تمہارا ہی مکان ہے۔ جب وہ اندر جاکر اپنے بچوں سے ملا تب اسکے آشچریہ کا ٹھکانا ہی نہ رہا وے سب پہلے سے بہت اچھے ہو گئے تھے۔ کسے نے بھی اس سے یہ نہیں پوچھا کہ اتنے دن وہ کہاں پر تھا۔ الٹا اسکے بچوں نے اسے کہا کہ بابا! ہم سب بہت خوش ہے آپ بھلے جاکر دربار میں رہ کر گرو مہاراج جی کی سیوا کرو۔ یہ سب دیکھ کر اسکا گھمنڈ چور ہو گیا۔ اسنے جو سوچا تھا کہ اسکے سوائے بچہ بھوک سے مر جائیں گے سب سماپت ہو جائیگا۔ وہ گمان کافور ہو گیا۔ سنتسنہ کہنے لگا کہ گرو مہاراج کی مایا اپرمپار ہے۔ سب کچھ کرنے کروانے والے وے سویں ہے۔ میری انوپستھتی میں گاؤں والوں کے من میں بیٹھ کر میرے بچوں کی پالنا بھی انہوں نے کی ہے۔ اب مجھے چنتا کرنے کی کیا آوشیکتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی یہ درشٹانت بتاکر پریمیوں کو کہنے لگے کہ ہمارے ستگرو مہاراج تو انتریامی ہے۔ ہری دوار میں آشرم بنوانے کی ہماری ابھلاشا اوشیہ پورن ہوگی۔ وے کسی پربھی کے دل میں بیٹھ کر اس مہان کاریہ کو کرنے کی پریرنا اوشیہ دینگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے جیوتی جیوت سمانے کے بعد انکے ٹرسٹیوں نے ہری دوار والے آشرم کو نیا روپ دینے کے لئے سوچا اس سمے شری ٹھاکرداس پنجابی جو انکا اننیہ بھکت ہے، جن کا اپنے ستگرو میں اٹوٹ وشواس ہے، جس نے اپنے مکان کا نام ہی "گرو کرپا! رکھا ہے، اسنے پرم پوجیہ سوامی جی کا نام امر کرنے کے لئے وہاں پر آشرم کے ساتھ انکے نام پر دھرمشالہ بھی بنوانے کا پرستاؤ رکھا۔ یہ پرستاؤ سب کو بہت اچھا لگا۔ نقشا پاس کرواکر ایک دم کاریہ آرمبھ کروایا گیا۔ وہاں شری ٹھاکرداس و بھائی رتن لال نے وہاں پر کھڑے رہ کر اپنی دیکھ ریکھ میں یہ دھرمشالہ ایوں آشرم بنوایا اس دھرمشالہ میں پندرہ بڑے کمرے ہے۔ ہرایک کمرے میں ڈبل بیڈ، ڈریسنگ ٹیبل بیٹھنے کے لئے کرسی اور ساتھ ساتھ اندر ہی ٹائیلیٹ باتھ بھی ہے تاکہ پریمیوں کو سمپورن آرام متر سکیں تاکہ وے ستگرو مہاراج کے گنگان کر سکیں۔ پرویش دوار کے پاس ستگرو مہاراج جی کا مندر بنوایا گیا ہے۔ جسمیں سہانسن پر براج مان تین شاندار موتیاں برہما وشنو و مہیش کے سمان، بیچ میں ستگرو مہاراج سوامی ٹیؤنرام جی ایک طرف پرم پوجیہ سوامی مادھوداس جی مہاراج اور دوسری اور پرم پوجیہ سروانند جی مہاراج کی مورتیا ستھاپت کروائی گئی ہے۔ یہ موتیاں بہت ہی سندر ایوں سجیو ہے جن کا درشن کرنے سے من کو اپار شانتی ملتی ہے۔ ہری دوار میں یہ دھرمشالہ پرم پوجیہ سوامی مادھوداس جی دھرمشالہ کے نام سے پرسدو ہے۔ بس سٹینڈ، اسٹیشن تتھا ہرکی پوڑی کے نکٹ ہونے کے

کارن یاتری کھینچ کر یہاںآتے ہے تتھا درشن کر آرام پاکر ستگرو مہاراج جی کے گن گان کرتے رہتے ہے۔ اس پرکار پرم پوجیہ سوامی جی کے ان پرم شردھالو شششیوں نے اپنے ستگرو مہاراج جی کا نام سدا سدا کے لئے امر کر دیا ہے۔ اس دھرمشالہ ایوں آشرم کی دیکھ ریکھ کرنے کی ذمیداری شری رتنچند جی نے اپنے سوئچھا سے اپنے اوپر لی ہے جو دلی میں رہتے ہے اور سمے سمے پر وہاں سے جاکر وہاں کی دیکھ ریکھ کر اتی سندر ووستھا کر رہے ہے۔ یہ سندر بیجوڑ مورتیاں شری ٹھاکرداس تتھا شری مرلی دھر کرنانی جی نے اپنے مارگدرشن میں جے پور کے سدھست مورتکار سے بڑی شردھا ایوں لگن کے ساتھ بنوائی ہے۔ شری مرلی دھر کرنانی جی کو پرم پوجیہ سوامی جی کے بھنن بھنن سوروپ کی مورتیاں بنوانے میں وشیش روچی رہی ہے۔ ایسی سندر مورتیا بنواکر انہوں نے دیش ودیش میں بھیجی ہے۔ تاکہ پربھی پرم پوجیہ سوامی کے درشن پاکر پرسنہ ہو جائے۔ سورگیہ شری پشوتمداس جی کے چھ: سپتر شری جیٹھانند، شری ٹھاکرداس، شری رتنچند، شری آسنداس (آشا)، شری ٹیکمداس، شری راجا رام و انکے کٹمب پریوار کے سبھی سدسیہ پرم پوجیہ سوامی جی کی بڑی شردھا سے سیوا کر اپنا جیون سپھل بنا رہے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی ایک اور اپنے ستگرو مہاراج کے آشرم بنواکر انکے شکشاؤں کا پرچار کر یش پھیلا رہے تھے۔ دوسری اور مانو سیوا ایوں ساماجک کاریوں میں بھی اپنا یوگدان دے رہے تھے۔ انکے ہردے میں دین دکھیوں کے لئے دیا ایوں کرونا تھی۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ دین دکھیوں کی سیوا ہی پرماتما کی سیوا ہے، پرماتما دین دکھیوں ارتھات دکھیوں کے ہم راج و دیناناتھ ارتھاتدین دکھیوں کا مالک کہا گیا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ:- خالق مانجھی خلق، خلق مانجھی کھلک-۔ پرماتما ہر پرانی میں نواس کرتے ہے اسلیے پرانی ماتر کی سیوا ہی پرماتما کی سیوا ہے۔ یدی آپ دوسروںپر دیا کرینگے تو پربھو آپ پر دیا کرینگے۔ یہ قدرت کا قانون ہے کہ یدی آپ دوسروں کو سکھی کروگے تو پرماتما آپ کو سکھی کرینگے۔ اسلیے ہمیں من وچن ایوں کرم سے دوسروں کو سکھ دینا چاہئیے۔ دین دکھیوں کی سیوا کرنے سے ہمارا من نرمل ہوتا ہے۔ اور ہمیں آنترک سکھ ملتا ہے۔ دردر نارائن کی سچی سیوا ہی پرماتما کی سیوا ہے۔ یہ بات کھول کر سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے ایک درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:- ایک پرماتما کا سچا بھکت تھا۔ وہ بیچارہ موچی کا کام کرتا تھا۔ جوتیاں بناتے بناتے وہ آٹھوں پہر پرماتما کا سمرن کرتا تھا۔ اسکا ہاتھ کام میں و من اپنے محبوب کے ساتھ جڑا رہتا تھا۔ اسکے من میں پرماتما کے درشن کے لئے تڑپ تھی۔ بس وہ چاہتا تھا کہ ایک بار، کیول ایک بار پرماتما کے درشن ہو جائے۔ پرماتما نے اپنے اس پیارے بھکت کی پکار سنی۔ ایک دن پرماتما نے اسے سپنے میں کہا کہ تم میرے پیارے بھکت ہو ہم آپکی سیوا و بھکتی سے بہت پرسنہ ہوئے ہے۔ اسلیے تمہاری منوکامنا پورن کرنے کے لئے کلن ہم تمہارے پاس آکر تمہیں درشن دیکر تمہارا من پرسن کرینگے۔ یہ سپنا دیکھ کر یہ بھکت بہت خوش ہوا۔ صبح اٹھتے ہی سنان صاف کپڑے پہن کر سارے گھر کو لیپکر پوتر کیا۔ اور پرماتما کے بیٹھنے کے لئے صاف ستھرا آسنن بچھایا۔ بھگوان کو بھوگ لگانے کے لئے خوب پکوان بنائے۔ اس پرکار سمپورن تیاری کر بیتابی سے پرماتما کی پرتیکشا کرنے لگا۔ اس لئے یہ پرتیکشا کے پل بہت لمبے ہو گئے۔ ایک ایک پلن ایک ورش کے سمان بھاسنے لگا۔ پرتیکشا کرتے کرتے آکر دوپہر کا سمے ہوا۔ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا سوچنے لگا آخر انتجار کی گھڑیاں سماپت ہوئی میرے محبوب آ ہی گئے۔ اسکا دل زور زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ کانپتے کانپتے اسنے دروازہ کھولا۔ دروازہ کھول کر دیکھا تو اسکا متر جو ورشو پہلے اسےبچھڑگیا تھا سامنے پھٹے حال میں کھڑا ہے۔ اسے پیار سے اندر لے آیا اور اس سے حال چال پوچھا اسکے متر نے کہا کہ بھائی! مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ میں نے دو دن سے کچھ بھی نہیں کھایا

ہے۔ اسلیے مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ یہ سن کر وہ بیچارہ اسمنجسیہ میں پڑ گیا کہ کیا کروں۔ میرے پاس تو کیول بھگوان کے لئے ہی بھوجن ہے۔ آخر سوچا کہ اس میں سے کچھ اسکو کھلاکر شیش بھگوان کے لئے رکھتا ہوں،۔ سو اس میں سے تھوڑی سامگری لیکر آکر پریم سے اپنے متر کے سامنے رکھی۔ وہ بیچارہ جو دو دن سے بھوکھا تھا سو وہ سامگری جھٹ پٹ کھا گیا اور اسے کہا کہ بھائی تھوڑا بہت اور بھی دو جو میرا پیٹ نہیں بھرا ہے۔ بیچارہ اندر گیا اور شیش سامگری لاکر اسکے سامنے رکھی۔ سب کچھ کھاکر وہ ترپت ہو گیا۔ اسے خوب دھنیواد دیکر اس آسنہ پر جا کر سو گیا۔ جو اسنے بڑے سنیہہ و شردھا سے بھگوان کے لئے بنایا تھا۔ وہ بیچارہ بہت تھکا ہوا تھا سو لیٹتے ہی اسے نیند آ گئی۔ تھوڑی دیرے کے بعد بادل چھا گئے اور زور سے ورشہ ہونے لگی۔ اس سمے کس نے زور سے دروازہ کھٹ کھٹایا۔ سوچنے لگا کہ اب میرا پریتم آ گیا ہے۔ پرنتو اب میں اسے کیا کھلاؤنگا؟ میرے پاس تو کچھ بچا ہی نہیں ہے۔ اور میں اسکو بٹھاؤنگا کہاں پر۔ اس آسنن پر تو میرا متر سو گیا ہے۔ اسی پشوپیش میں جیسے ہی دروازہ کھولا تو دیکھتا ہے کہ ایک استری اپنے بچہ کو بندریا کے سمان سینہ سے چپکاکر سردی میں تھرتھر کانپ رہی ہے۔ بخار میں اسکا شریر توے کے سمان تپ رہا تھا۔ اس استری نے دین من ہوکر اسے تھوڑے سمے کے لئے اپنے پاس شرن دینے کے لئے ونتی کی۔ اس بھکت کو اس دکھیاری پر ترس آ گیا۔ سو اسے اندر لاکر پہننے کے لئے سوکھے کپڑے دیئے اور پینے کے لئے گرم گرم دودھ دیا۔ جب ورشہ تھم گئی تب وہ استری اپنے بچوں کو لیکر اسے دل سے دعا دیکر اپنے راستے چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اسکا متر جاگا اور اسے خوب دھنیواد دیکر اس سے وداع لیکر چلنے لگا۔ جیسے وہ اپنے متر کو آگے چھوڑنے گیا تو وہاں اسنے لوگوں کی بھیڑ دیکھی۔ جگیاسا وش وہ اس طرف چلا گیا۔ وہاں اسنے دیکھا کہ ایک کھومچے والا ایک ادھ ننگے بالک کو پیٹ رہا تھا اور دوسرے سب لوگ تماش بین بن کر یہ درشیہ دیکھ رہے تھے۔ اس معصوم بچہ کو پٹتے ہوئے دیکھ کر اس کا دل پسیج گیا اور اس بالک کو گودی میں اٹھاکر کھومچے والے سے پوچھا کہ تم اس معصوم بالک کو بے رحمی سے کیوں پیٹ رہے ہو؟ اس پر کھومچے والے نے اسے بتایا کہ اس بچہ نے میرے سے مٹھائی لیکر کھائی اور اب کہتا ہے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہے۔ اس بھکت نے بالک سے پوچھا کہ کیا تم نے اس سے مٹھائی لیکر کھائی ؟ اس پر بالک نے اتر دیا کہ میں دو دن سے بھوکھا ہوں، بھوک میں بے حال ہوکر مینے اس سے مٹھائی لیکر کھائی۔ پرنتو میرے پاس پیسے تو نہیں5 ہے پھر میں اسے کہاں سے دوں۔ پیسے نہیں دینے کے کارن وہ مجھے بے رحمی سے مار رہا ہے۔ اس بھولے بھکت نے اس معصوم بالک پر ترس کھاکر کھومچے والے سے اور بھی مٹھائی لیکر بالک کو کھلائی اور اس سب کے پیسے کھومچے والے کو دیکر بالک کے سر پر ہاتھ پھیرکر اپنے گھر آ گیا۔ سارا دن انتظار کرتے کرتے وہ بہت تھک گیا تھا۔ سو اسے جلدی نیند آ گئی۔ سپنے میں بھگوان نے اسے درشن دیکر کہا کہ میں تمہاری سچی پکار سن کر تیرے پاس تین بار آیا اور تم نے میری سچے دل سے سیوا کر مجھے بہت پرسنہ کیا۔ پہلے میں تمہارے بھوکھے دوست کے روپ میں آیا۔ تم نے مجھے سوادشٹ پکوان کھلاکر ترپت کیا۔ اور میں نے تمہے خوب آشیرواد دیا۔ دوسری بار میں اس بیسہارابیمار استری کے روپ میں سردی و برسات میں کانپتے ہوئے سہارے کے لئے تیرے پاس آیا۔ اس سمے تم نے میرے اوپر ترس کھاکر مجھے سہارا دیا۔ سوکھے کپڑے پہناکر و گرم دودھ پلا کر میرا دکھ دور کیا۔ اس سمے میں نے آپ کو ہاردک آبھار مانا۔ تیسری بار میں تمہارے اردھنگن بھوکھے بالک کے روپ میں آیا۔ تم نے پیار سے میری رکشا کر میرے پیٹ کی و پیار کی بھوک مٹائی۔ دین دکھیوں کی سیوا کرنے کی منوکامنا سے پرم پوجیہ سوامی جی نے پشکرراج والے آشرم میں دو کمرے خاص اسپتال کے لئے

بنوائے تھے۔ انکی یہ ابھلاشا تھی کہ دھرم ارتھ اسپتال کھول کر دین دکھیوں کی سیوا کر انکے دکھ دور کرنے چاہیئے۔ پشکر راج والے آشرم کا کاریہ قریب قریب پورن ہو چکا تھا۔ اب وہاں شری بھگوان داس میانی کا سنکلپ پورن ہو چکا تھا۔ سو پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں کہا کہ آپ کا یہ یگی تو سمپورن ہو چکا ہے۔ اسلیے ہماری یہ منوکامنا ہے کہ اجمیر میں ایک جسلوک جیسی بڑی اسپتال بنوائی جائے، جہاں دین دکھیوں کی نی:شلک سیوا ہو سکے۔ اجمیر میں بہت غریب رہتے ہے جن میں بڑے خرچے کر اپچار کروانے کا سامرتھیہ نہیں ہے۔ ان نردھن و مجبور دکھیوں کی سہلیتا کے لئے ایک اسپتال کھلوانی چاہیئے۔ تاکہ وے دکھی جیو اپچار کرواکر دل سے دعا دیویں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے اس سمبندھ میں ڈاکٹر چیتن، ڈاکٹر چمنداس و انیہ سماج سیوکوں سے بچار ومرش کیا۔ سوچ بچار کرنے کے پشچات آشا گنج میں وشال بھومی لی گئی جہاں بہت سے غریب بسے ہوئے ہے۔ اس اسپتال کے لئے بہت ادھک دھن کی آوشیکتا تھی۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو سویں بہت بڑے دانی تھے۔ سو انہوں نے اس مہان یز کے کاریہ کے شیگھرتا سے آرمبھ کرنے کے لئے بہت بڑی راشی اپنے اور سے دان کے طور پر دی تاکہ کاریہ نرودھن چل سکیں۔ اور اس سمے اتنی ہی بڑی راشی شری بھگوان داس میانی سے بھی دان کے روپ میں دلوائی۔ اتنی بڑیراشی ملنے پر اب سب کو وشواس ہو گیا کہ یہ بھاگیرتھ کاریہ اوشیہ ہی پورن ہوگا۔ اور پھر اچھا مئیت دیکھ کر اس شبھ کاریہ کا شبھارمبھ کرنے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جینے اپنے ہی پوتر کرکملوں سے نینو کا پتھر رکھا۔ اس اتسو پر بھی بھگوان داس میانی ایوں شہر کے انیہ گنمانیہ ویکتی اپستھت تھے۔ اس سمے پرم پوجیہ سوامی جی نے شری بھگوان داس میانی سے کاریہ سمپورن کروانے کا سنکلپ کروایا۔ شری میانی کو کہا کہ اب تک جو سیوا آپ آشرم کی کرتے رہے ہے اسکے لئے ہم آپ کو بہت بہت دھنیواد دیتے ہے۔ اب وہ سیوا آشرم کے ستھان پر اس اسپتال کی کرتے رہے اور اس اسپتال کا نام 'میانی ہاسپیٹل' رہیگا۔ اسکے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی کے آگیانسار شری بھگوان داس میانی اس اسپتال کا نرمان کرواتے رہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی دونوںہاتھوں سے ساماجک کاریو میں دان دیتے رہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی اس راجہ کے سمان مہان دانی تھے جس نے اپنے چار دروازے بنوائے تھے۔ وہ صبح کو ایک دروازے سے دان دیتے تھے۔ تو دوپہر دوسرے دروازے سے دان دیتے تھے۔ شام کو پھر تیسرے دروازے سے دان دیتے تھے۔ اور راتری کو سوتے سمے چوتھے دروازے سے دان دیتے تھے۔ ایک دن یہ یاچکنے راجہ سے کہا کہ مہاراج کل میں نے آپ سے چاروں دروازوں سے دان لیا پرنتو آپنے مجھے پہچانا نہیں | اس پر راجہ نے بڑی ونمرتا سے کہا کہ بھائی! دینے والا بھی وحی ہے اور لینے والا بھی وحی ہے پھر ہمیں دیکھنے کا کیا ادھیکار ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے شکشا کے شیتر میں خوب دان دیا۔ انکی یہ مانیتا تھی کہ ودیا انسان کو نیک بناتی ہے۔ ودیا گرہن کرنے سے انسان وویکوان بنتا ہے۔ اور پاپ سے دور رہتا ہے۔ ودیا انسان کا گیان بڑھاتی ہے اور گیان بڑھنے سے اسکا مان شان بڑھتا ہے۔ ودیا کے سمبندھ میں پرم پوجیہ سوامی جی یہ بھجن کہتے تھے۔ شبد (سرتلنگ) چاہ کرے توں المو پر اڑ جگ میں پنجوں شان ودھائی۔ ۱۔ المو انسان کھے نیک بنائے پاپ چھڈائے دھرم بدھائے وویکوان بنائی پریتم ۲۔ المو انسان جو گیان بدھائے مان بدھائے شان بدھائے سچی دے ساجائی پریتم .3المو انسان جو انبھو کھولے وچن ادولی مکھساں بولے شانتی پد میں سمائی پریتم۔ ٤--- مادھو الم سا بنے انسان نیکو نشان پریم پردھان الم تے املو کمائی پریتم۔ ارتھ: سوامی جی اس بھجن میں کہتے ہے کہ تم من لگاکر ودیا گرہن کرو۔ کیونکہ اس سے تمہارا جگ میں شان بڑھیگا۔ ودیا انسان کو نیک بناتی ہے۔ پاپ چھڑاکر دھرم بڑھاتی ہے تتھا وہ اسے وویکوان بناتی ہے۔ ودیا انسان کا

گیان بڑھاتی ہے اور گیان سے مان و شان بڑھتا ہے اور ودیا انسان کو سچی نیک راہ بناتی ہے۔ ودیا سے ویکتی کا انجھو کھلتا ہے۔ اور جو کچھ بولتا ہے وہ پہلے اسے تولتا ہے۔ اور وہ شانتی پد کو پراپت کرتا ہے۔ سوامی جی کہتے ہے کہ ودیا سے منشیہ نیک بنتا ہے و اسکے ہردے میں سب کے ترلیے پریم پنپتا ہے، جب وہ اس ودیا پر عمل کرتا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی وشیش کر استری شکشا پر ادھک بل دیتے تھے۔ انکا بچار تھا کہ اتھان کے لئے اچ شکشا پرم آوشیک ہے۔ کیونکہ جہاں استری کا سمان کیا جاتا ہے وہاں دیوتا نواس کرتے ہے۔ استری کو وہ مان سمان کیول ودیا کے دوارہ ہی متر سکتا ہے۔ اسلیے پرم پوجیہ سوامی جی استری شکشا پر بہت بل دیتے ہیں۔ وے کہتے تھے کہ استری دیپک کے سمان ہے۔ جو سارے قل کو روشن کر سکتی ہے۔ وہ مریادہ کی پتلی ہے اور استری دوارہ ہی سماج میں سدھار آ سکتا ہے۔ جو بھی سنسار میں مہان ویکتی ہوئے ہے انکی مہانتا کے پیچھے استری کی ہی پریرنا رہی ہے۔ چھترپتی شواجی کی مہانتا کے پیچھے انکی ماتاجی جیجا بائی کی پریرنا تھی۔ انکی ماتاجی کی گود بالک کے لئے پہلا اور سب سے مہتوپورن ودیالیہ ہے۔ جو سنسکار بالک ماتا دوارہ پراپت کرتا ہے وے اس میں جیون بھر رہتے ہے۔ شکشت ماتا ہی اچ سنسکاروں دوارہ مریادہ والے وویکی انسان بنا سکتی ہے جو سماج ایوں دیش کا نام روشن کرینگے۔ اسلیے پرم پوجیہ سوامی جی نے سورگیہ جھمٹل ٹلوانی جی کو کنیاؤں کے لئے کالج کھولنے کے لئے کہا۔ تتھا اس کاریہ میں پرم پوجیہ سوامی جی نے پورن سہوگ دیا۔ انکے پریرنا سے ہی یہ کالج کھل سکا۔ پرم پوجیہ سوامی جی ہر ورش سات جولائی کو اس کالج میں پدھار کر اپنے پوتر کر کملوں سے کنیاؤں میں پستکیں وستر آدی بانٹتے تھے۔ اس کالج کی کنیاؤں کی ورش میں ایک بار این۔ کیمپ لگتی ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی وہ کیمپ سدا اپنے پشکر راج والے آشرم میں لگواتے تھے۔ جہاںپرتدن سویں پدھار کر کنّنیاؤں کو پھلن ایوں مٹھائیاں دیتےتھے۔ انکی سودھا اور سرکشا کے لئے پورن ووستھا کرتے تھے۔ جب پرتھم بار یہ کیمپ پشکر والے آشرم میں لگوائی تھی تب پرم پوجیہ سوامی جی نے کنیاؤں کی سرکشا ہیتو پوری باؤنڑی وال تین تین فٹ اونچی کر سمپورن آشرم کو مضبوط قلعے کا روپ دے دیا۔ جس سے کبھی باہر والے ویکتی کی نگاہ اندر کنّنیاؤں پر نہیں پڑ سکیں۔ اس مہان کاریہ کے لئے آشیرواد لینے کے لئے سورگیہ شری جھمٹل جی ٹلوانی ایوں دادی سندری کیولرامانی سمے سمے پر انکی شرن میں آتے رہتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی انہیں خوب سمان دیتے تھے۔ ودوانوں کا خوب قدر کرتے تھے تتھا انہیں یوگیہ سمان دیتے تھے۔ جب بھی وے پرم پوجیہ سوامی جی کا اپنے کالج میں آنے کا نمنترن دیتے تھے تو وے سہرش کالج میں جاکر کنیاؤں کو شکشادایک پروچن دیتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی انہیں کہتے تھے کہ سلکشنی پتری دونوں قل تار دیتی ہے ایک مائکے کا دوسرا سسرال کا قل۔ گن ونتی کنیا سنیہہ سیوا و تیاگ دوارہ گھر کو سورگ بنا سکتی ہے۔ استری پرکرتی کا روپ ہے۔ جیسے پرکرتی سدا سب کچھ دیتی رہتی ہے اسی طرح استری بھی سدا دیتی رہتی ہے۔ اسی کارن اسکا آدر سے پرات: کال سمرن کیا جاتا ہے۔ اہلیہ دروپدیؔ، سیتا، تارہ، مندودری تتھا۔ پنچ کنیا سمرے نتیں، مہا پاتک ناشنں۔ اہلیہ، دروپدیؔ، سیتا، تارہ و مندودری نے ایسا تو تیاگ ایوں تپسیا کی جو پرات: کال کے سمے کیول انکا سمرن کرنے سے پاپ نعش ہو جاتے ہیں۔ استری شکتی کا روپ ہے۔ وہ ابلہ نہیں کنتو سبلا ہے۔ اس لئے آپ اپنی شکتی کو پہچان کر سب کچھ پراپت کر سکتی ہیں۔ اس پرکار پرم پوجیہ سوامی جی سدا انہیں آگے بڑھنے کے لئے پریرنا دیتے رہتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کو چھوٹے بالکوں سے بھی بڑا لگاو تھا۔ پرم پوجیہ سوامی جی بالکوں کو پیار کرنے و انکا مارگدرشن دینے کے لئے بالکوں کی باری میں جایا کرتے تھے۔ ورش میں ایک بار بالکوں کی باری کے سمست بالکوں کو آردش نگر والے آشرم میں

بلوا کر انہیں خوب پیار کرتے تھے اس دن آشرم میں بڑی چہل پہل مچ جاتی تھی بالکوں کو سوادشٹ بھوجن کھلواکر خوب پرسنہ ہوتے تھے۔ بالکوں کو پھل، مٹھائیاں و پرساد دیکر پکھر پہناکر آشیرواد دیتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ بالک دیش کے ستمب ہے۔ جیسے سنسکار انکے بچپن میں پڑیگے بڑے ہوکر وے اسی پرکار سے انسان بنیگے۔ اسلیے بالکوں کی باری جیسی سنستھاؤں کا یہ کرتویہ ہے کہ ان نازک کلیوں کو برائی سے بچاکر اچھے سنسکار ڈالیں۔ کھیل کود و شریرک ویایام وکاس کروانا چاہیئے جس سے وے مضبوط انسان بن کر شکتی شالی سماج کی نینو ڈال سکیں بالکوں کو خوش کرنے کے لئے انہیں منورنجن ایوں شکشا پرد کہانیاں بتانی چاہیئے۔ تتھا بالکوں کی باری پتر کا پھلواڑی پڑھنے کے لئے اتساہت کرنا چاہیئے جس سے اچھا ساہتیہ پڑھکر وے اچھے گن پراپت کر سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی بالکوں کی باری میں بالکوں کے بیچ میں بیٹھ کر انہیں یہ شکشا دیتے تھے کہ ماتاپتا اور گرو کی خوب سیوا کر انکا سمان کریں۔ بالکوں کے لئے ماتاپتا ہی بھگوان کے سمان ہے۔ انکی سیوا کر اپنا جیون سپھل بنا سکتے ہے۔ ماتاپتا کے آشیرواد سے سب کچھ پراپت کر سکتے ہے۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے بالکوں کو ایک بار یہ درشٹانت دیا۔ درشٹانت:۔ دکشن بھارت کے ایک گاؤں میں وٹّل نام کا ایک بالک رہتا تھا۔ اسکے ماتاپتا وردھ ایوں اپاہج تھے۔ وہ اپنے ماتاپتا کی سنیہہ ایوں لگن سے آٹھو پہر سیوا کرتا تھا۔ پرات:کال اٹھ کر انہیں سنان کرواکر اپنے کومل ہاتھوں سے بھوجن تیار کرتا تھا۔ بھوجن تیار ہونے کے پشچات اپنے ماتاپتا کو اپنے ہاتھوں سے بھگوان سمجھ کر بھوجن کرواتا تھا۔ اسکے پشچات سارا دن مزدوری پھر آکر انکی سیوا میں لگ جاتا تھا۔ راتری کا بھوجن کروانے کے بعد انکے پاؤں دباکر دودھ پلا کر انکو سلاکر پھر سویں وشرام کرتا تھا۔ اس پرکار آٹھوں پہر ماتاپتا کی سیوا کرتے ہوئے بیچارے وٹھل کو یہ بھی پتہ نہیں چلتا تھا کہ کب دن ہوا اور کب رات ہوئی ۔ بھگوان اس بالک کی سیوا سے بہت پرسنہ ہوئے سو اسکی پریکشا لینے کے لئے ایک دن اسکی جھوپڑی کے باہر آکر کھڑے ہو گئے اور وٹھل کو باہر آنے کے لئے بلایا۔ پرنتو وٹھل نے اس سے کہا کہ میں اس سمے اپنے ماتاپتا کی سیوا کر رہا ہوں،۔ اسلرلیے باہر نہیں آ سکتا۔ اس پر بھگوان نے کہا کہ میں بھگوان ہوں، اور تیرے سے ملنے آیا ہوں،۔ یدی تم باہر نہیں آ سکتے تو میں اندر آ جاؤ؟ وٹلن نے نمرتا سے اتر دیا کہ بھگوان آپ مجھے شما کرے جو میں آپ کو اندر بھی نہیں بلا سکتا جو آپکے اندر آنے سے میرے ماتاپتا کی سیوا کرنے میں ودھن پڑے گا۔ اسلیے آپ کو باہر ہی بیٹھ کر پرتیکشا کرنی ہوگی۔ یہ کہ کر ایک لینٹ چپ چاپ بھگوان کو بیٹھنے کے لئے دی، کیونکہ اسکی جھوپڑی میں بیٹھنے کے لئے اور کوئی چیز تھی ہی نہیں۰ | بھگوان اس بھکت کی شردھا سے دی ہوئی لینٹ پر بیٹھ کر اسکی پرتیکشا کرنے لگا۔ وٹھل نے اپنے ماتاپتا کی سمپورن سیوا کرنے کے پشچات بھگوان کی سیوا میں اپستھت ہوکر ان سے باہر بیٹھ کر پرتیکشا کرنے کی شما یاچنا کر انکی چرن وندنا کی۔ بھگوان نے وٹھلن کے سر پر ہاتھ پھیر کر آشیرواد دیکر پرسنہ ہوکر کہا کہ وٹھل! اپنے ماتاپتا کی اس اچ کوٹی کی بھکتی ایوں سیوا پر ہم بہت پرسنہ ہوئے ہے۔ اور تمہیں یہ وردان دیتا ہوں، کہ ماتاپتا کی اس انمول سیوا کے کارن تم سدا امر ہو جاو گے۔ یہ کہ کر بھگوان تو انتر دھیان ہو گئے کنتو جہاں بھگوان جس لینٹ پر بیٹھیں تھے وہاں بھگوان کی پتھر کی بیٹھی ہوئی مورتی بن گئی جس کو آج بھی وٹھلن بھگوان کے نام سے پوجا جاتا ہے۔ وٹھلن بھگوان کی کہانی بتاکر سوامی جی نے بالکوں کو کہا کہ آپ بھی ماتاپتا کی سیوا و آدر کر شرون کمار کی بھانتی اپنے آپ کو امر بنا سکتے ہیں۔ ماتاپتا کے سمان جیون میں گرو کا بھی بڑا مہتو ہے۔ گرو میں شردھا رکھ کر ہم اس سے سچا جان پراپت کر سکتے ہیں۔ گرو کتنا بھی گیانی و یوگیہ کیوں نہ ہو پرنتو

یدی ہمارے من میں انکے لئے شردھا و آدر نہیں ہوگا تو ہم ان سے کچھ بھی نہیں سیکھ سکتے۔ ایکلویہ نے اپنی شردھا و بھکتی کے بل پر گرو کی مورتی بناکر گرو سے دور رہتے ہوئے بھی وہ کچھ پراپت کیا جو کورو اور پانڈو اسکے سامنے رہتے ہوئے بھی پراپت نہیں کر سکے۔ اسی لیے گرو کے لئے سدا آدر کی بھاونا رکھنی چاہیئے۔ اس سے ہی سب کچھ پراپت ہوگا۔ ایک کہاوت ہے کہ باادب با نصیب، بےادب بے نصیب۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ بالکوں کی باری جیسی سنستھائیں کھول کر بالکوں کے چرتر کا نرمان کرنا چاہیئے۔ بالکوں میں سنسکار ڈالنا ہے جڑ کو پانی دینا۔ بڑے ہونے پر سنسکار بڑی کٹھنائی سے پڑتے ہیں۔ اس سمے سنسکار ڈالنا ہے پتوں کو پانی دینے کے برابر۔ اس لئے پرم پوجیہ سوامی جی بالکوں کی باری کے بالکوں کے بیچ میں جاکر انہیں سندر شکشائے دیتے رہتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی بالکوں کی باری کے؟ سنچالکوں کو کہتے تھے کہ جب کبھی بالکوں کی باری کی پکنک رکھو وہ ہمارے ہی آشرم میں رکھو۔ وے انہیں کہتے تھے کہ بھوجن کے اترکت پرم پوجیہ سوامی جی بالکوں کو پھل، مٹھائیاں ایوں انیہ کھانے کی چیزیں کھلاکر خوب پرسنہ ہوتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی بالکوں کو بھگوان کا روپ مان کر انہیں خوب پیار کرتے تھے۔ انہیں کہتے ہی تھے 'بال بھگوان' پرم پوجیہ سوامی جی سدا اپنے پریمیوں کو پھلنے پھولنے کا آشیرواد دیتے رہتے تھے۔ انکی آشیرواد ایوں کرپا سے اب انکے پریمی روٹی روزی کی چنتا سے مکت ہوکر اپنے آواس بنانے لگے تھے۔ اچھے مکان بناکر رہنے کی درشٹی سے وے شہر سے دور کالونیاں بناکر رہنے لگے۔ اسی پرکار نہرو ہاؤسنگ سوسائٹی بنی۔ سوسائٹی والوں نے اجینگر میں پہاڑی پر شاہی زمین لیکر وہاں پر پلاٹ کاٹ کر اپنے سدسیوں کو بانٹ دیئے۔ یہ پلاٹ شہر سے ادھک دور ہونے کے کارن سوسائٹی کے میمبر وہاں مکان بناکر رہنے کی ہمت نہیں کر پا رہے تھے۔ آخر کچھ ساہسی سدسیوں نے وہاں مکان بناکر رہنا آرمبھ کیا کنتو نگر میں پانی کی تنگی ہونے کے کارن جلدائے وبھاگ نے پانی کے کنیکشن نہیں دیئے۔ ان پریمیوں کو بنا پانی کے وہاں رہنے میں کٹھنائی ہونے لگی۔ بنا پانی کے ایک دن بھی گوجر کرنا سمبھو نہیں تھا۔ اس سمسیا کا سمادھان کرنے کے لئے وپریمی پرم پوجیہ سوامی جی کی شرن میں آئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں سجھاؤ دیا کہ کالونی میں بڑا کواں کھدواؤں اور اس پر موٹر لگواکر بھاگیرتھ گھر گھر میں گنگا پہنچاؤ۔ سبھی پریمیوں کو یہ پرستاؤ بہت اچھا لگا۔ پرم پوجیہ سوامی جی سے آشیرواد لیکر شبھ مہرت میں کنئیں کی کھدائی آرمبھ کر دی۔ تھوڑے ہی دنوں میں کواں کھدکر تیار ہو گیا۔ ستگرو مہاراج کی کرپا سے جلدی ہی پانی کی اچھی سیر نکل گئی۔ اجے نگر ہاؤسنگ سوسائٹی کے سبھی پریمی دوڑتے ہوئے یہ شبھ سماچار بتانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی کی شرن میں آئے۔ اور انہیں ونمر نویدن کیا کہ اچھا مہرت دیکھ کر وہاں پدھار کر کنئیں میں اپنے شبھ کر کملوں سے چھینٹا لگاکر آشیرواد دیں تاکہ اس میں سے میٹھا جل نکلے جس سے امرت کو پیکر کالونی والے سکھ سے وہانرہ سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں آشواسن دیتے ہوئے کہا کہ ہم آپکی ونتی سویکار کرتے ہے اور وہاں آکر ستگرو مہاراج جی کو ونتی کرینگے کہ وے آپکی من کی مراد پورن کریں۔ ستگرو مہاراج جی ردھی سدھی کے مالک ہے۔ انہوں نے ٹنڈے آدم میں امرا پر دربار پر سوکھے ہوئے کنئے میں چھینٹاں لگاکر اسے پانی سے لبالب بھر دیا تھا۔ انکے دوار پر کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ وے دیا کے ساگر ہے سو ہماری ونمرتا اوشیہ سویکار کرینگے۔ آخر وہ شبھ دن آ ہی گیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی اجے نگر کے پریمیوں کے سسنیہ نمنترن پر کنئیں کا ادگھاٹن کرنے ہیتو اجے نگر پدھار گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے نگر پدھارنے کا سماچار سن کر نگر کے کونے کونے سے پریمی وہاں پہنچ گئے اور وہاں پر خوب میلہ لگ گیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی ودھی ودھان سے پوجا کر ورون دیوتا دولہ

دریاشاہ کو منانے لگے۔ سچنی جو دولہ دریاشاہ آہے راونترائی، ظاہر پری زمین تے، سو مالک بیپرواہ، دریا شاہ جے در جا آہنی، چارو ورن پجاری، دیوی دیوتا کنی تھا شیوہ، شردھا ساں سدھواری، دنیاں جے سبھی دیشنی جا تھا پوجنی نرئیئیں ناری، بارے جوتیوں گل فل چاڑھین، چت میں دھارے چاہو، سو ہجارے اچی سوالی، سبھ جا کارج کرے، پلو پریم ساں پائین جی کے، تنی جی جھول بھرے۔ آش وندنی جی آش پجائے، دکھڑا درد ہرے۔ بندنڈنی جا تھو بیڑا پجائے، ہینی جا ہم راج! ارتھ:۔ اسچجن میں ورون دیوتا کی ستتی کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ دریاہشاہ مہان ہے شہنشاہ سروشکتوان ہے وے اس پرتھوی پر پرکٹ ہوکر سب کا کلیان کر رہے ہے وے سرو شکتمان ایوں سرویسروا ہے۔ دریاشاہ کے دوار کے چاروں ورن پجاری ہے۔ دریاشاہی کی سیوا دیوی دیوتا بھی بڑی شردھا سے کرتے ہے۔ سنسار کے سمست نر ناری انکی شردھا سے پوجا کرتے ہے۔ سبھی پجاری شردھا سے ان پر جیوتی جلاتے ہے اور پھل پھول چڑھاتے ہے۔ انکے دوار پر سیکڑوں ہزاروں سوالی آکر منوتی مانگتے ہے اور دریاشاہ سب کی من کی مرادیں پورن کر کارج سنوارتے ہے۔ جو اس دوار پر پریم و شردھا سے پلو پاتا ہے۔ اسکی جھولیا بھر دیتے ہے۔ جو بھی یہا کوئی آس لیکر آتا ہے وہ پورن کرتے ہے اور انکے سب درد دور کر دیتے ہے۔ یہ دریاشاہ ڈوبتی ناؤ کو تیراتے ہے کیوں کہ یہ ہے ہی دین دکھیوں کے سہایک۔ جھولے لعل صاحب کا پلو ڈالنے کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی نے ستگرو مہاراج جی کی آرتی کی اور انکی جے جے کار کرنے کے پشچات انکا دھیان دھر کر کنئیں میں چھیٹاں ڈالا ستگرو مہاراج کی مہر میا سے اس کنویں کا پانی امرت جیسا میٹھا بن گیا۔ جسکو پیکر پریمیوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کی جے جے کار منائی۔ جس سمے پوجا چل رہی تھی اس سمے پریمیوں کے بیچ میں پوجا ستھل پر ایک کتا آکر کھڑا ہو گیا۔ سب پریمی اسے دھدھکار کر دور بھگانے لگے۔ پرنتو کتا وہاں سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لیوے۔ کچھ پریمی کتے کو بھگانے کے لئے پتھر سے مارنے لگے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی نے انہیں سمجھا کر کہا کہ کتا بھلے کھڑا رہے اسے دھدھکارو مت اس میں بھی جیو آتما ہے اور پرماتما کا وحی پرکاش ہے۔ یہ کہ کر پریمیوں کو ایک درشٹانت بتایا۔ درشٹانت:۔ بھکت نامدیو پرماتما کا پرم بھکت تھا۔ اسکی پریما بھکتی پر پرسنہ ہوکر پرماتما نے اسے باون بار درشن دیا تھا۔ وہ بھوجن کرنے سے پورو بھگوان پر بھوگ لگاتے تھے۔ یہ اسکا پکا نعم تھا۔ ایک دن اسکی پتوترتا پتنی نے نعم انوسار بھگوان کے لئے بھوجن تیار کیا پرنتو گھر پر گھی نہ ہونے کے کارن بھکت نامدیو کے بازار سے گھی لانے کے لئے بھیجا۔ بھکت نامدیو تیار ہوکر بازار سے گھی لینے گیا۔ بھکت نامدیو جیسے بازار سے گھی لیکر آ رہا تھا تو اسنے دیکھا کہ اسکے گھر سے ایک کتا بھگوان کے لیا تیار کی گئی روٹی منھ میں دباکر باہر آ رہا ہے۔ بھکت نامدیو کتے کے پیچھے دوڑنے لگا اور دوڑتے دوڑتے کتے کو کہنے لگا کہ ہے بھگوان! روکھی روٹی مت کھاؤ۔ مجھے گھی تو لگانے دو، پھر بھلی پریم سے اوویگ لگاؤ۔ یہ گھی میں اپنے لئے ہی لایہ ہوں،۔ آگے کتا اور پیچھے بھکت نامدیو دوڑتا رہا۔ دوڑتے دوڑتے ٹھوکر کھاکر بھکت نامدیو گر پڑا۔ بھکتکے گرتے ہی کتا کھڑا ہو گیا اور پرماتما کا روپ دھارن کر بھکت نامدیو کو اپنے ہاتھوں سے اٹھاکر اپنی گود میں بٹھاکر خوب پیار کر کہنے لگا کہ ہم آپکی بھکتی ایوں سچے پیار پر بہت پرسنہ ہوئے ہے۔ آپنے کتے میں بھی میرا روپ دیکھ کر سنیہہ اور شردھا سے بھوگ لگایا ہے سو آپ دھنیہ ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی یہ درشٹانت بتاکر پریمیوں کو کہنے لگے کہ سبھی جیووں میں پرماتما ہی واس کرتے ہے۔ اسلیے کسی بھی جیو کو ستانا نہیں چاہیئے۔ یتھا شکتی انکا پالن پوشن کرنا چاہیئے۔ اجے نگر کالونی کا نیو کا پتھر رکھنے کے لئے شری تارہ سنگھ منسکھانی ایوں شری ٹی بھگت میجسٹریٹ صاحب، جن کے پریرنا ایوں پریاس سے یہ نہرو ہاؤس سگ سوسائٹی بنی تھی۔ انہوں نے پرم پوجیہ سوامی

کو نمنترن دیکر بلوایا تھا کیونکہ ان سب کی پرم پوجیہ سوامی جی میں اٹوٹ شردھا تھا۔ جس کالونی کی نیو ہی انہوں نے اپنے شبھ کر کملوں سے جھولی تھی سو انکی یہ ابھلاشا تھی کہ یہ کالونی بسے و پھلے پھولے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ جس ستھان کو بسانا ہو وہاں پرماتما کا مندر بنوا دو۔ وہاں پرماتما کی مورتی ستھاپت کر اسے بارمبار ونتی کرنی چاہیئے کہ ہے پرم پتا پرمیشور تم جنگل میں منگل کرو۔ پرم پتا پرمیشور کی کرپا سے وہ ستھان شیگھر ہی شاد اور آباد ہو جائیگا۔ یہ بچار کر پرم پوجیہ سوامی جی نے اپنے پرم بھکت سورگیہ شری جیوترام کرپالانی کو اس ستھان پر مندر بنوانے کی پریرنا دی۔ شری جیوترام جی شو جی کے پرم بھکت تھے۔ سو انہوں نے وہاں بھولیشور مہادیو بھگوان شو کا وشال شوالیہ بنوانے کا سنکلپ کیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے آشیرواد سے وہاں اتی سندر ایوں وشال شوالیہ بن گیا۔ یہاں پر بھولیشور مہادیو بھگوان شو کی ایسی توآکرشن ایوں جیوتی والی مورتی ہے جو ایسا ترگتا ہے کہ ساکشات بھگوان شو پرکٹ ہوکر اپنے شردھالو بھکتوں کو درشن دے رہے ہے۔ اس مندر کو درشن کے یوگیہ ایوں آکرشک بنانے کے لئے تتھا جگیاسوؤں کے گیان ہیتو، مندر کے باہر سناتم دھرم کے سبھی دیوی دیوتاؤں تتھا مہان سنتوں کی سندر مورتیا بنوائی گئی ہے۔ اسکے اترکت یہاں پر مہامنڈلیشور ستگرو سوامی ٹیؤنرام جی مہاراج ایوں انیہ پریم پرکاشی سنتوں کی سنگ مرمر کی مورتیا بنوائی گئی ہے۔ اسکے ساتھ یہاں ماتا درگا دیوی کا مندر بھی بنوایا گیا ہے جہاں نو درگا کی ستھاپنا کی گئی ہے۔ یہ مندر ماتا کے شردھالو بھکتوں کے لئے شردھا ایوں بھکتی کاآکرشن کیندر ہے۔ اس مندر کی چاروں اور شاہی زمین ہے جس میں باگ باغیچے ایوں پھلواڑی لگاکر اسے اتی سندر ایوں رمنیک بنایا گیا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی اس بھولیشور مندر پر بڑے سنیہہ ایوں شردھا سے آتے رہتے تھے جب کبھی سورگیہ شری جیوترام جی اجمیر آتے تھے تو بڑے سنیہہ ایوں شردھا سے پرم پوجیہ سوامی جی کو اس مندر میں آنے کاآگرہ کرتے تھے۔ شری جیون رام جی پرم پوجیہ سوامی جی کے پرم شردھالو بھکت تھے۔ سو وہاں پدھارنے پر وے انکی بڑے سنیہہ ایوں شردھا سے سیوا کرتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا بھی اس مندر کے ساتھ وشیش لگاو تھا، اسی لیے پرم پوجیہ سوامی جی کے جو بھی پی رمی باہر سے آتے تھے وے انکو بھولیشور مندر اوشیہ بھیجتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی مہاشوراتری کے شبھ پرو پر سمپورن دوس یہاں رہ کر ہون پوجن کرتے تھے۔ اس اوسرپر سورگیہ شری جیوترام جی پرم پوجیہ سوامی جی کو وشیش نمنترن دیکر یہاں پر آیوجت سمست کاریہ کرموں میں پدھارنے کی ونتی کرتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے پدھارنے کے پشچات ہی ہون ایوں پوجن آرمبھ کیا جاتا تھا۔ پرم پوجیہ سوامی جی اس پوتر پورو پر ودھی ودھان سے بھولیشور بھگوان شو کی پوجا کرتے تھے۔ تتھا سارا دن یہاں رہ کر ہر کاریہ کرم میں بھاگ لیتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی وہاں پر آئے ہوئے سمست پریمیوں کو اپنے شبھ کر کملوں سے پھلر ایوں پرسادد یتے تھے۔ جو پریمی انکے چرنوں میں آکر بیٹھتے تھے انکو مہاشو راتری کے مہتو کے بارے میں گیان دیتے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ بھگوان شو سبھی دیوں کے دیو مہادیو ہے۔ وے کلیان کاری بھولوں کے بھگوان ہے، اسی لیے انہیں بھولیشور مہادیو کہتے ہے۔ بھکتوں کی پکار سن کر انکا کلیان کرنے کے لئے بھگوان شو شیگھر پرکٹ ہوکر انکے کشٹ دور کرتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے تھے کہ مہاشو راتری کا بہت بڑا مہتو ہے۔ بھگوان شو کو مہینے میں بارہ ورتتی پریہ ہے۔ وے ہے دو اشٹمیاں جن میں کیول پھلہار کرنا ہے۔ دو ایکادشیاں جسمیں شکل پکش کی ایکادش نرجل کرنی ہے۔ دونوں تیرس پر ورت رکھ کر بھگوان شو کا سمرن کرنا ہے۔ دو چودس کے برت جسمیں کرشن پکش کی چودس پر نرجل برت رکھنا ہے۔ مہینے کے ہر سوموار کو بھگوان شو کا ورت رکھنا ہے، چندر درشن کے دن بھی ورترکھکر بھگوان شو کی پوجا کرنے سے بھگوان

شو اس بھکت پر پرسنن ہوکر اسے مکتی پردان کر اپنے چرنوں میں شرن دیتے ہے۔ جس جگیاسو کو اپروکت ورت رکھنے کا سامرتھیہ نہیں ہے وہ کیول مہاشو راتری کا ورت رکھ کر شردھا و سنیہہ سے بھگوان شو کی پوجا کرے و ہردے سے انکا سمرن کرے تو اس جزاسو کے سب کشٹ دور ہو نگے اور وہ مکت ہوکر بھگوان شو کے چرنوں میں واس کریگا۔ پرم پوجیہ سوامی جی پریمیاں کو اس مہان پرو پر مہاشو راتری کی کتھا بھی سنایا کرتے تھے۔ جو سبھی پربھی بڑی شردھا و سنیہہ سے سنتے تھے۔ ویتیت کلپ میں جب پرلے ہو گئی تب برہما اور وشنو کے بیچ میں دھماسان یدھ ہوا۔ برہما کہنے لگا کہ میں سرشٹی کی اتپتی کرنے ولا ہوں، ۔ میں برہما، سویمبھو، پر میشٹھی و میں ہی ودھاتا ہوں،۔ سو میں سب سے بڑا ہوں،۔ میری تینوں لوکو میں پوجا ہونی چاہیئے۔ بھگوان وشنو کہنے لگے کہ میں جگدیش ہوں، اور میں ہی تینوں لوکوں کا پلان پوشن کرتا ہوں، ۔ ساری سرشٹی میں ہی بل سے چلتی ہے۔ اسلرلیے میری ہی تینونلوکوں میں پوجا ہونی چاہیئے۔ اور میں دیووں کا دیو ہوں،۔ تم برہما تو میرے پتر ہو اور میری نابھی میں سے اتپن ہوئے ہو۔ انکا واد وواد بہت بڑھ گیا اور دونو کے بیچ میں شاکتی پریکشن کے لئے دھماسان یدھ ہوا۔ اس یدھ میں بھگوان وشنو نے پرلے کرنے والا ماہیشور بان چھوڑا۔ اور برہما نے پاشپتیتسر بان چھوڑا جسکے پرکاش میں تینوں لوک پرکاشت ہو گئے۔ دونوں ایک دوسرے کے سمکھ کھڑے رہ کر اپنے شاستروں سے پرلے مچانے لگے۔ اس سمے دیوتا بھیبھیتہوکر بھگوان بھولیناتھ شو کے شرن میں گئے۔ انہیں سمپورن ورتانت بتاکر ونتی کی کہ ہے دیووں کے دیو مہادیو! آپ ہماری رکشا کرو نہیں تو اس یدھ میں پرلے ہو جائیگی اور سمپورن پرتھوی جل کر خاک ہو جائیگی۔ بھگوان شو دیوتاؤں کی پکار سن کر اپنے دلبل کے ساتھ وہاں پدھارے جہاں برہما اور وشنو کا یدھ چل رہا تھا۔ بھوگان شو نے انہیں سمجھانے کا بہت پریاس کیا پرنتو اہنکار کے آگ کے کارن انہوں نے کوئی بھی دھیان نہیں دیا۔ تب بھگوان شو کپوتت ہوکر وشال اگنی کھمبھ کا روپ دھارن کر دونوں کے بیچ میں پرکٹ ہوئے جس سے انکے بان پیچھے ہٹ گئے | بھگوان وشنو و برہما یدھ بند کر یہ بچار کرنے لگے کہ آخر یہ اگنی کھمبھ ہے کیا؟ اور اسکا انت کہاں ہے۔ دونوں نے یہ نرنیہ کیا کہ جو اس اگنی کھمبھ کا انت لیکر آئیگا وحی بڑا مانا جائیگا۔ برہما ہنس کا روپ دھارن کر آکاش میں اڑکر اس لنگیشور کا انت لینے کے لئے گیا اور وشنو بھگوان شو کا روپ دھارن کر پاتال میں انکا انت لینے گیا۔ بھگوان وشنو پاتال سے جلدی لوٹ آئے اور کہا کہ اس لنگیشور کا انت کہاں ہے، یہ معلوم کرنے میں میں اسمرتھ ہوں،۔ پرنتو برہما آکاش سے لوٹ کر کہنے لگا کہ میں نے اس اگنی کھمبھ کا انت پراپت کر لیا ہے اور ساکشی دینے کے لئے کیتکی کا پھول اپنے ساتھ لے آیا۔ برہما کا متھیا بھاشن سن کر بھگوان شو اس اگنی کھمبھ سے پرکٹ ہوئے اور بھگوان وشنو کی سچائی پر پرسنن ہوئے اور انہیں وردان دیا کہ میرے سمان آپکی بھی تینوں لوکوں میں پوجا ہوگی۔ اور برہما کے استیہ بھاشن پر ناراض ہوکر کہا کہ تمہاری تینوں لوکوں میں پوجا نہیں ہوگی۔ پرنتو برہما کی شما یاچنا پر انہیں شما کیا اور کہا کہ ونانک مکھ کرماد میں تم گرو بنونگے و پورن حصہ پراپت کروگے۔ بھگوان شو سبھی کو کہنے لگے کہ یہ لگینشور میرا نشکل روپ ہے اور یہ میں نے آپ کو سمست انکو سہت درشن دیا ہے کہ یہ میرا ثقل روپ ہے، سگن روپ ہے، آج سے میری ان دونوں روپوں میں پوجا ہوگی۔ اور میں اس وشال اگنی کھمبھ کا سوکشم روپ دیتا ہوں،۔ اور میرا سوروپ سدا اس لنگ میں رہیگا۔ میرے اس لنگ کی پوجا میری ہی پوجا مانی جائیگی۔ میرے بھکت میرے ان دونونئرتھات سگن اور نرگن روپ میں پوجا کر سکیں گے اور دونوں پوجاؤں کا پھل سمان ہوگا اور جس ستھان پر یہ اگنی کھمبھ پرکٹ ہوا ہے اسکو لنگیشور کے نام سے پکارا جائیگا اور وہ ستھان ارونال کے نام سے پرسدھ ہوگا۔ اور جس دن یہ اگنی کھمبھ

بھگوان شو کا نراکار روپ پرکٹ ہوا ہے اسے سدا شو راتری کے نام سے پکارا جائیگا جو بھکت اس دن برت رکھ کر بھگوان شو کا پوجن کریگا و انکا سمرن کریگا وہ سبھی پاپوں سے مکت ہوکر پرم پد کو پراپت کریگا۔ اس دن سے لیکر ہر ورش مہاشو راتری کا مہان پرو، شو بھکت سنیہہ و شردھا سے مناتے ہے۔ بھگوان شو بھکتوں کی پکار پر بارہ ستھانوں پر ساکار روپ میں اوتار دھارن کر پرکٹ ہوئے ہے ان ستھانو پر جیوتی لنگو کی ستھاپنا کی گئی ہے۔ ان بارہ ستھانوں کو بھگوان شو جیوتی لنگوں کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ بارہ تیرتھ ستھان اتی پوتر ہے جن کے درشن ماتر سے سب پاپ نشٹ ہوتے ہے اور بھگوان شو کے چرنوں کا واس ملتا ہے۔ یہ بارہ جیوتلنگ ہے (۱) سوراشٹر میں سومناتھ (۲) شری شیلر میں ملکارجن (3) اجینی میں مہاکالیشور (٤) وندھیاچل اونکار میں اونکاریشور (٥) ہمالے پروت پر کیدارناتھ (٦) ڈاکنی میں بھیمشنکر (٧) کاشی میں وشوناتھ (٨) گومتی تٹ پر تریمبکیشور مہادیو (۹)آیودھیا پوری (داروک ون) میں ناگیشور (۱۰) چتابھوتی میں ویدیہ ناتھ (۱۱) سیتبندھ میں رامیشور (۱۲) دیوسروور میں گھرشمیشور پرم پوجیہ سوامی جی کا اس بھولیشور مندر سے ایسا تو لگاو تھا کہ جیوتی سما جانے کے پشچات انکے پرم بھکت سورگیہ شری جیون رام نے انکی پوتر یاد میں ایک سندر مندر بنوایا جہانئونکی سنگ مرمر کی ایک بڑی سندر مورتی کی ستھاپنا کی۔ جہاں صبح شام شردھا سے آرتی کی جاتی ہے۔ یہ مندر سورگیہ شری جیون رام نے اپنے نواس ستھان کے بالکل پاس میں بنوایا جس سے آتے جاتے وے پرم پوجیہ سوامی جی کے پوتر درشن کر من کی شانتی پا سکیں۔ اس پرکار اس پرم بھکت نے اپنے سنیہہ کا ناتا انت سمے تک اپنے ستگرو مہاراج پرم پوجیہ سوامی جی سے نبھایا۔ نہیں نمنو مانو چھدے ماٹھو تھیو، رہی سادھ سنگت ساں، ودھی ساں وکانو، پڑچی لدھائی پنھنجو پریتم پرانو، بھگونت جو بھانو سامی رکھیائی سر تے۔ ارتھ:- پرماتما کو پیار کرنے والا اپنے من سے مان تیاگ کر ونمر بن کر اسکو پیار کرتا ہے۔ وہ پرماتما کے پیاروں کا سنگ کر اپنے آپ کو پورن روپ سے سمرپت کر دیتا ہے۔ اپنے سچے پیار و لگن سے وہ پرماتما کو پراپت کر لیتا ہے۔ وہ سدا پرماتما کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ اس پرکار پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر میں رہ کر پشکر راج والے سورگ کے سمان آشرم کو سمپورن کرنے کے ساتھ ساماجک کاریو میں بھی ترگے رہے۔ اس ویستتا کے کارن انکے بھرمن کا کاریہ کرم لمبے سمے تب بالکل بند ہو گیا تھا۔ دیش ودیش سے انکے پرمی انکے شبھ درشن کے لئے انہیں بار بار ونتی کرنے لگے۔ جب بھی وے میلے پر اتھوا کسی وشیش اوسر پر درشن کے لئے آشرم میں آتے تھے تب انہیں اپنے پرانے پریمیوں کو درشن دینے کے لئے نویدن کرتے ہوئے کہے تھے کہ۔ لائی ویر ودی سجن سک سوڑہو کیو، اچی ادھ موئی تے کندے مہر کدی، تڑپھی تڑپھی تن مں+٦ ویندوں ساہو جدی سامی چوے تدی، میلو کندے کن ساں۔ ارتھ:- آپ نے آنے میں بہت دیر کی ہے، آپکے پیار نے بہت تڑپایا ہے۔ آپ کبڑس ادھمرے ہوئے لوگوں پر کرپا اشٹی کرینگے؟ کیا آپ تب آپ کا درشن دینگے جب ان تن سے تڑپ تڑپ کر پران نکل جائیں گے؟ سامی صاحب کہتے ہے کہ پھر آپ کس کے ساتھ آکر ملیں گے؟ جاکرتا کے انکے پرم بھکت پربھی شری شنکر گوپ سامتانی و انکی پوجیہ ماتا صاحب کرشنا دیوی انہیں ہر بار جاکرتاآکر اپنے شبھ چرن گھمانے کے لئے نویدن کرتے رہتے تھے۔ سو انہوں نے سوچا کہ اتنی لمبی یاترا کرنے سے پورو اپنے ہی دیش میں تھوڑی دور پر یاترا کرنی چاہیئے تاکہ پتہ لگ جائے کہ ہمارا سواستھیہ اتنی لمبی یاترا برداشت کر سکے گا یا نہیں | تو ہمیں آگیا کی کہ ہم ریل مارگ سے بڑودے پہنچ جائے۔ آگیانسار ہم بڑودے پہنچ گئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی بھی کار دوارہ اپنے کچھ پریمیوں کے ساتھ بڑودے پہنچ گئے۔ بڑودے پہنچنے پر انکی بمبئی والے بہت سے پربی انکے درشن ہیتو انہیں بمبئی پدھارنے کا نمنترن دینے ہیتو بڑودے پہنچ گئے۔ ہمیں بلاکر یہ

آگیا دی کی احمدآباد کے مندر دیکھ کر ہم شیگھر اجمیر پہنچ جائے۔ ان مندروں میں گیتا پردرشنی کو دیکھنے کے لئے وشیش آدیش دیا۔ اور کہا کہ ہمارا سواستھیہ بمبئی جانے جیسا نہیں ہے اسلیے ہم کل اجمیر پہنچ جائیں گے۔ واستو میں دوسرے دن سایں چھ: بجے اپنے وچن کے انوسار پرم پوجیہ سوامی جی اجمیر پدھار گئے۔ پرنتو اس یاترا کے کارن انکا سواستھیہ بہت خراب ہو گیا تھا۔ اسلیے انکے شردھالو بھکت ڈا۔ بلرام چودھری کو بلاکر انکے سواستھیہ کی جانچ کروائی۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں نویدن کیا کہ انہیں پورن وشرام کی آوشیک ہے۔ سچ مچ وشرام کرنے سے انکا سواستھیہ پورن روپ سے ٹھیک ہو گیا تھا۔ سو ڈاکٹر صاحب کو کہنے لگے کہ ہم اب بالکل ٹھیک ہے۔ سو کل ہم جے پور میلے پر جائیں گے۔ پرنتو ڈاکٹر صاحب نے انہیں ونمرتا پوروک ونتی کی کہ اس سمے آپ کو وشرام کی بہت آوشیکتا ہے اسلیے جے پور جانا سواستھیہ کے لئے ہانیکارک ہے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی تو مریادہ کی مورتی تھے، سو اپنا ناتا انت تک نبھایا۔ پریمیوں کے بار بار نویدن کرنے پر بھی پرم پوجیہ سوامی جی نیم انوسار سدا کی بھانتی جے پور میلے پر پدھار گئے۔ اس یاترا کا انکے سواستھیہ پر بہت برا پربھاؤ پڑا وہاں سے لوٹنے پر انکی ستھتی چنتا جنک بن گئی۔ انکی یہ گمبھیر حالت دیکھ کر پریمیوں نے انکے شردھالو بھکت ڈاکٹر چیتن کو پرامرش کے لئے بلایا۔ ڈاکٹر چیتن نے راے دی کہ پرامرش کے لئے کچھ انیہ ڈاکٹروں کو بھی بلوایا جائے۔ ان ڈاکٹروں نے جانچ کرنے کے پشچات یہ پرامرش دیا کہ پرم پوجیہ سوامی جی کو اولمب اسپتال میں بھرتی کروایا جائے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی آشرم چھوڑکر اسپتال بھرتی ہونے کے لئے راجی نہیں ہوئے۔ ڈاکٹر بلرام چودھری نے انیہ ڈاکٹروں سے پرامرش کر آشرم میں اپنی دیکھ ریکھ میں انکا اپچار آرمبھ کر دیا۔ ڈاکٹر بلرام چوندھری نے راتیں جاگ کر پرم پوجیہ سوامی کا شردھا و بھکتی سے اپچار و سیوا کی۔ اب انکے سواستھیہ میں سدھار ہونے لگا۔ انکی ایسی نازک ستھتی دیکھ کر اجمیر کے پریمیوں نے دیش ودیش کے پریمیوں کو یہ سماچار بھیجا۔ سماچار مترتے ہی انکے پریمی دوڑتے ہوئے اپنے پرماتما سوروپ ستگرو مہاراج کے درشن کے لئے اجمیر پہنچ گئے انکی یہ نازک ستھتی دیکھ کر بہت دکھی ہونے لگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی تو پرم گیانی تھے سو ایسی ستھتی میں بھی سبھی کو سانتونا دینے لگے شبد قدرت سندے کمنی میں، نا ہے مزال کہنجی، ایشور سندے امن میں، نا ہے مجال کہنجی۔ ...4ایشور بنائی آہے، قدرت پہنجے کل سا، پربھوء سندے چمن میں، نا ہے مجال کہنجی۔ ...2ہی جے ہلنی تھا ہر دم پران جیونی جے پنڈ میں روکن سندی انھنی میں نا ہے مجال کہنجی۔ . .3پربھوء رکھیو آہے پہنجے وس میں ہی جمو ایں موت جیون سندے دمنی میں نا ہے مجال کہنجی۔ ...4ہتھ میں سبھیئی ہیتیوں مادھوتانھی مالک جے خالق سندے گلنی میں نا ہے مجال کہنجی۔)ارتھ:- اس بھجن میں پرم پوجیہ سوامی جی پریمیوں کو بتاتے ہے کہ قدرت اپنا کام کر رہی ہے اس میں کسی کا بس نہیں چلتا ہے۔ ایشور رچت اس سنسار میں کسی کا بھی ہستشیپ نہیں ہے۔ ایشور نے یہ قدرت عادی شکتی سے بنائی ہے۔ اس پرماتما کے چمن میں کسی کا بھی بس نہیں چلتا ہے۔ یہ پرانی جو سبھی جیووں میں چل رہیں ہے انکو روکنے کی شکتی کسی میں بھی نہیں ہے، پرماتما نے جنم اور مرن اپنے ہی ہاتھ میں رکھا ہے اس سانس پر کیول پرماتما کا ہی ادھیکار ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کہتے ہے کہ سمپورن جیون پرماتما کے بنائے ہوئے اس سنسار میں کسی کا بس نہیں چلتا ہے۔(پرم پوجیہ سوامی جی کی ایسی نازک ستھتی دیکھ کر انکے پریمی چنتا میں پڑ گئے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی سدا مسکراتے ہوئے سبھی کو سانتونا دیتے رہے۔ پرتی دن ڈاکٹر مرہم پٹی کے سمے دیکھنے والوں کا کلیجہ ہل جاتا تھا۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی پرم یوگی تھے سو بھیشم پتامہ کے سمان تیروں کی سیجا پر سوتے ہوئے بھی یوگ ستھتی میں چاچری مدرا سادھ کر دھیان ترکٹی میں لگا کر

آتم سققت ہوکر دکھ سکھ سے اوپر نرلیپپت ہو جاتے تھے۔ اپنے پرمیوں کو چنتت دیکھ کر انہیں سمجھا کر کہتے تھے کہ شریمد بھگودگیتا میں شری کرشن بھگوان نے ارجن کو اس آتما کے امرتا کے بارے میں کہا کہ نینں چھندنتی شسترنی نینں دہتی پاوک:۔ نہ چینں کیلدینتیاپو نہ شوشیتی ماروت:۔ اچھیدیو یمداہو یم کے دویو شوشیہ ایو چ۔ نتیہ: سروگت: ستھانر چلوییں سنسنتن:۔ اس آتما کو شتسترادی نہیں کاٹ سکتے ہے اور اسکو آگ نہیں جلا سکتی ہے اسکو جل نہیں گیلا کر سکتا ہے اور وایو نہیں سکھا سکتی ہے۔ کیوں کہ یہ آتما اچھیدیہ ہے، یہ آتما اداہیہ، اکیلدیہ اور اشوشیہ ہے تتھا یہ آتما نی:سندیہ نتیہ، سرووپاپک، اچل، ستھر رہنے والا اور سناتت ہے۔ اس لئے اس شریرک کشٹ کے لئے شوق نہیں کرنا چاہیئے۔ پرماتما اپنے بھکتوں کو جب اپنے شرن میں سویکار کرتے ہے تب انکے لگلے پچھلے کرموں کا حساب چکا کر انہیں مکت کر پرم پد پردان کرتے ہے۔ یہ بات سمجھانے کے لئے پرم پوجیہ سوامی جی نے پرمیوں کو مہابھارت میں سے مہان یوگی بھیشم پتامہ کا اداہرن بتایا۔ مہابھارت کے یدھ میں جب مہان یودھا بھیشم پتامہ تیروں کی سیج پر سو رہے تھے تب اسنے بھگوان شری کرشن سے پوچھا کہ ہے مدھوسودن ۔ میرے دل میں ایک شنکا ہے، کرپیا آپ اسکا سمادھان کرنے کی کرپا کرے۔ کیوں کہ آپ انتریامی ہے آپ کو سب معلوم ہے۔ میںنے اس جنم میں برہم چریہ کا پالن کر ستیہ کی راہ پر چلکر ہر پرکار پنیہ کا کاریہ کیا ہے اور آٹھوں پہر کیول آپکے چرنوں کا دھیان کیا ہے اور کوئی بھی پاپ کرم نہیں کیا ہے۔ پھر مجھے یہ کڑی سزا کیوں ملی ہے؟ نہ کیول اس جنم میں کنتو پچھلے سات جنموں میں میں نے کوئی بھی پاپ کرم نہیں کیا ہے جو مجھے اس پرکار سزا دیکر میرے انگ انگ کو تیروں سے چھیدا گیا ہے۔ شری کرشن بھگوان نے ایسے سانتونا دیتے ہوئے، کہا کہ آپ میرے پریہ پرم بھکت ہے۔ تمہاری تپسیا ایوں پنیہ کرم کے کارن میں تمہیں اپنی شرن میں لینے کے ترلیے تمہارے سے سب کرم کاٹ کر حساب سماپت کر پرم پد پردان کر رہا ہوں،۔ ایک دن آپ شکار پر جا رہے تھے۔ مارگ میں ایک سرپنی آپ کا راستا روک کر کھڑی تھی۔ آپنے گھمنڈ میں آکر اسے راستے سے ہٹانے کے لئے آنے تیر کا نشانا بنایا۔ وہ سرپنی جکھمی ہوکر اچھل کر جاکر کانٹوں کی باڑھ پر گری جہاں اسکے انگ انگ میں کانٹے چبھ گئے۔ اسنے تڑپ تڑپ کر پران دیئے۔ آج تم ان تیروں کی سیجا پر سو کر وہ پرانا کر جا چکاکر مکت ہو رہے ہے۔ اس پرکار پرم پوجیہ سوامی جی انت سمے تک پریمیوں کو سانتونا دیتے رہے۔ سدا انکے مکھ سے صبر اور شکر کے یہ شبد نکلتے تھے کہ تیرا بھاڑا میٹھا لاگے۔ سدا اسکی رجا پر راجی رہتے تھے۔ ایسی نازک سقتی ہوتے ہوئے بھی اپنے پرانوں کو اپنے وش میں رکھا تھا۔ اپنے ستگرو مہاراج کے ورسی اتسو میں کسی پرکار کا وگھن نہیں پڑے اس لئے یوگ سادھنا کے بل سے شریر کو ستھر رکھ کر میلے کے ہر کاریہ میں بھاگ لیکر اسکی شوبھا بڑھاتے رہے اور پریمیوں کو سانتونا دیتے رہے۔ اس ورسی اتسو میں انکا پریہ پرم بھکت شری واشی دیپا اپنے پریہ متر شری ٹھاکرداس کیسوانی کو پرم پوجیہ سوامی جی سے نام دان لینے کے لئے آنے ساتھ لے آئے تھے۔ شری ٹھاکرداس پروکش میں پرم پوجیہ سوامی جی کو اپنا گرو مان چکا تھا۔ اور نعم سے نام کا سمرن کرتا تھا۔ اسنے بچپن میں اپنے نوکر کو نام کا سمرن کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ سو اسے کہا کہ مجھے بھی نام سمرن کا طریقہ بتاو۔ بیچارہ نوکر بال ہٹھ کو ٹال نہیں سکا سے ووش ہوکر اسے بہلانے کے لئے اسنے نام سمرن کی ودھی بتائی۔ شری ٹھاکرداس بالیہ اوستھا سے ہی اپنے نوکر کے سمان نام کا سمرن کرتا آیا تھا۔ جب واشی دیپا نے اسے اجمیر جانے کا کاریہ کرم بتایا تو اسنے جگیاسا وش ان سے پوچھا کہ آپ جو ہر ورش دوڑکر اپنے ستگرو مہاراج جی کا درشن کرنے جاتے ہیں کرپیا انکی مہمہ کے سمبندھ میں مجھے کچھ بتاو ۔ شری واشی دیپا نے جب شردھا سے اپنے

ستگرو مہاراج جی کی مہمہ کے سمبندھ میں اسے بتایا تب اسے یاد آیا کہ اس نوکر نے بھی ستگرو مہاراج کی ویسی ہی مہمہ بتائی تھی۔ سو اسنے اپنے متر شری واشی دیپا سے آگرہ کیا کہ بھائی! مجھے بھی اجمیر لے چلو تانکی میں ستگرو مہاراج کے پوتر چرنوں میں بیٹھ کر ودھی ودھان سے ان سے نام دان لیکر اپنا جیون سپھل بنا سکوں۔ ویسے تو میں نے پروکش میں اپنا ستگرو مان کر نام کا سمرن کیا ہے پرنتو یہ نام دان ادھورا ہے۔ شری واشی دیپا اپنے متر شری ٹھاکرداس کو پرم پوجیہ سوامی جی کے شرن میں لے آئے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی کا سواستھیہ دیکھ کر انہیں نام دان دینے کا کشٹ نہیں دینا چاہتے تھے۔ سو شری واشی دیپا نے انہیں نام دان کے لئے نویدن ہی نہیں کیا۔ بیچارہ ٹھاکرداس دکھی ہوکر کہنے لگا کہ پرم پوجیہ سوامی جی سے نام دان لینا شاید میرے بھاگیہ میں ہی نہیں ہے۔ پرنتو پرم پوجیہ سوامی جی تو اوتاری پروش تھے وے کوئی بھی کاریہ ادھورا نہیں: چھوڑنے والے تھے۔ سو جیسے شری واشی دیپا میلے کی سماپتی کے پشچات پرم پوجیہ سوامی جی سے آگیا لینے گئے تب انہوں نے شری واشی دیپا سے کہا کہ بھائی! تم جس متر کو نام دان کے لئے اپنے ساتھ لائے ہو کیا اسے بنا نام دان کے واپس لے جاو گے۔ تم اسے بلاکر لاؤ تانکی ہم اسے نام دان دیکر اسکی آشا پورن کریں۔ یہ سن کر شری واشی دیپا آشچریہ میں پڑ گئے کہ پرم پوجیہ سوامی جی تو انتریامی ہیں۔ انھے ہماری اس آس کی آخر خبر پڑ گئی۔ وے دوڑتے ہوئے اپنے متر شری ٹھاکرداس کے پاس گئے اور کہا کہ بھائی! تمہارے بھاگیہ کھلے ہے جو پرم پوجیہ سوامی جی نے سویں تمہیں نام دان کے لئے بلوایا ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی نے شری ٹھاکرداس کو ودھی ودھان کے ساتھ نام دان دیکر اپنا برد پالا۔ انت میں یہ بھارت اپنے اوپر سے اتار گئے۔ اب سکھ سے میلہ سماپت ہوا۔ سبھی پریمیوں کو پگھر پہناکر پرساد دیکر خوشی خوشی وداع کیا۔ سبھی پریمیوں کو وداع کرنے کے پشچات اب پرم پوجیہ سوامی جی نشچت ہوکر پرم سمادھی میں جانے کی تیاری کرنے لگے۔ وے تو روکے ہوئے ہی میلے کی سکھد سماپتی کے لئے تھے۔ آخر ۱۱ جون ۱۹۸٤ ثانئے کال ٤ بجے پرم پوجیہ سوامی جی یہ سنساری چولا چھوڑکر اننت سمادھی میں لین ہو گئے۔ یہ شوق سماچار دیش ودیش میں بجلی کی طرح پھیل گیا۔ یہ دکھد سماچار جب انکے پریمیوں تک پہنچا تو کئی پریمی جو ابھی گاڑی میں ہی تھے اور اپنے گھر تک بھی نہیں پہنچے تھے، وہ وہیں سے واپس لوٹ آئے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے انتم درشنوں کے ترلیے پریمی ہزاروں کی سنکھیا میں آشرم میں پہنچ گئے۔ سبھی کے مکھمنڈل پر دکھ و مایوسی چھایی ہوئی تھی۔ اپنے محبوب کے ویوگ میں سبھی آنسو بہا رہے تھے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے ویوگ میں سبھی اپنے آپ کو اناتھ سمجھنے لگے۔ سارے آشرم میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے انتم درشنوں کے ترلیے انکے پارتھک شریر کو دو دن کے لئے سجاکر آشرم میں رکھا گیا تانکی دیش ودیش کے انکے پریمی آکر اپنے پریتم کو شردھانجلی ارپن کر سکیں۔ پرم پوجیہ مہامنڈلیشور سورگیہ سوامی شانتی پرکاش جی مہاراج ایوں انیہ پریم پرکاشی سنت بھی وہاں پدھار گئے۔ پرم پوجیہ سوامی شانتی پرکاش جی مہاراج جی تو مہان زانی تھے سو انہوں نے سبھی پریمیوں کو اس مہان کشٹ کی گھڑی میں سانونا دیتے ہوئے کہا سنت مرے کیا روئیے، جو اپنے گھر جائ، روئیے ساکت باپڑا جو ہاٹو ہاٹ بکاڑ۔ ۱۳ جون ۱۹۸٤ کو پورنماسی کے دن ایک سندر ڈولی میں بٹھاکر پریمیوں نے اپنے محبوب ستگرو مہاراج جی کی شوبھا یاترا نکالی۔ ہجارو پریمی اس شوبھا یاترا میں سملرت ہوئے۔ اجمیر کے پریمیوں نے اپنے دلبر ستگرو مہاراج کے انتم سواگت کے لئے سارے نگر میں سندر سواگت دوار بنوائے انکے انتم درشن کے لئے سڑک کی دونوں اور ہزاروں ماتائیں، بہنے و پریمی صبح سے ہی قطاریں بناکر ہاتھوں میں پھولوں کی مالائیں ناریل و پگھر لیکر آکھیں بچھا کر پرتیکشا کر رہے تھے۔ سارے شہر میں ہڑتال

ہو گئی۔ سبھی پربھی دکھی ہردے سے انکے انتم درشن کے ترپے پرتیکشا کر رہے تھے۔ اس شوبھا یاترا میں پربھی بھجن کیرتن کرتے ہوئے اور پرم پوجیہ سوامی جی کی جے جے کار کرتے ہوئے سارے شہر کی پرکرما کرنے لگے۔ جہاں جہاں انکی ڈولی پہنچتی تھی وہاں پریمیو نے بڑی شردھا سے مالرائیں چاکر پکھریں پہناکر پھولوں کی خوب برکھا کی۔ سارا راستا پھولو سے چھا گیا۔ شردھالو پریمیوں نے ہجارو روپیے انکے اوپر وار وار کر پھینک دیئے۔ یہ درشیہ الروکک تھا۔ اتنا بڑا جلوس اجمیر شہر میں اس سے پہلے کبھی نہیں نکلا۔ اجمیر نگر میں پربھی پرم پوجیہ سوامی جی کا بڑا آدر کرتے تھے۔ انکے دلوں میں پرم پوجیہ سواجی جی کے لیا اگادھ شردھا تھی۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے ویوگ نے انکے ہردے کو بڑا آدھات پہنچایا تھا۔ اجمیر کی پرکرما پورن کر یہ شوبھا یاترا انکے پریم پرکاش آشرم پشکر راج میں پہنچی جہاں پشکر راج کے ہزاروں پربھی انکے انتم درشنوں کے لئے آئے ہوئے تھے۔ سبھی نے انکے اوپر شردھا سمن چاکر وید منترو کا اچارن کر انہیں انتم وداعی دی۔ پشکر راج سے ہوکر یہ شوبھا یاترا آدرش نگر والے آشرم پر پہنچی۔ سبھی پریمیوں نے یہ نرنیہ لیا کہ پرم پوجیہ سوامی جی کا انتم سنسکار انہیں کے آدرش نگر والے آشرم پر ودھی ودھان سے کیا جائے۔ اسکے لئے جلا کلیکٹر سے وشیش آگیا لی گئی۔ آشرم میں جہاں پر پرم پوجیہ سوامی جی کی پوتر سمادھی جی ہے وہاں پر ایک بھویہ پلیٹ فارم بنوایا گیا۔ جہاں پر پرم پوجیہ سوامی جی کا پارتھک شریر سمادھی اوستھا میں براج مان کیا گیا چندن کے لکڑیوں کی ویدی بنائی گئی۔ اور وید منتروں کے ساتھ اگنی پرجولت کی گئی۔ اس سمے کا درشیہ ہردے ودارک تھا۔ سبھی پربھی اپنے پریتم کو شریرک روپ سے وداع ہوتا ہوا دیکھ کر چاروں جار رونے لگے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی جے جے کار سے آسمان گونجنے لگا پرم پوجیہ مہا منڈلیشور اس مہا شوق کی گھڑی میں پریمیوں کو سانتونا دیکر سمجھانے لگے کہ پرم پوجیہ سوامی جی تو امر ہے۔ انہوں نے اپنے یوگ سادھنا سے امرتا پراپت کی ہے۔ ایسے مہان پروش جنم مرن رہت، نتیہ سناتن ایوں پراچین ہے۔ شریر نعش ہونے پر بھی یہ نعش نہیں ہوتے۔ انکا ویکتتو یوگ سادھنا ایوں تپسیا دوارہ اتنا تو وشال ایوں وسترت ہو گیا کہ وے ہر پربھی کے دل میں سما چکے ہے پھر ایسے مہان سنت پربھو کے پیارے کے لئے شوق نہیں کرنا چاہیئے۔ وے سدا ہمارے پاس تھے، ہمارے پاس ہے اور سدا ہمارے پاس رہینگے۔ ہم سب انکے آدرشوں پر چلکر انہیں سدا امر رکھینگے۔ اگری دیوتا کی پوتر لپٹے اس پربھو کے پیارے کو سدا سدا کے لئے اپنے آگوش میں سمانے کے لئے تیز ہاکر آسمان کو چھونے لگی چندن کی لکڑیوں سے سارا واتاورن سگندھت ہو گیا۔ سبھ پربھی اپنے پریتم کو انتم وداعی دینے ک لئے بیدی کے چاروں اور پرکرما کر انکے پوتر چرنوں میں ناریل چاکر بھاری من سے اپنی اپنی منزل کی اور لوٹنے لگے۔ سبھی کے جانے کے پشچات بھی انے کچھ اننیہ بھکت انکے چرنیں میں انت سمے تک بیٹھے رہے۔ اس سمے ایک دیوی گھٹنا گھٹی جس کا کتھن اس بدھی سے پرے ہے۔ اچانک سبھی لکڑیوں ایک ایک کر نیچے گرنے لگی ان لکڑیوں کے گرنے پر ایک الوکک درشیہ پرکٹ ہوا جسے دیکھ کر آنکھے پھٹی کی پھٹی رہ گئی دماغ چکرا گیا۔ اگنی دیوتا کے آگوش میں پرم پوجیہ سوامی جی کا وسمیہ میں ڈالنے والا الوکک درشن ہوا۔ انکا ہاتھ آشیرواد کے لئے اونچا اٹھا ہوا تھا۔ اور انکے مستشک پر بھگوان شو کا ترشول چمچما رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ یہ شو سوروپ اپنے پریمیوں کو آشیرواد دیکر واپس شو میں لین ہو رہا ہے۔ یہ سماچار بجلی کی بھانتی چاروں اور پھیل گیا۔ پربھی یہ الوکک درشیہ کے ترپے امڑ پڑے۔ یہ عجیب لیلا دیکھ کر سبھی وسمیہ میں پڑ گئے۔ وے پربھی بڑ بھاگی ہے جنھوں نے ستگرو مہاراج کی کرپا سے اپنے پریتم کے یہ الوکک انتم درشن کر آنند پراپت کیا۔ عجائب عینک سامی دنی ستگروء ڈٹھی تنھلے آسرے پتڑک میں جھلک تھیوں نرمل نردھک، کٹے جیؤ جنجیر سبھ۔

چوتھے روز پرم پوجیہ سوامی جی کی پوتر یاد میں سمرتی سبھا بلائی گئی۔ جس میں پرم پوجیہ مہامنلیشور سورگیہ شانتی پرکاش مہاراج جی، پریم پرکاش منڈلی کے سنتوں و دیش ودیش کے ودوانوں نے پرم پوجیہ سوامی جی کے مہان تیاگ، گھور تپسیا و انکے اچ آدرشوں کی پرشنسا کرتے ہوئے شردھا سمن ارپت کیے۔ پرم پوجیہ سورگیہ سوامی شانتی پرکاش جی نے سبھی پریمیوں سے کہا کہ پرم پوجیہ سوامی جی کے آدرشوں کا انوسرن کر ہم اس پرمارتھ کی راہ پر چلکر پرم آنند پراپت کر سکتے ہے۔ یہی ہماری سچی شردھانجلی ہوگی۔ پرم پوجیہ سوامی جی ہمارے ہردے میں پریم جیوتی جگا کر گئے ہے۔ یہ جیوتی سدا پرکاشت رہیگی اور انکی پوتر یاد سدا قائم رہیگی۔ وے پربھو کے پیارے مہان سنت سدا امر اجر ہیں۔ تیرویں دن ویدک ودھی سے ہون کروایا گیا۔ سمست پاٹھ رکھوایے گئے پوتر گن:رتھو کے پاٹھوں کے بھوگ صاحب ڈال گئے برہم بھوج کر سبھی برہمانوں کو دل کھول کر دان دیا گیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کی پوتر سمرتی میں ان دان وستر دان ایوں موکشا دان دیکر سبھ کو ترپت کیا گیا۔ سبھی پریمیوں کے لئے انڈارا کیا گیا۔ پرم پوجیہ سوامی جی کا پوتر نام امر اور اجر کرنے کے لئے انکے شردھالو ٹرسٹیوں نے پریم پرکاش آشرم آدرش نگر اجمیر میں اس ستھان پر جہاں پرم پوجیہ سوامی جی کا انتم سنسکار کیا گیا تھا، وہاں سنگ مرمر کی اتی سندر پوتر سمادھی بنوائی ہے۔ شردھالو پریمیوں کے لئے یہ پوتر سمادھی تیرتھ ستھلی بن گئی ہے۔ جو سوالی یہاں عقیدت کے ساتھ آتا ہے وہ کبھی خالی نہیں جاتا۔ پرم پوجیہ سوامی جی سبھی کی جھولیاں بھر کر انکے من کی مرادیں پورن کرتے ہے۔ سبھی پریمی یہاں سنیہہ ایوں شردھا سے عقیدت کے پھول چڑھا کر انکے چرنوں میں شیش جھکا کر، انکی رحمت کے لئے ونتی کرتے ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے شبھ جنم دن پر اس پوتر سمادھی پر شاندار میلہ لگتا ہے۔ اس دن سندھیا کی بیلا میں بیشمار موم بتیاں جلا کر روشنی کی جاتی ہے۔ سمادھی کو رنگین سندر پھول سے سیجا کے سمان سجایا جاتا ہے۔ بینڈ، باجے و شہنائی والے خوب دھوم مچاتے ہے۔ دیش ودیش سے آئے ہوئے پریمی ستگرو مہاراج کی ستتی کر انکی مہمہ کے بھجن گاتے ہے۔ اس سمے کے الوکک درشیہ کا بیان کرنے سے باہر ہے۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے جیوتی جیوت سامنے کے پشچات پیاسے پریمیوں کی آکھیں اپنے ستگرو مہاراج کے درشنوں کے لئے ترس گئی۔ اس پیاس کو بجھانے کے لئے انکے شردھالو ٹرسٹیوں نے آشرم میں ایک مندر بنواکر اس میں پرم پوجیہ کی ایک وشال، سندر سنگ مرمر کی مورتی ستھاپت کروائی۔ یہ مورتی سندر، آکرشک ایوں جیوتمیہ ہے جسکے درشن کرنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہے و ہردے میں چیتنتا اتپن ہو جاتی ہے۔ اس مندر میں پرم پوجیہ سوامی جی کے سمان ہی انکے شردھالو ٹرسٹیوں نے انکے جیون درشن کی چوبیس بڑی سندر مورتیاں بھی لگوائی ہے۔ نہ کیول اتنا پرنتو تیرتھراج پشکر والے آشرم میں بھی مندر بنواکر اس میں پرم پوجیہ سوامی جی کی ایک سنگ مرمر کی وشال ایوں سندر کھڑی مورتی ستھاپت کروائی ہے۔ اس کے ساتھ یہاں پر بھی پرم پوجیہ سوامی کے جیون درشن کی چوبیس موتیاں لگواکر انکے نیچے انکا سنکشپت جیون درشن لکھوایا گیا ہے تاکہ درشنارتھیوں کو اس مہان تپسوی کے جیون ایوں انکے دوارہ کیے گئے مہان کاریو کا پرچیہ متر سکیں۔ پرم پوجیہ سوامی جی کے جیوتی جیوت سمانے کے پشچات سوامی مرلی دھر مہاراج نے اپنا دھر بار ایوں کاروبار تیاگ کر آشرم میں رہ کر آشرم کا خوب وکاس ایوں وستار کیا گیا ہے تتھا انیک پروپکار کے کاریہ آرمبھ کیے ہے۔ جیسے بیسہارا ودھواؤں کی پرتماہ آرتھک سہایتا، غریب بالکوں کی فیس جمع کروانا تتھا انکو وستر دان کرنا۔ ورش میں دو بار سندھی سماج کی غریب کنییاؤں کا کنیا دان کروانا۔ اس پرکار سوامی

مرلی دھر مہاراج کے تیاگ ایوں پرشسننی کاریو کے اپلکشیہ میں سن ۱۹۹۸ والے ورسی اتسو کے پنیت اوسر پر سبھی ٹرسٹیوں نے انکو گیرو دوپٹہ پہناکر انکو سمانت کیا۔ اوں پورنمد: پورنمد پورناتپورن مدچیتے پورنسیہ پورنمادائے پورنمیوواوششیتے ؤ شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔